Presented by: Rana Jabir Abbas

سوانح حیات جناب سلمان محمدیؓ

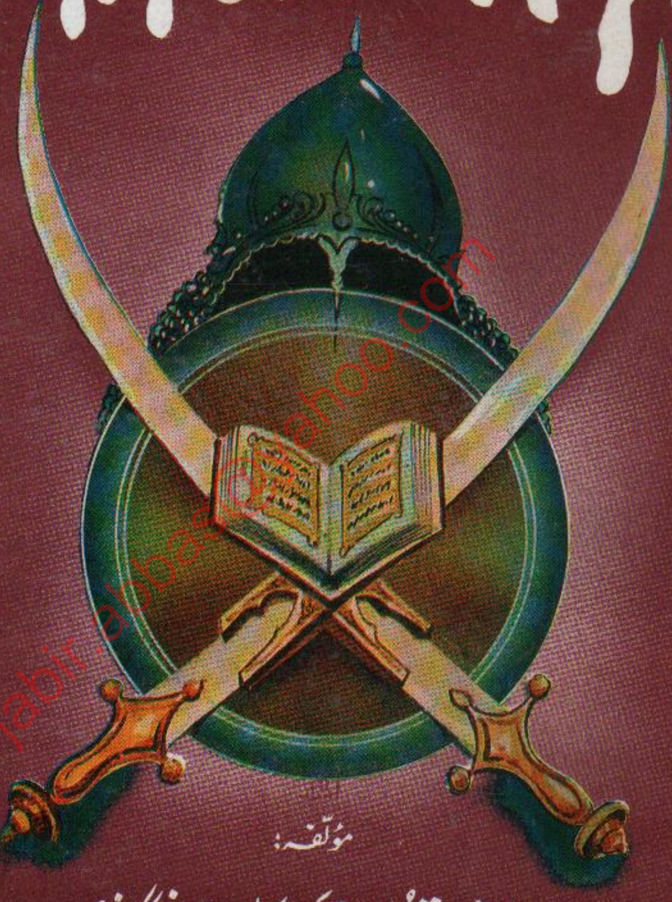

jabir.abbas@yahoo.com

مؤلفہ:

مولانا مقبول احمد صاحب نوگانوی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۸۶

۹۲_۱۱۰

یا صاحب الزّماں ادرکنی

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

Knowledge for All

SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

60

سلمان محمدیؓ

حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸ C-1

مولانا مقبول احمد صاحب نوگانوی ممتاز الافاضل

ترولہتن ۔ سویڈن

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون 2431577

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	ابتدائیہ	۳	۱۰	علمی مرکزیت	۷۱
۲	نام کنیت اور القاب	۱۴	۱۱	بیعت حضرت ابوبکرؓ سے انحراف	۷۸
۳	حسب و نسب	۱۶	۱۲	درویش صفت گورنر	۸۷
۴	تعلیم و تربیت	۱۹	۱۳	کرامات	۹۸
۵	تلاشِ حق	۲۲	۱۴	سلمانؓ نوح امت محمدیؐ	۱۰۷
۶	اسلامی سبقت	۲۴	۱۵	اخلاق و اوصاف	۱۱۴
۷	اسلام میں غلامی کا تصور (سلمانؓ کے مراتب کی روشنی میں)	۴۰	۱۶	چند جواہر ریزے	۱۲۲
۸	اسلام میں عمل کی اہمیت اور آپ کی خاندانِ اہلبیت میں شمولیت	۴۸	۱۷	ازدواج و اولاد	۱۲۷
۹	سلمان محمدیؓ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں	۶۳	۱۸	مدت حیات	۱۲۹
			۱۹	وفات	۱۳۳
			۲۰	وفات کے بعد آپ کے مراتب	۱۴۱
			۲۱	زیارت	۱۴۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبطین سکینہ
نعیم آباد (لطیف آباد) یونٹ نمبر ۸ ۔ ۹۱

بسم سبحانہٗ

ابتدائیہ

انسان فطرتاً حیوان نقال ہے وہ جس طرح اپنے ہم جنسوں کو کرتے دیکھتا ہے ویسا ہی خود بھی کرنے لگتا ہے اس کے ثبوت کے لیے کسی منطقی استدلال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ روزمرہ کے مشاہدات گواہ ہیں، انواع و اقسام کے کھانوں میں روز بروز تکلفات کا اضافہ، تعمیر مکانات کی تبدیلیاں، لباس میں نت نئے فیشن کی ایجادیں دال ہیں اس بات پر کہ انسان اپنے دوسرے ہم جنس کو جیسا کرتے، پہنتے یا کھاتے دیکھتا ہے خود بھی ویسا ہی کرنے لگتا ہے۔ اور اس طرح پورے معاشرہ میں تبدیلی آجاتی ہے کردار کی پستی اور بلندی بھی اسی فطری جذبہ کا نتیجہ ہے۔

اس فطری جذبہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے قدرت نے انسانوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح و درستی کے لیے انبیاء و مرسلین کو اس انسانی معاشرہ میں بھیجا تاکہ وہ عملی نمونہ بن کر لوگوں کے سامنے آئیں اور لوگ ان کے قول و فعل میں پیروی و اتباع کرکے اپنے مقاصد حیات کو پورا کرکے اپنا صحیح مقام حاصل کرلیں۔

لیکن سلسلۂ نبوت و رسالت کے بعد بھی یہ ضرورت باقی رہتی تھی اس لیے مرسل اعظم نے فرمایا تھا انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمانوں تمہاری اصلاح کا دروازہ میرے دنیا سے اٹھ جانے پر بند نہیں ہوا ہے بلکہ میں قرآن (حکم خدا) اور اہلبیت (عاملین قرآن) کو چھوڑ کر جا رہا ہوں نمونۂ عمل تمہارے سامنے ہے اس کو دیکھو اور عمل کرو..........

اور یہ حقیقت ہے کہ بغیر اہلبیتؑ اسوۂ رسولؐ تعلیم رسول اور کردار رسول ملنا دشوار بھی ہے اس لیے کہ اھل البیت اعلم بما فی البیت۔ لیکن افسوس ہوتا ہے ان لوگوں پر جنھوں نے اہلبیت کو چھوڑ کر صرف اصحاب کا دامن پکڑا ان کی پیروی واتباع کو واجب جانا اور بغیر استثنا کلھم عدول کہہ کر تقلید شروع کر دی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیغمبر جس دین کی تبلیغ کرنے آئے تھے وہ تہتر فرقوں میں بٹ گیا۔ اور نوبت بایں جا رسید کہ رسولؐ کا ابھی کفن بھی میلا نہ ہونے پایا تھا کہ نہ نماز وہ نماز رہی جو رسول کی نماز تھی نہ روزہ وہ روزہ رہا جو رسولؐ کا روزہ تھا۔

دراصل وہ لوگ جنھوں نے تمام صحابہ کو قابل پیروی و تقلید سمجھا وہ صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ صحابہ کا شرف مسلم لیکن صحبت عام لفظ ہے جو مومن کو بھی شامل ہے اور منافق کو بھی نیکوکار کو بھی اور بدکار کو بھی صحابہ بھی دوسرے ہی لوگوں جیسے تھے ان میں عادل لوگ بھی تھے اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے منافقین بھی (دیکھو سورۂ احزاب سورۂ توبہ و سورۂ منافقون) صرف صحابیت نہ تو عصمت پیدا کرنے کی ضامن ہے اور نہ عادل بنانے کو کافی ہے جیسا جنبل کا عمل ہو گا دیسا اس کا درجہ ہوگا اگر صحابی رسولؐ مومن و عادل ہے تو یقیناً ہمارے نزدیک باعزت اور قابل تقلید لیکن اگر منافق و بدکار ہے تو قابل نفرت۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سیکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ پیغمبرؐ کے زمانے میں بہت سے صحابہ بڑی بڑی خطاؤں کے مرتکب ہوتے تھے" ایک شخص پیغمبر کی خدمت میں کتابت پر متعین تھا اس کی حالت یہ تھی کہ پیغمبر اس سے لکھواتے غفورا رحیما تو وہ لکھ دیتا علیما حکیما اور اگر کہتے علیما حکیما تو وہ لکھتا سمیعاً بصیرا اس نے لوگوں سے کہا میں محمد مصطفےٰؐ سے زیادہ عالم ہوں وہ شخص مر گیا پیغمبرؐ نے فرمایا زمین اس کو قبول نہیں کرے گی۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوطلحہ نے بیان کیا کہ جہاں وہ شخص دفن ہوا تھا میں دیکھنے گیا تھا دیکھا تو وہ شخص زمین سے باہر نکلا پڑا تھا لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے بتایا گیا کہ ہم نے اس کو کئی مرتبہ دفن کیا لیکن ہر مرتبہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔

ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی ایک صحابی تھا جس کا اللہ نے نام ہی رکھ دیا تھا فاسق پیغمبر نے اسے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا اس نے واپس آکر پیغمبرؐ کو خبر دی کہ بنی مصطلق تیار ہو کر مجھ سے لڑنے کے لیے نکلے پیغمبرؐ نے چاہا کہ لشکر تیار کرکے بنی مصطلق کی طرف روانہ کریں کہ آیت نازل ہوئی

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنباء فتبینوا۔ الآیہ

یہ فاسق بھی صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے اور فاسق شخص عادل کیسے ہو سکتا ہے"۔

(شیعہ اور صحابہ سرفراز لکھنؤ ۲ فروری ۱۹۶۴ء)

(مولانا محمد باقر صاحب)

ایک اور صحابی جن کا نام قزمان بن حرث تھا جنگ احد میں شریک ہوئے اور پیغمبر کی طرف سے بڑی شدید جنگ کی اصحاب نے کہا آج جو قزمان نے کارنمایاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انجام دیا ہے وہ کسی دوسرے نے نہیں دیا۔ پیغمبر نے فرمایا لیکن وہ جہنمی ہے جب وہ زخموں سے چور ہو کر گرے اور لوگوں نے کہا جنت مبارک ہو تو انھوں نے کہا کیسی جنت ہم نے تو محض خاندانی شرف پر جنگ کی تھی۔

(اصابہ ج ۵ صفحہ ۲۴)

اور حکم بن ابی العاص بھی صحابی تھا جس پر پیغمبر نے لعنت فرمائی تھی اور مدینہ سے نکال باہر کیا تھا یہ مروان کا باپ اور حضرت عثمانؓ کا چچا تھا فاکہی نے بسلسلہ اسناد زہری اور عطا خراسانی سے روایت کی ہے کہ پیغمبر کے کچھ اصحاب حاضر خدمت ہوئے آپ اس وقت حکم پر لعنت فرما رہے تھے لوگوں نے قصہ پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا میں گھر میں اپنی فلاں بیوی کے پاس تھا یہ شخص دیوار کے شگاف سے جھانک رہا تھا۔ ایک مرتبہ پیغمبرؐ حکم کی طرف سے گذرے حکم آپ کی طرف گستاخانہ اشارے کرنے لگا۔ پیغمبرؐ نے پلٹ کر دیکھ لیا بد دعا فرمائی خداوندا حکم کو چھپکلی بنا دے۔ (اصابہ جلد ۲ صفحہ ۲۸)

حضرت عائشہ کی روایت میں ہے آپ نے مروان سے فرمایا تھا میں گواہی دیتی ہوں کہ پیغمبر خداؐ نے تمھارے باپ پر لعنت کی تھی اور اس وقت تم اس کی صلب میں تھے۔ (اصابہ ج ۲ صفحہ ۲۹)

امام نسائی نے اپنی سنن نسائی میں عبداللہ بن عباسؓ سے قول باری تعؐ ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین کے شان نزول کے متعلق روایت کی ہے کہ ایک انتہائی حسین و جمیل عورت رسول اللہؐ کے پیچھے نماز پڑھنے آئی تھی بعض لوگ آگے کھڑے ہوئے تا کہ اس پر نظر نہ پڑے بعض لوگ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسے تاکنے کی غرض سے پیچھے کی صف میں کھڑے ہوئے تھے اور رکوع کرتے وقت بغل سے جھانکا کرتے تھے یہ بھی صحابہ رسولؐ ہی تھے۔

پیغمبر اسلام کی تبلیغ کا مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل تھا کیا صحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت یافتہ ہو جاؤگے) کے اصول پر عمل کرنے سے امت پیغمبر نجات یافتہ ہو جائے گی اور کیا مقصد رسولؐ خدا پورا ہو جائے گا؟

انھیں صحابہ کرام میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم خبر دے رہا ہے وممن حولکم من الاعراب منافقون من اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم اور تمھارے اطراف کے گنوار دیہاتوں میں بعض منافق بھی ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی بعض منافق ہیں جو نفاق پر اڑ گئے ہیں اے رسولؐ تم ان کو نہیں جانتے مگر ہم ان کو خوب جانتے ہیں عنقریب ہم ان کو دنیا ہی میں دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ قیامت میں ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ (سورہ توبہ آیت ۱۰۱)

ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو پیغمبرؐ اسلام کو اذیت پہونچایا کرتے تھے[عہ] اور انھیں لوگوں میں وہ لوگ بھی تھے جن کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلوٰۃ

عہ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم جو لوگ خدا کے رسول کو اذیت پہونچائیں گے ان پر دردناک عذاب ہوگا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نلموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا مذبذبین
بین ذالک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء ومن یضلل اللہ فلن تجد
سبیلا - ترجمہ: بیشک منافقین اپنے خیال میں خدا کو فریب دیتے ہیں حالانکہ
خدا خود انہیں دھوکا دیتا ہے اور یہ لوگ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو
(بے ادبی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور
دل سے تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں اس (کفر و ایمان) کے بیچ تذبذب میں
پڑے جھول رہے ہیں نہ ان مسلمانوں کی طرف نہ ان کافروں کی طرف اے رسول جسے
خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کی (ہدایت کی) تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے۔

(سورہ نساء پ ۵)

کتاب الٰہی ایسے لوگوں کی بھی خبر دے رہی ہے جو رسولؐ کے ارشادات سنتے تھے
لیکن خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تھی کیونکہ وہ ہوا و ہوس کے پیرو تھے ومنھم
من یستمع الیک حتی اذا خرجوا من عندک قالوا للذین اوتوا العلم
ماذا قال انفا اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم واتبعوا اھوائھم
ترجمہ: اے رسولؐ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے
رہتے ہیں یہاں تک کہ سب سن سنا کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو جن
لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں (کیوں بھئی) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا
یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے کفر کی علامت مقرر کر دی ہے اور یہ اپنی
خواہشوں پر چل رہے ہیں۔ (سورہ محمد پ ۲۶ ع ۶)

اگر ذرا بھی عقل و تدبر سے کام لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ ہر صحابی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو عادل اور قابل تقلید ماننے اور سمجھنے کا نظریہ کتنا مہمل اور واہیات نظریہ ہے قرآن کریم منافقین کے ذکر سے چھلک رہا ہے صرف سورہ توبہ، سورہ احزاب۔ اور سورہ منافقون ہی کو لے لیجئے ان تینوں سوروں میں شروع سے آخر تک منافقین ہی کا ذکر ہے۔

" پیغمبر جب تک زندہ رہے ان منافقین نے آپ کا کلیجہ خون کر رکھا تھا بہت سے مواقع پر انھوں نے آپ کی جان لینے کی کوشش کی۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب رسول اسلام غزوہ حدیبیہ کے لیے مدینہ سے تشریف لے گئے تھے تو ایک ہزار مسلمان موجود تھے لیکن حدیبیہ پہونچنے سے پہلے ہی تین سو منافقین راستہ ہی سے پلٹ گئے باقی جو سات سو اصحاب آپ کے ساتھ حدیبیہ تک پہونچے ان میں بھی اچھی خاصی تعداد منافقین کی رہی ہوگی اور وہ بدنامی اور رسوائی کے ڈر سے واپس نہ ہوئے ہوں گے اگر فرض کر بھی لیا جائے کہ ان سات سو میں کوئی بھی منافق نہ تھا تو پھر بھی ہزار میں تین سو کا تناسب ہی کیا کم ہے کیا پیغمبر کی وفات کے بعد یہ منافقین نیست و نابود ہو گئے اور آپ کی رحلت کے بعد جتنے بھی اصحاب بچے وہ سب کے سب مجسمہ ایمان اور نمونہ عدالت بن گئے کیا معاذ اللہ پیغمبر کی زندگی نفاق کا سبب اور آپ کی موت ان کے ایمان اور عدالت اور ان کے تمام خلائق سے بہتر و افضل ہو جانے کا ذریعہ تھی پیغمبر کی آنکھ بند ہوتے ہی ان کی انقلاب ماہیت کیسے ہو گئی ؟ کہ جب تک پیغمبر کی سانسیں آتی جاتی رہیں ان کا شمار منافقین میں ہوتا رہا اور ان پر خدا کی لعنتوں کی بوچھاڑ ہوتی رہی اور ادھر تار نفس ٹوٹا ان پر فضل و شرف کی ایسی بارش ہوئی کہ اب ان کی بابت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لب کشائی ناجائز ان کی قدح ناممکن اور انھوں نے بڑے بڑے جرائم اور ہولناک معاصی جو کئے ان پر حرف گیری حرام"۔

("شیعہ اور صحابہ" سرفراز لکھنؤ مورخہ ۲ فروری ۱۹۶۲ء)

حالانکہ حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے وفات پیغمبر کے بعد صرف گنے چنے لوگ پیغمبر کے دین پر باقی رہے تھے اور باقی سب کے سب مرتد ہو گئے تھے بیہقی نے عبداللہ الاشعری کے سلسلہ سے ابو درداء سے روایت کی ہے ابو درداء کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ سے میں نے عرض کیا حضورؐ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جائیں گے پیغمبرؐ نے فرمایا ہاں مگر تم اُن میں سے نہیں ہو۔ (تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۲۰۰)

عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا میں تم لوگوں سے پہلے حوض کوثر پر پہونچوں کا کچھ لوگوں سے میں نزاع کروں گا پھر ان پر غالب آجاؤں گا پھر اپنے پروردگار سے عرض کروں گا خداوندا میرے اصحاب! خدا جواب دے گا تمھیں کیا پتہ کہ ان اصحاب نے تمہارے بعد کیا کیا؟ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۲۳۱) اور ترمذی نے پیغمبر سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میرے داہنے سے کچھ اصحاب پکڑے جائیں گے کچھ میرے بائیں سے میں عرض کروں گا خداوندا یہ میرے اصحاب ہیں اس پر خداوند عالم جواب دے گا۔ تمھیں معلوم نہیں ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا کیا حرکتیں کیں جب سے تم ان سے جدا ہوئے یہ برابر الٹے پیروں پھرتے ہی گئے اس وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو عبد صالح (حضرت عیسیٰؑ) فرمائیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان تعذبھم فانھم عبادک اگر ان لوگوں پر عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ (صحیح ترمذی جلد ۲ صفحہ ۶۸) شیعہ اور صحابہ (مولانا محمد باقر صاحب نقوی ہفتہ دار سرفراز لکھنؤ ۲ فروری ۶۴ء)

اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وفات پیغمبرؐ کے بعد تمام اصحاب مرتد ہو گئے تھے سوائے ان تین (سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ) کے بعد میں اور لوگ ان سے ملحق ہو گئے تھے۔ (ناسخ التواریخ جلد ۴ صفحہ ۸۶)

اصحابی کالنجوم حدیث کو اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ تمام صحابہ قابل تقلید ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں جس طرح ستاروں میں نیک و بد ہوتے ہیں اسی طرح میرے اصحاب میں بھی دو قسم کے لوگ ہیں مومن بھی ہیں اور منافق بھی، نیک بھی ہیں اور بد بھی ان میں جو نیک ہیں ان سب کی پیروی ہدایت کا ذریعہ ہے اور وہ اصحاب صرف وہ لوگ ہیں جن کو اللہ اور رسولؐ دوست رکھتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے اللہ مجھے میرے اصحاب میں چار شخصوں کو دوست رکھتا ہے علیؑ، سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ

(تہذیب التہذیب ج ۴ صفحہ ۱۲۵)

وہ اصحاب وہ ہیں جن کے لیے جنت مشتاق ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت چار شخصوں کی مشتاق ہے اور وہ علیؑ، عمارؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء جزو اول صفحہ ۱۹۰)

قابل اتباع و پیروی وہ اصحاب ہیں جن کی وجہ سے زمین کا فرش بچھایا گیا جن کی وجہ سے رزق آتا گیا اور جن کے سبب باران رحمت نازل ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ وہ عبداللہؓ بن مسعودؓ، ابوذرؓ، عمار یاسرؓ، سلمان فارسیؓ مقدادؓ بن اسود، حذیفہؓ ہیں اور ساتواں میں ان کا امام ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے دختر پیغمبر اسلامؐ کی نماز جنازہ پڑھی۔

(نفس الرحمٰن مولفہ علامہ نوری)

معلوم ہوا کہ صرف انھیں اصحاب کی پیروی ذریعہ ہدایت ہو سکتی ہے جنھوں نے اہلبیتؑ پیغمبرؐ کا ساتھ دیا ان سے محبت کا اظہار کیا اور ان کے عمل کو اپنایا جنھوں نے ان اہلبیتؑ کی راہ الفت میں طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیں مصائب کا مقابلہ کیا لیکن دامن اہلبیتؑ سے متمسک رہے ان صحابہ میں سر فہرست جناب سلمان فارسیؓ کا نام ہے جن کے حالات ناظرین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

عصر حاضر میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ رسولؐ اور اہلبیت رسولؐ کے سچے جاں نثاروں کے حالات زندگی پیش کئے جائیں اس لئے کہ معصومینؑ کے حالات زندگی پڑھ کر آج کا مسلمان یہ کہہ دیتا ہے وہ معصوم تھے جو وہ کر گئے وہ ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگوں کے سامنے حضرت سلمانؓ محمدیؐ، مقدادؓ، ابوذرؓ غفاری، عمار یاسرؓ، مالک اشترؓ جیسے راسخ العقیدہ لوگوں کے حالات پیش کیے جائیں اور بتایا جائے کہ اگر ہم علیؑ مرتضیٰ، حسن مجتبیٰؑ اور امام حسینؑ شہید کربلا نہیں بن سکتے تو کیا سلمانؓ، ابوذرؓ، مقداد، قنبر، بلالؓ و جونؓ حبشی کے نقش قدم پر بھی نہیں چل سکتے؟......

...... سلمان محمدی کی ذات گرامی وہ ہے کہ جن کو آنحضرتؐ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کے حسن وعمل اور حسن کردار پر آپ نے اہلبیتؑ میں شامل فرمالیا تھا یہ اس عظیم منزلت کے صحابی ہیں کہ معصوم کے سامنے کسی نے سلمان فارسی کہدیا تو فوراً جبین مبارک پر شکنیں پڑ گئیں اور فرمایا سلمان فارسی نہ کہو سلمان محمدی کہو۔ ایمان کے دس درجے ہیں اور وہ ان سب پر فائز ہیں۔ سلمان اسلامی نظام زندگی کا ایک عملی شاہکار ہیں ان کی زندگی تمام فرزندان توحید کے لیے مشعل راہ ہدایت ہے اس لیے ان کے حالات جمع کر کے کتابی صورت میں ناظرین کے سامنے پیش کر رہا ہوں میں اپنے ان تمام ناظرین کا ممنون رہوں گا جو مجھکو اپنے زرین خیالات سے مطلع فرمائیں گے۔

میں برادر محترم میجر خورشید کشمیری کا شکرگزار ہوں جنھوں نے میری اس ناچیز تالیف کو منظر عام پر لانے میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے اسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ خداوند عالم موصوف کو عمر نوح عنایت فرمائے اور دین وملت کی نادیدہ خدمت کرنے کا موقع عطا کرے آمین۔

احقر: مقبول احمد تونگانوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نام، کنیت اور القاب

اظہار اسلام سے پہلے کتب تواریخ و احادیث میں آپ کے وہ نام زیادہ نظر آتے ہیں ماہبہ اور روزبہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کا نام مابہ تھا اور بعض کہتے ہیں روزبہ تھا ہمارے نزدیک روزبہ زیادہ معتبر ہے۔

ان دونوں ناموں کے علاوہ بھی لوگوں نے آپ کے نام لکھے ہیں مثلاً ماہویہ بہبوداور رحمۃ اللہ متوفی نے آپ کا نام ناجیہ بتایا ہے لیکن یہ زیادہ مشہور نہیں ہیں۔

اظہار اسلام کے بعد آنحضرتؐ نے آپ کا نام سلمان اور امیر المومنین علیہ السلام نے مسلسل رکھا تھا۔

آپ کی کنیت ابو عبداللہ، ابو البینات اور ابو المرشد ہے اور سلمان خیر و سلمان محمدی کے القاب سے یاد کیے جاتے ہیں آپ خود اپنے کو سلمان ابن اسلام کہتے تھے۔

حلیہ آپ کے سر کے بال گھنے، کان لمبے اور دراز قد آدمی تھے اس لیے اس ایرانی ہئیت کو دیکھ کر لوگ گرگ آمد گرگ؏ آمد کہتے ایک مرتبہ گورنری کے زمانہ میں اس شان و شوکت سے نکلے کہ سواری میں بلا زین کا گدھا

؏ ایران کے ایک شہر کا نام دگرگان تھا اسی کی طرف نسبت دے کر پکارے جاتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا لباس میں ایک تنگ اور چھوٹی قمیص تھی جو سواری کا پر سے کسی وجہ سے اُٹھ گئی تھی جس سے گھٹنے بھی نہ چھپتے تھے ٹانگیں کھلی ہوئی تھیں لڑکے اس ہیئت کذائی میں دیکھ کر ان کے پیچھے لگ گئے، لوگوں نے یہ طوفان بدتمیزی دیکھا تو ڈانٹ کر ان کو ہٹایا کہ امیر کا پیچھا کیوں کرتے ہو۔

(ابن سعد جز ۴ صـ۶۲)

سبیل سکینہ
۲۱-۸

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسب ونسب

آپ ایرانی النسل ہونے کے باعث سلمان فارسی کہے جاتے ہیں بعض نے رامہرمز، بعض نے جی جو اصفہان کا ایک شہر ہے آپ کا اصل وطن بتایا ہے ابن شہر آشوب اور علامہ نوری نے آپ کو شیرازی لکھا ہے اور وہ روایت نقل کی ہے جو خود جناب سلمان فارسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنے ایمان کے بارے میں بیان کی ہے جو آئندہ نقل کی جائے گی۔

اگرچہ مذہب اسلام میں ظاہری حسب ونسب کی ایمان اور عمل کے مقابلہ میں کوئی وقعت اور حیثیت نہیں ہے لیکن اس اعتبار سے بھی آپ ایک بلند شخصیت کے مالک ہیں آپ کے والد شیراز کے صاحب دولت وثروت مالک مکانات وجائداد دہقان تھے لیکن مذہباً آتش پرست (مجوسی) تھے اس لیے آپ نے ہمیشہ اس دنیاوی عزت کو دین کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا۔

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے مابہ ابن بوذخشان بن مورسلان بن بہیوذان بن فیروز بن شہرل شاہ آپ کی اولاد سے ہیں۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۱)

اکمال الدین میں آپ کے والد کا نام خشنوذان اور بعض لوگوں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہنشاہ منوچہر کی اولاد سے بتایا ہے آپ کے والد کے نام کے بارے میں روایات کی کثرت تائید کرتی ہے کہ بدخشان تھا اور آپ ایران کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

لیکن آپ نے اس ظاہری نسب و حسب پر کبھی فخر نہیں کیا بلکہ اگر کبھی کسی پوچھنے والے نے آپ سے آپ کے نسب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ میں سلمان بن اسلام ہوں۔

سدیر صیرفی نے اپنے باپ سے ہوا انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز اصحاب رسولؐ بیٹھے ہوئے اپنے حسب و نسب کا ذکر کر کے اس پر فخر و مباہات کر رہے تھے سلمانؓ بھی ان کے درمیان تشریف فرما تھے حضرت عمرؓ نے طنزاً آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہا سلمان تمہاری اصل اور نسب و حسب کیا ہے آپ نے جواب دیا انا سلمان بن عبداللہ کنت ضالاً فهدانی اللہ بمحمد وکنت عائلاً فاغنانی بمحمد وکنت مملوکاً فاعتقنی اللہ بمحمد فهذا حسبی ونسبی یا عمر

ترجمہ:- میں سلمان خدا کے بندہ کا بیٹا ہوں میں گمراہ تھا اللہ نے اپنے حبیب محمدؐ کے ذریعہ میری ہدایت فرمائی اور میں مفلس تھا اللہ نے محمدؐ کی وجہ سے مجھے مالدار کر دیا اور میں غلام تھا اللہ نے محمدؐ کے ذریعہ مجھے آزاد کر دیا اے عمر یہ ہے میرا حسب و نسب۔ (مجالس المومنین ص۸۵)

اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سلمانؓ سے ایک شخص کی نزاع ہو گئی اس نے اپنے حسب و نسب پر ناز اور سلمانؓ کی تحقیر کرنے کی غرض

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے آپ سے کہا کہ تو کون ہے اور میں کون ہوں جناب سلمانؓ نے جواب دیا کہ تیری اور میری خلقت نطفہ (گندیدہ) سے ہے اور تیرا اور میرا انجام موت ہے جب قیامت برپا ہوگی اور میزان عدل نصب کیا جائے گا تو اس دن دیکھیں جس کے اعمال کا پلہ وزنی ہوگا وہ کریم ہے اور جس کے اعمال کا پلہ ہلکا ہوگا وہ لئیم (بہت زیادہ بخل کرنے والا) ہے۔ (کتاب نصائح القتیبہ)

آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے عربوں میں قومی، ملکی، لونی اور خاندانی عصبیت بہت زیادہ پائی جاتی تھی عربی غیر عربی پر فخر کرتا تھا اور قریشی غیر قریشی پر۔ رسول اسلامؐ نے اس عصبیت کو لا فخر للعربی علی العجمی ولا القریشی علی غیر قریشی ان المومنون اخوۃ کہہ کر مٹا دیا تھا صرف تقویٰ کو بزرگی اور عزت کا معیار قرار دیا تھا لیکن بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جن کے دلوں سے ایام جاہلیت کی وہ قومی و ملکی عصبیت ایمان لانے کے بعد بھی ختم نہیں ہوئی تھی جناب سلمانؓ ایسے لوگوں کا جو اسلام لانے کے بعد بھی اپنے عربی ہونے پر فخر کرتے تھے مضحکہ اڑایا کرتے تھے اور ان کے ایمان و عمل کی حقیقت کو واضح کرتے رہتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حضرت عمرؓ سے ان کی دختر نیک اختر کے بارے میں عقد کی خواہش ظاہر کی حضرت عمرؓ نے انکار کر دیا لیکن بعد میں آپ پشیمان ہوئے اور چاہا کہ اپنی صاحبزادی کا عقد آپ سے کردیں سلمانؓ نے کہا اب مجھے ضرورت نہیں ہے میرا مطلب تو صرف اتنا تھا کہ دیکھوں جاہلیت اور کفر کے زمانے کی عصبیت تمہارے دل سے نکل گئی ہے یا ابھی باقی ہے؟ سو معلوم ہوگیا کہ وہ تمہارے اندر ابھی موجود ہے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۵)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعلیم و تربیت

آپ کے والدین کو آپ سے حد درجہ انس و محبت تھی ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھتے تھے اگرچہ آپ کے علاوہ بھی آپ سے بڑا ایک لڑکا موجود تھا (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۵۹۹) سلمان خود فرماتے ہیں کہ میں ان کو تمام خلائق میں سب سے زیادہ محبوب تھا انھوں نے مجھے گھر میں مثل لڑکیوں کے بٹھایا اور پرورش کیا تھا۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۲۸)

سن شعور کو پہونچنے کے بعد والدین نے آپ کو بغرض تعلیم شیراز کی ایک مجوسی درسگاہ میں داخل کر دیا اس زمانہ کے رواج کے مطابق درسگاہوں کے معلم جو موبد و راہب کہلاتے تھے ژند و اُستا عہ کے علاوہ صحف ابراہیمؑ، توریت موسیٰ اور انجیل عیسیٰؑ کی بھی تعلیم دی جاتی تھی چنانچہ جناب سلمان فارسیؓ نے ایک مدت تک شیراز کی مختلف درسگاہوں میں ان کتابوں کی تعلیم حاصل کی ان کتابوں میں چونکہ بعثت محمدی کی بشارت اور آنحضرتؐ کے فضائل و مناقب کا مفصل تذکرہ موجود تھا لہٰذا آپ کے دل میں بتائید ایزدی اسلام اور پیغمبر اسلام

عہ اس زمانہ میں ایرانی عقائد کے مطابق یہ آسمانی کتابیں تھیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی محبت پیدا ہونا شروع ہوئی جس قدر یہ مطالعہ بڑھتا گیا اسی قدر یہ عشق ترقی کرتا گیا تا اینکہ مجوسیت سے ان کو قطعًا نفرت و بیزاری ہوگئی۔

ایک بار وہ اپنے وطن میں موجود تھے کہ ایک مجوسی عید آگئی لوگ مذہبی رسوم ادا کرنے کے لیے عید گاہ کی طرف جانے لگے آپ کے والد بھی قدیم دستور کے مطابق نیا لباس پہن کر چلنے کے لیے تیار ہوئے اور آپ سے بھی چلنے کے لیے کہا اوّل تو آپ نے چلنے سے انکار کر دیا لیکن جب زیادہ مجبور کیا گیا تو ساتھ ہو لیے جو کام دل سے نہیں ہوتا اس میں لذت بھی نہیں آتی۔ سب لوگ عید گاہ میں خوش خوش نظر آتے تھے مگر آپ رنجیدہ تھے ماں باپ نے ان سے کہا تم ایسا کیوں نہیں کرتے آپ نے جواب دیا میں اصل سبب تو نہیں بتا سکتا صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میرا دل ان مذموم رسوم کی ادائیگی کے قابل نہیں ماں باپ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور جب عید گاہ سے واپس ہوئے تو بہت کچھ ڈانٹا ڈپٹا مگر آپ کے دل پر ان کی خفگی کا کوئی اثر نہ ہوا۔

ماں باپ نے آخری حجت تمام کرنے کے لیے پھر ایک روز سمجھایا اور نرم و گرم دونوں طریقے استعمال کیے لیکن انھوں نے صفائی کے ساتھ کہدیا کہ میں ایک ایسے نبی کی آمد کا منتظر ہوں جو اخلاق کریمہ اور صفات پسندیدہ کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا اور بتوں کی پرستش سے منع کر کے اس واحد و یکتا خدا کی پرستش اور عبادت کا شوق دلائے گا جو جسم و جسمانیات اور مکان و مکانیات سے منزہ و مبرا ہے میں آفتاب کو خدا سمجھ کر کبھی سجدہ نہیں کر سکتا۔ یہ جواب سنکر والدین غصہ میں آگ بگولا ہوگئے اور اسی روز اس برگزیدہ خدا کو ایک گہرے کنویں میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قید کر دیا دن بھر میں صرف ایک روٹی کھانے کو اور ایک پیالہ پانی پینے کو دیا جاتا تھا جب قید کی مدت کو طول ہوا تو آپ نے رو رو کر درگاہ الٰہی میں دعا کی کنوئیں میں ایک نورانی بزرگ نے آ کر اس مصیبت سے نجات دلائی اور ایک دیر میں لا کر چھوڑ دیا ان نورانی بزرگ کے غائب ہو جانے کے بعد آپ دیر کے اندر گئے۔ دیر کے راہب نے آپ کا نام لیکر بلایا اور وہ لوح طلب کی جو آپ کے پاس تھی۔

(دینی کہانیاں حصہ ۶ صفحہ ۶۶ و ۶۷)

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تلاشِ حق

جناب سلمان فارسیؓ نے روحانی کمالات اظہارِ اسلام سے پہلے اس حد تک حاصل کر لیے تھے کہ ایزدی تائیدان کے سر پر سایہ فگن تھی وہ بعثت آنحضرتؐ بلکہ پیدائش ظاہری سے بھی بہت پہلے آپؐ پر ایمان لے آئے تھے ان کی نعمت مذہبِ روز بڑھتی گئی آخر وہ ہنگام بھی آ ہی گیا جبکہ انھوں نے اپنے محبوب آنحضرتؐ کی تلاش و جستجو اور ان کی زیارت کے اشتیاق میں تمام آنے والے مصائب کا مقابلہ کرنے کے لیے کمر ہمت باندھی اور وطن سے غربت اور آزادی سے غلامی کے مرحلوں سے گزرتے ہوئے دیدارِ رسولؐ خدا کے لیے تیار ہو گئے وہ اپنے ایمان لانے کی داستان خود بیان فرماتے ہیں۔

میرے والد صاحب جائیداد اور مالک مکانات تھے انھوں نے ایک دن مجھ سے کہا اے فرزند تم دیکھتے ہو میں یہاں مشغول ہوں تم باہر کھیتوں پر چلے جاؤ لیکن وہاں ٹھہر نہ جانا کہ میں جائیداد کا خیال چھوڑ کر تمھاری فکر میں پڑ جاؤں میں کھیتوں کے دیکھنے کے لیے نکلا اور نصرانیوں کے گرجا کے پاس سے ہو کر گزرا اور وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کو دیکھنے لگا مجھے ان کا یہ طریقہ عبادت بہت پسند آیا اور میں نے اپنے دل میں کہا بخدا یہ ہمارے دین سے بہتر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے میں ان کے پاس کھڑا ہوا ان کی عبادت دیکھ رہا تھا کہ آفتاب غروب ہو گیا نہ میں کھیتوں پر پہونچا اور نہ باپ کی طرف لوٹ کر آیا والد نے میرے آنے میں تاخیر ہو جانے پر قاصدوں کو بلانے کے لیے بھیجا میں نے نصاریٰ سے پوچھا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے لوگوں نے جواب دیا کہ شام میں۔

میں اپنے گھر واپس آیا میرے والد نے مجھ سے پوچھا اے فرزند میں نے تمہارے بلانے کو قاصد روانہ کئے تھے میں نے جواب دیا کہ میں ایسی قوم کے پاس سے آرہا ہوں جو گرجا میں نماز پڑھ رہے تھے مجھ کو ان کا دین پسند آیا اور میں نے جان لیا کہ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے میرے والد نے کہا خدا ہرگز نہیں! ان کو میری طرف سے اندیشہ ہوا اور انھوں نے مجھ کو قید کر دیا میں نے نصاریٰ سے کہلا بھیجا اور میں نے ان سے ان کے دین پر موافقت کا اظہار کیا اور ان سے پوچھا کہ جو شخص شام کے جانے کا ارادہ رکھتا ہو مجھ کو آگاہ کر دا انھوں نے ایسا ہی کیا میں نے بیڑیوں کو اپنے پیروں سے اتارا اور ان کے ساتھ وطن سے شام کے سفر کے لیے نکلا یہاں تک کہ شام میں پہونچا اور ان سے ان کے عالم کے بارے میں معلوم کیا انھوں نے اسقف کا نام لیا میں اس کے پاس آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اور کہا میں تمہاری خدمت کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا میں اس کے ساتھ رہتا تھا لیکن وہ اپنے دین میں برا آدمی تھا وہ لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا اور خود اپنے واسطے ذخیرہ کر لیتا تھا اس طرح اس نے سات مٹکے سونے اور چاندی سے بھر کر جمع کر لیے تھے جب وہ مر گیا میں نے لوگوں کو اس کے حال سے آگاہ کیا ان لوگوں نے اسکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لاش کو لٹکا کر سنگسار کیا اور دفن نہیں کیا پھر میں نے ان لوگوں کو اس کا مال بتا دیا ان لوگوں نے اس کی جگہ پر ایک بڑے دیندار کو راہب اور آخرت میں رغبت رکھنے والے شخص کو بٹھا دیا خدا نے اس کی محبت میرے دل میں ڈال دی یہاں تک کہ اس کے مرنے کا وقت آ گیا اور میں موصل میں چلا آیا اور اس شخص سے جس کا ذکر مرنے والے نے مجھ سے کیا تھا ملا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا میں نے اس شخص کو اسی کے طریقہ پر پایا اور جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے کہا مجھ کو وصیت کر اس نے کہا میں کسی کو نہیں جانتا جو میرے طریقہ پر سوائے ایک شخص کے جو عموریہ میں رہتا ہے میں عموریہ میں آیا اور اس کو اپنے حال سے آگاہ کیا اس نے مجھ کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں میرے پاس مال دنیا سے کچھ جمع ہو گیا تو میں نے کچھ بکریاں اور گائیں خرید لیں جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے کہا مجھ کو اب کس کے پاس جانے کی وصیت کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ اس وقت کسی کو نہیں جانتا جو ہماری جیسی حالت پر ہو لیکن اس نبی کا زمانہ تم سے قریب ہے جو دین خلیل ابراہیم پر مبعوث ہو گا۔ اس کی ہجرت کی جگہ کھجوروں والی زمین ہے اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں اور علامتیں ہیں اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے وہ ہدیہ کھاتا ہے صدقہ نہیں کھاتا پس اگر تم سے ہو سکے تو اس کے پاس پہونچ جاؤ وہ یہ کہہ کر مر گیا۔

عرب کے بنی کلب کا قافلہ میرے پاس سے ہو کر گزرا میں نے ان سے ساتھ چلنے کی درخواست کی اور یہ بھی کہا کہ میں اپنی گائیں اور بکریاں تم کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیدوں گا تم مجھکو اپنے شہر کی طرف لے چلو وہ مجھے وادی القریٰ کی طرف لے گئے اور مجھ کو ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میں نے کھجوروں کے درختوں کو دیکھ کر جان لیا کہ یہ وہی شہر ہے جس کی صفت مجھ سے بیان کی گئی ہے۔ میں اپنے مشتری (آقا) کے پاس رہا۔ اس کے پاس قبیلہ بنی قریظہ کا ایک شخص آیا اور اس نے مجھکو اس سے خرید لیا وہ مجھکو مدینہ لیکر آیا میں اس شخص کے پاس اس کی کھجوروں میں کام کرتا تھا اسی اثنا میں خدا نے اپنے نبیؐ کو مبعوث کر دیا لیکن میں اس سے غافل رہا اور اطلاع نہ مل سکی یہاں تک کہ آپ مدینہ میں تشریف لے آئے اور قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں اترے میں کھجور کی چوٹی پر تھا کہ میرے مالک کا بھتیجا آیا اور اس نے کہا اے فلاں خدا بنی قیلہ کو ہلاک کرے میں ابھی ان کے پاس سے ہو کر گزرا وہ لوگ ایک شخص کے پاس جو مکہ سے آیا ہے اور اپنے کو نبی کہتا ہے جمع ہیں۔

بخدا میں یہ سنکر خوش ہو گیا اور مارے خوشی کے درخت پر کانپنے لگا قریب تھا کہ نیچے گر جاؤں میں جلدی سے درخت سے اترا اور دریافت کیا کہ یہ کیسی خبر ہے میرے مالک نے ایک گھونسا مارا اور کہا تم کو ان سے کیا مطلب تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کرنے لگا شام ہوئی تو میں نے کچھ کھجوریں جمع کیں اور ان کو لیکر آنحضرتؐ کے پاس آیا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ قبا میں تھے میں نے کہا میرے پاس کچھ جمع ہو گیا ہے چاہتا ہوں اس کو صدقہ کر دوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب محتاج ہیں میں آپ لوگوں کو اس کا مستحق زیادہ جانتا ہوں یہ کہکر اس کو آپ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سامنے رکھ دیا آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ وہ لوگ کھانے لگے میں نے اپنے دل میں کہا یہ ایک نشانی پوری ہوئی میں واپس آیا اور آپؐ بھی قبا سے مدینہ چلے آئے میں نے کچھ اور جمع کیا اور اس کو آپ کے پاس لیکر گیا اور کہا میں نے آپ کی بزرگی کو دوست رکھا اور اب یہ ہدیہ لیکر حاضر ہوا ہوں یہ صدقہ نہیں ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اصحاب کے ساتھ آپؐ نے بھی کھایا میں نے کہا یہ دو نشانیاں ہوئیں اور واپس آیا پھر میں آپؐ کے پاس گیا اس وقت آپ ایک جنازہ کے ساتھ بقیع کی طرف تشریف لیے جا رہے تھے آپ کے گرد و پیش آپؐ کے اصحاب تھے میں نے سلام کیا اور پھر کو آپ کی پشت میں مہر نبوت دیکھنے لگا آپ نے میرا ارادہ معلوم کر کے چادر اتار دی میں نے مہر نبوت کی زیارت کی اور اس کو بوسہ دے کر رونے لگا آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھایا میں نے آپؐ سے اپنا کل حال بیان کیا جس طرح اے ابن عباس میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ نے اس کو پسند کیا اور چاہا کہ اپنے اصحاب کو بھی یہ خبر سنائیں۔

میں بدر اور احد میں اپنی غلامی کی وجہ سے آپ کے ساتھ شریک ہونے سے معذور رہا آپ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان تم مکاتب بن جاؤ (یعنی اپنے مالک کو کچھ معاوضہ دے کر اپنے کو آزاد کرا لو) میں اپنے مالک سے کہتا تھا لیکن وہ کسی طرح رضامند نہ ہوتا تھا ایک دن میں نے اس سے تین سو درخت خرما لگانے اور چالیس اوقیہ سونے پر کتابت کر لی آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی کھجور کے درختوں سے مدد کرو لوگوں نے پانچ پانچ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دس دس درختوں سے میری مدد کی تین سو درخت میرے پاس جمع ہو گئے اور آپ نے مجھ سے فرمایا ان کے واسطے تھالے کھودو اور ان کو ٹھاؤ نہیں میں ان کو اپنے ہاتھ سے بٹھاؤں گا میں نے تھالوں کو کھودا اور صحابہ نے میری مدد کی جب میں فارغ ہو گیا اور آپ کے پاس آیا تو میں آپ کو درخت لا کر دیتا تھا اور آپ اس کو بٹھاتے اور مٹی برابر کرتے جاتے تھے آپ لگا کر واپس آ گئے خدا کی قسم ان درختوں میں سے ایک بھی ضائع نہیں ہوا اب صرف سونا باقی رہ گیا تھا آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص انڈے کے برابر سونا لایا جو اس کو کسی کان میں ملا تھا آپ نے فرمایا مسکین سلمان فارسی کو بلاؤ میں حاضر خدمت ہوا آپ نے وہ سونا مجھے دیا اور فرمایا کہ اس کو ادا کر دے میں نے کہا یا رسول اللہ جو مجھے ادا کرنا ہے اس کو یہ کہاں پورا کر سکتا ہے ابوالطفیل نے سلمان سے روایت کی ہے کہ رسول نے سونے کے انڈے سے میری مدد فرمائی تھی اگر میں اس کو کوہ احد سے وزن کرتا تو وہ اس سے بھاری ہوتا۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ ص ۱۴۲ تا ۱۴۸)

اکمال الدین اور روضۃ الواعظین میں محمد الفتال سے مروی ہے کہ ایک دن قبر رسول کے پاس اصحاب پیغمبر بیٹھے ہوئے تھے امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب نے جناب سلمان فارسی سے ان کے ایمان لانے کا سبب دریافت فرمایا آپ نے جواب دیا میں شیراز کے ایک دہقان کا لڑکا ہوں میرے والد مجھ سے بہت محبت و الفت کرتے تھے

ایک دن عید کے موقع پر میرا گذر صومعہ (دیر) کی طرف ہوا۔ وہاں ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شخص کو کہتے ہوئے سنا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان عیسٰی روح اللہ وان محمد حبیب اللہ۔ محمد کا نام سنتے ہی میرے رگ و پے میں محبت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیوست ہوگئی جب میں گھر واپس آیا تو ایک نوشتہ میں نے اپنے مکان کی چھت میں معلق دیکھا میں نے ماں سے اس کے بارے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ اس کے قریب نہ جانا اس لیے کہ اگر تیرے باپ کو معلوم ہوگیا تو وہ تجھے قتل کرڈالے گا۔ میں اس وقت تو خاموش ہوگیا لیکن جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میں نے وہ تحریر وہاں سے لی اور پڑھنا شروع کیا اس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا عھد من اللہ الی آدم انہ خالق من صلبہ نبیا یقال لہ محمد یامر بمکارم الاخلاق وینھی عن عبادۃ الاوثان یا روزبہ ائت وصی عیسٰی فآمن واترک المجوسیۃ

بسم اللہ الرحمٰن یہ عہد نامہ ہے اللہ کی طرف سے آدم کے لیے کہ میں ان کے صلب میں ایک نبی کو پیدا کرنے والا ہوں جس کا نام محمدؐ ہوگا وہ مکارم اخلاق کی تعلیم دے گا اور لوگوں کو بت پرستی سے روکے گا اے روزبہ (سلمان کا پہلا نام) وصی عیسٰیؑ کے پاس آکر ایمان لا اور مجوسیت کو چھوڑ دے۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ اس سے قبل میں عربی زبان سے بالکل واقف نہ تھا اللہ نے اسی دن مجھے عربی سے واقف کردیا اور میں عربی کا عالم ہوگیا اس عہد نامہ کو پڑھکر مجھ پر بجلی سی گر گئی میں یہ پڑھکر حیران رہ گیا اور گھر سے تلاش حق میں نکل جانے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ جب میرے ماں باپ کو پتہ چلا کہ میں گھر سے جانے والا ہوں تو انھوں نے پہلے تو سختی کی پھر مجھے ایک گہرے کنویں میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ڈال دیا اور کہا کہ اگر تو اپنے آبائی دین سے پلٹ گیا تو ہم تجھے قتل کر ڈالیں گے انھوں نے آب و طعام میرے اوپر تنگ کر دیا جب میرے اوپر یہ مصیبت آئی اور مدت طولانی ہوئی تو میں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے وصی (حضرت علیؑ) کا واسطہ دیکر خدا سے دعا کی کہ مجھے اس بلا سے نجات دے پس ایک شخص سفید پوش میرے پاس آیا اور کہا کہ اے روزبہ تیار ہو جا اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کنویں سے باہر نکال لایا ایک راہب کے دیر میں لے آیا اور غائب ہو گیا میں نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان عیسٰی روح اللہ وان محمد حبیب اللہ اس راہب نے کہا اے روزبہ تو میرے پاس رہا کر (معلوم ہوتا ہے کہ راہب کو بھی پہلے سے کسی غیبی طاقت نے اطلاع کر دی تھی) میں دو سال اس کے پاس رہا جب وہ مرنے لگا تو مجھ سے راہب انطاکیہ[1] کے بارے میں وصیت کی کہ میں اس کے پاس چلا جاؤں اور کہا کہ میرا اس سے سلام کہنا اور یہ لوح اس کو دیدینا پس میں وہاں گیا اور دو سال اس کی خدمت میں رہا جب وہ مرنے

---

[1] انطاکیہ روم کا ایک بہت بڑا شہر جو نہر جیحان کے کنارے واقع ہے۔ رومیوں نے اس کا نام اللہ کا شہر تعظیماً رکھا تھا اس کو ام المدن (شہروں کی ماں) بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ ان کے نزدیک یہ پہلا شہر ہے جہاں سے دین عیسوی ظاہر ہوا ہے یہ روم کی کرسیوں میں سے ایک کرسی کہا جاتا ہے حبیب النجار کی مسجد اور اس کی قبر بھی اسی شہر میں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ جاتے ہیں یہ وہ قریہ ہے جہاں اللہ نے شمعون اور یوحنا کو بھیجا تھا۔
(نفس الرحمٰن)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لگا تو اس نے راہب اسکندریہ[1] کے بارے میں وصیت کی اور کہا اس کو میرا اسلام کہنا اور یہ لوح اس کو دیدینا۔ جب میں اس کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوا تو وہاں پہونچا اور صومعہ میں آیا اور اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان عیسٰی روح اللہ و ان محمد حبیب اللہ کہا پس دو سال اس کی خدمت میں رہا جب وہ مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب تو مجھے کس کے پاس چھوڑتا ہے، اس نے جواب دیا کہ میں کسی سے واقف نہیں ہوں جو میرا ہم مسلک ہو البتہ ولادت محمد مصطفٰے کا زمانہ قریب ہے جب تو ان کی خدمت میں وارد ہونا تو میرا اسلام کہنا اور یہ لوح ان کو دیدینا جب میں اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہاں سے چل دیا اور ایک قوم کے ساتھ رہنے لگا۔ جو بکری کو قتل کر کے اس کا گوشت کھاتے تھے اور مجھ سے بھی کھانے کے لیے کہتے تھے میں نے کہا میں مرد راہب ہوں گوشت نہیں کھاتا پھر وہ شراب پیش کرتے تو میں اس کو بھی قبول نہ کرتا اس پر انھوں نے مجھے خوب مارا میں نے اس خوف سے کہ مجھے قتل نہ کر دیں ایک شخص کی غلامی قبول کر لی اس نے مجھے اس قوم سے نکال کر ایک یہودی کے ہاتھ تین سو درہم میں فروخت کر دیا اس یہودی نے میرا

---

[1] اسکندریہ مصر کا قاہرہ کے شمال مغرب کی سمت دریا کے کنارے مشہور شہر ہے اس کو بطلیموس یونانی نے تعمیر کرایا تھا اس میں ایک منارہ تھا جو دنیا کی سنگ مرمر کی سات مشہورہ عمارتوں میں سے ایک تھا اور جو دریا کے ستر میں سو میل کے فاصلہ سے دکھائی دیتا تھا۔
(نفس الرحمٰن مولفہ علامہ نوری)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقصد معلوم کیا تو میں نے اس سے کہا کہ میرا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہیں ہے کہ میں محمدؐ اور ان کے وصیؑ (علیؑ) کا دوست ہوں یہودی نے یہ سن کر کہا میں تیرا اور محمدؐ دونوں کا دشمن ہوں اس نے مجھے اپنے گھر کے دروازہ کے باہر نکال دیا جہاں ریت کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ اس ریت کو صبح تک یہاں سے اٹھا کر پھینک دے ورنہ میں قتل کر دوں گا۔ میں نے رات بھر اسے اٹھایا مگر ختم نہ ہوا میں نے اللہ سے دعا کی ناگاہ ایک آندھی آئی اور اس ریت کو اڑا لے گئی جب یہودی نے صبح کو دیکھا تو کہا تو جادوگر ہے میں تجھ سے ڈرتا ہوں اس شخص نے مجھے ایک عورت کے ہاتھ جس کا نام جبیسہ تھا (تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۳۸) فروخت کر دیا اس کا ایک باغ تھا اس نے اس کی نگرانی میرے سپرد کی ایک دن سات آدمی وہاں آئے جن کے سروں پر ابر سایہ فگن تھا ایک حضرت محمد مصطفیٰؐ دوسرے علی مرتضیٰؑ تیسرے ابوذرؓ چوتھے مقدادؓ پانچویں عقیلؓ چھٹے حمزہؓ اور ساتویں زیدؓ

میں نے ان کے سامنے کچھ خرمے رکھے اور کہا یہ صدقہ ہے پس رسولؐ نے اصحاب کو سوائے علیؑ ابن ابی طالب کے کھانے کا حکم دیا سب نے ان کو کھایا لیکن آپؐ اور آپ کے بھائی نے چھوا تک نہیں پھر میں نے ایک طبق خرموں کا پیش کیا اور کہا یہ ہدیہ ہے وہ انھوں نے بسم اللہ کہہ کر کھا لیے میں نے اپنے دل میں کہا دو علامتیں تو (ابر کا سایہ فگن ہونا اور صدقہ حرام ہونا) ظاہر ہو گئیں اب میں تیسری علامت کی تلاش میں حضرت کے پیچھے آیا آپ نے فرمایا اے روزبہ کیا مہر نبوت کی تلاش ہے یہ فرما کر آپ نے اپنے شانے کھول دئے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں نے مہر نبوت کی زیارت کر لی، آپ کے قدموں پہ گر پڑا اور آپ کا دین قبول کر لیا آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی مالکہ کے پاس جا کر کہو کہ محمدؐ بن عبداللہ پوچھتے ہیں کہ تم اپنے غلام کو فروخت کرنا چاہتی ہو میں نے اپنی مالکہ کے پاس جا کر آپ کا پیغام پہونچایا اس نے جواب دیا میں چار سو درخت خرما پر فروخت کر سکتی ہوں جن میں دو سو ایسے ہوں جن پر سرخ رنگ کے خرمے آئیں اور دو سو ایسے ہوں جن پر زرد رنگ کے خرمے اتریں میں نے آپ کو آکر مطلع کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے آپ نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ اے علیؑ چار سو گٹھلیاں جمع کر کے ان کو بو دو اور سیراب کر دو۔ حضرت علیؑ نے حکم کی تعمیل کی درخت خرما فوراً ہی جوان ہو کر پھل دینے لگے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اب جا کر اس سے کہو کہ تیری خواہش پوری ہو گئی اب ہماری چیز ہمارے حوالے کر اس نے آکر کہا کہ میں اس وقت تک فروخت نہ کروں گی جب تک یہ خرمے زرد رنگ کے نہ ہو جائیں بس جبرائیل امین آئے اور اپنے پروں سے درختوں کے پھلوں کو مس کیا وہ فوراً زرد رنگ ہو گئے اس عورت نے کہا مجھے محمدؐ اور تجھ سے زیادہ یہ خرمے کے درخت پسند ہیں اور میں نے کہا مجھے آج تجھ سے اور دنیا کی ہر چیز سے محمدؐ زیادہ محبوب ہیں بس رسول نے مجھے آزاد کر دیا اور میرا نام سلمان رکھ دیا۔ (ابن شہر آشوب ج۱ ص۱۱۲)

جناب سلمانؓ کے عشق رسولؐ میں وطن چھوڑنے اور ایمان لانے والی روایت کو ہم نے دو کتابوں کے حوالے سے نقل کیا ہے پہلی روایت نہ صرف اسد الغابہ بلکہ اہلسنت کی تمام کتابوں میں اسی طرح نقل کی گئی ہے جن میں صحابہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی تمیز الصحابہ، استیعاب اور طبقات ابن سعد قابل ذکر ہیں روایت جناب ابن عباس سے نقل کی گئی ہے اور دوسری روایت مناقب ابن شہر آشوب کے علاوہ تمام شیعہ کتب حیات القلوب نفس الرحمن فی فضائل سلمان، بحار الانوار اکمال الدین، روضۃ الواعظین وغیرہ میں بھی اسی طرح درج ہے۔

چند باتوں میں اختلاف ہے (۱) کتب اہل سنت میں اس لوح کا تذکرہ نہیں ہے جس میں آنحضرتؐ کی نبوت کی پیشین گوئی ہے (۲) محبت رسولؐ کے ساتھ وصی رسول کا تذکرہ نہیں ہے جو تمام شیعہ کتب میں موجود ہے (۳) کتب اہل سنت میں ہے کہ آپ نے چند درخت آپ کو آزاد کرایا اور کتب شیعہ میں ہے کہ آپ نے باعجاز درخت خرما اگائے اور قیمت ادا کی (۴) اسد الغابہ اور دوسری اہل سنت کی کتابوں میں ہے کہ آپ مدینہ میں ایمان لائے اور مناقب اور دوسری شیعہ کتابوں میں ہے کہ آپ نے مکہ میں اظہار اسلام فرمایا۔

مجھے یقین ہے کہ ناظرین کے لیے اب وجہ اختلاف معلوم کرنے میں سہولت ہو گئی ہو گی چونکہ تاریخیں ان حکومتوں کے اشاروں پہ لکھی گئیں جو علیؑ اور اولاد علیؑ کی دشمن تھیں ان کی یہ کوشش رہی کہ جہاں بھی علیؑ اور اولاد علیؑ کی کوئی فضیلت ظاہر ہوتی ہو اس کو مٹا دیا جائے چنانچہ سلمانؓ کے ایمان لانے کے واقعہ کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا تاکہ فضیلت علیؑ پر پردہ ڈال دیا جائے۔

اور لوح کے تذکرے کو حذف اور مدینہ میں ایمان لانے کو اس لیے بیان کیا گیا کہ لوگوں کی سبقت ایمانی باقی رہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلامی سبقت

مورخین نے سلمانؓ کے مدینہ میں ایمان لانے کی حکایت اس لیے وضع کی کہ آپ کا اگر مکہ میں ایمان لانا بیان کیا جاتا تو پھر لوگوں کی سبقت اسلامی پاش پاش ہو جاتی حالانکہ شیعہ سنی اختلاف کے باوجود بھی امیر المومنین علیؑ کے بعد سبقت سلمان ہی کو حاصل رہتی ہے فرق اتنا ہی رہتا ہے کہ شیعہ کتب میں ہے کہ وطن ہی میں آپ غائبانہ ایمان لے آئے تھے اور سنی کتب میں ہے کہ عموریہ کے راہب جو آخری راہب تھا اس کی وصیت کے بعد سے آنحضرتؐ کی محبت والفت آپ کے دل میں پیدا ہو گئی تھی مگر یہ زمانہ بھی آنحضرت کی ولادت سے پہلے کا ہے۔

درحقیقت جناب سلمانؓ نے خدمت پیغمبرؐ میں حاضر ہو کر اسلام قبول نہیں بلکہ اظہار اسلام کیا ہے آپ کو سرکار دو عالم کی نبوت و رسالت کا یقین قبل ولادت ہی اتنا تھا کہ لوگوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد بھی حاصل نہ ہو سکا آپ کی شخصیت وہ عظیم شخصیت ہے جس نے کبھی رسولؐ اسلام کی نبوت و رسالت میں بعثت سے پہلے بھی شک نہیں کیا در آنحالیکہ لوگوں کو آپ کے مبعوث ہو جانے اور معجزات دیکھنے کے بعد بھی باربار شک ہوتا رہا آپ اظہار اسلام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے پہلے ہی آنحضرتؐ کے سچے عاشق اور دین الٰہی کے سچے پیرو تھے آنحضرتؐ کی محبت ہی نے ان کو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا تھا وہ (ظاہر ہوا) وہ ایمان لانے سے پہلے ہی ایمان کی اس منزل پر فائز تھے کہ بارگاہ صمدی میں ان کی دعا قبول ہوتی تھی اور رد نہ کی جاتی تھی۔

شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے کہ آپ قبل بعثت مکہ معظمہ تشریف لائے اور جب آنحضرتؐ مبعوث برسالت ہوئے تو خدمت میں وارد ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔

بعض مورخین نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ آپ نے اول بعثت میں آنحضرتؐ سے ملاقات کی حالانکہ یہ انکار آپ کے حالات سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جب کفار قریش نے آنحضرتؐ کے بارے میں یہ کہنا شروع کیا کہ سلمانؓ آپ کو تعلیم دیتے ہیں تو خدا نے اس کی رد میں یہ آیت نازل فرمائی انما یعلمہ بشر لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وھذا لسان عربی مبین۔

قاضی بیضاوی اور ان کے علاوہ جمہور مفسرین نے اس آیت کے محتملات میں جناب سلمان فارسی کو لیا ہے بغیر آپ کو پائے ہوئے ان کا شبہ ممکن نہیں ہوتا۔ (مجالس المومنین ص۸۳)

علامہ طبرسیؒ نے بھی آیت انما یعلمہ بشر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد ان کی سلمان فارسی ہیں وہ مشرکین کہتے تھے کہ قصص کی تعلیم رسول خدا کو معاذ اللہ سلمان نے دی ہے امام رازی اور دوسرے مفسرین نے بھی یہی لکھا ہے کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سلمان بعثت سے پہلے مکہ آ گئے تھے کفار قریش آنحضرتؐ پر تہمت لگاتے تھے کہ جو کچھ بھی آپ ماضی کی خبریں اور کلام الٰہی سناتے ہیں وہ سلمان سے سیکھتے ہیں اس کی رد خدا نے اس آیت سے کی ہے لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وھذا لسان عربی مبین (نفس الرحمٰن)

اور عبداللہ بن عفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سلمان بعثت سے پہلے مکہ آ گئے تھے اور دین حق کی تلاش میں تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو خدمت میں وارد ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور جب آنحضرتؐ نے آپ کو علم و عمل اور اصابت رائے میں کامل پایا تو ان سے مشورہ کیا کہ دعوت اسلام کی ابتدا کس شخص سے کریں اس سے آنحضرت کی غرض صرف یہ تھی کہ سلمانؓ کا مافی الضمیر معلوم ہو جائے۔ آپ نے عرض کی کہ ابتدا ابو فصیل عبدالعزیٰ سے کیجیے (جو ابو لہب) کا بیٹا ہے اور جو عربوں میں تعبیر خواب میں شہرت رکھتا ہے عرب تعبیر خواب کو غیب کی ایک قسم سمجھتے ہیں اور اس پر اعتماد تمام رکھتے ہیں اس کے علاوہ وہ شخص عربوں کی تاریخ اور انساب و وقائع سے باخبر ہے نیز ان کے بچوں کا معلم بھی ہے وہ لوگ اپنے معاملات میں مشورت کرتے ہیں اور اس کے وسوسوں کا ان کے دلوں پر اثر ہے۔ اگر یہ شخص آپ کے ہاتھوں مسلمان ہو گیا اور آپ کی رسالت پر ایمان لے آیا تو آپ کی نبوت کی آواز تمام عرب میں گونج اٹھے گی ان اعرابوں کے دل نرم پڑ جائیں گے اور ہدایت کے لیے مستعد ہو جائیں گے اور اگر کسی دوسرے شخص سے ابتدا کریں گے تو دشمنی ہو جائے گی۔ جب یہ رائے حضرت امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جناب ابو طالبؑ کے سامنے پیش ہوئی تو انھوں نے بھی سلمانؓ کی رائے سے اتفاق کیا آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات کی اور تدریجاً تالیف قلب کر کے انھیں اپنی طرف مائل کر لیا اور ان کے نام ابو الفصیل اور عبد العزیٰ کو تبدیل کر کے ابوبکر و عبد اللہ رکھا۔ آنحضرتؐ ہمیشہ اصحاب کے مجمع میں فرمایا کرتے تھے ما سبقکم ابوبکر بصوم ولا صلوٰۃ ولکن بشئ وقر فی صدرہ ابوبکر نے تم پر روزہ و نماز کے سبب سبقت نہیں کی اس کی سبقت سبب ایک شئے کے تھی جس کا وقار اس کے دل میں بیٹھا ہوا تھا مراد حضرت کی محبت ریاست تھی (مجالس المومنین صفحہ ۸۷)

یہ ہے حضرت ابوبکر کے سابق الاسلام ہونے کی حقیقت جس پر لوگوں کو بڑا ناز ہے اور یہ ہے جناب سلمان فارسی کی اسلامی سبقت کہ آنحضرت فرماتے ہیں ما کان سلمان مجوسیاً ولکنہ کان مظہر للشرک ومبطنا للایمان سلمان کبھی مجوسی نہیں تھے بلکہ وہ ظاہر میں مشرک اور باطن میں مومن تھے علامہ صدوقؒ نے اکمال الدین میں کہا ہے کہ سلمان روئے زمین پر طلب حجت میں پھرتے رہے ایک عالم سے دوسرے عالم اور ایک فقیہ سے دوسرے فقیہ سے مختلف علوم میں بحث اور اخبار سے استدلال کرتے تھے چار سو برس سے قیام قائم سید الاولین و آخرین حضرت محمد مصطفٰےؐ کے منتظر تھے یہاں تک کہ آپ کو ان کی ولادت کی بشارت دی گئی۔

ایک روز کسی شخص نے حضرت امیر المومنینؑ سے جناب سلمانؓ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اس کامل الایمان کا کیا کہنا اس کی طینت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہماری طینت سے ہے اور اس کی روح ہماری روح سے ہے خدا نے اس کو اول و آخر اور ظاہر و باطن کے علم سے مختص فرمایا ہے اے شخص ایک دن میں خدمت رسول خدا میں حاضر ہوا سلمان بھی اس وقت موجود تھے ایک مرد عرب آیا اور ان کو ان کی جگہ سے ہٹا کر بیٹھ گیا حضرت رسول خدا کو غیظ آگیا فرمایا اے شخص تو نے اس شخص کو ہٹایا ہے جس پر جبرئیل امین خدا کا سلام میرے پاس لاتے ہیں تو نہیں جانتا سلمان ہم سے ہے جس نے اس پر ظلم کیا اس نے ہم پر ظلم کیا جس نے اسے اٹھایا اس نے مجھے اٹھایا جس نے اس کو اپنے پاس بٹھایا اس نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اے عرب سلمان کے بارے میں دھوکا نہ کھا خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سلمان کو لوگوں کی موت کے اوقات اور ابتلائات سے آگاہ کر دوں اور وہ امور تعلیم کروں جو حق کو باطل سے جدا کرتے ہیں اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ خیال نہیں تھا کہ سلمان ایمان کے اس درجہ پر فائز نہیں ہیں بلکہ صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ پہلے مجوسی (آتش پرست) نہیں تھے، فرمایا اے عرب تو عجیب عقل کا آدمی ہے مجھ سے برابر سلمان کے فضائل بیان کر رہا ہوں اور تو یہی کہے جا رہا ہے کہ سلمان مجوسی تھے اور بے عقل وہ مجوسی نہ تھے بلکہ شرک کو تقیہ کے طور پر ظاہر کرتے اور ایمان کو پوشیدہ رکھتے تھے (حیات القلوب ج ۲ صفحہ ۶۱۔)

سید المتالہین حیدر بن علی الآملی نے کتاب کشکول میں فرمایا ہے کہ جناب سلمان آنحضرت کی جستجو کرتے ہوئے مکہ تک پہونچے اور مشرف باسلام ہو کر زمرہ مہاجرین میں شامل ہو گئے تھے۔ (مجالس المومنین صفحہ ۸)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نازنخ گزیدہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا انا سابق العرب وصہیب سابق الروم وسلمان سابق الفرس وبلال سابق الحبش۔ سابقین اسلام چار ہیں عرب میں صہیبؓ روم میں سلمانؓ فارس میں اور بلال حبش میں۔

آپ وصی عیسیٰ تھے۔ سلمان نے کبھی سورج کو سجدہ نہیں کیا بلکہ وہ اللہ عزّ و جلّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے تھے ان کی نماز کے لیے مشرق کی سمت قبلہ قرار دی گئی تھی ان کے والدین یہ سمجھتے تھے کہ وہ سورج کو سجدہ کر رہے ہیں حالانکہ ایسا نہ تھا وہ جناب عیسیٰ پیغمبر کے وصی تھے آپ کی وصایت اس طرح کی تھی جیسے پیغمبر اسلام نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں جناب ام سلمہ کو وصی بنایا تھا اور امام حسین نے اپنی بیٹی جناب فاطمہ کبریٰ یا بروایت دیگر اپنی نانی جناب ام سلمہ کو امام زین العابدین علیہ السلام کے حق میں اپنی جانب سے وصی قرار دیا تھا؏ تبرکات میری شہادت کے بعد میرے فرزند زین العابدین کو پہونچا دینا جس طرح جناب ابوطالبؑ وصی ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ تھے یعنی وہ ان کی کتابوں کے محافظ تھے جناب سلمانؓ کی وصایت بھی ایک امر خاص میں تھی اور وہ محمل لوح اور سلام کا نبی آخر الزمان تک پہونچانا تھا اور ایک وقت میں بہت سے وصی ہو سکتے ہیں۔ (نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان)

؏ اس وصایت کے تفصیلی حالات دیکھو ہماری کتاب "ام سلمہ"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام میں غلامی کا تصوّر
(سلمان کے مراتب کی روشنی میں)

اسلام سے قبل عرب بلکہ پوری دنیا میں غلامی کا رواج عام تھا اسلام نے اس کو یک لخت تو ختم نہیں کیا مگر غلامی کے سدباب کے لیے وہ حکیمانہ تدابیر پیش کیں جن سے رفتہ رفتہ غلامی کا خاتمہ ہو جانے اسلامی فقہ میں جگہ جگہ غلاموں کو آزاد کر دینے کے احکامات اور ان کے بجا لانے پر بیش قیمت ثواب و اجر دئے جانے کا وعدہ کیا گیا (روزہ وغیرہ کے کفارہ میں غلام آزاد کرنے کا حکم موجود ہے)

رسولِ اسلام کی بیش بہا احادیث ہیں جن میں غلاموں کی آزادی پر ثواب دئے جانے کا وعدہ ہے اگر ان پر کوئی شخص عمل کرے تو وہ یقیناً غلام آزاد کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ معصوم کا ارشاد ہے کہ جس نے ایک غلام آزاد کیا گویا اس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس کے بعد بھی کیا کوئی حق رکھتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ اسلام غلامی چاہتا ہے اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اسلام پر یہ الزام رکھتا ہے کہ وہ غلامی کا حامی ہے تو یہ مذہب اسلام کی حقیقت سے نا آشنائی کا نتیجہ ہوگا۔ اسلام کی تو بنیاد ہی حرّیت و آزادی پر رکھی گئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سب سے پہلے ذرا کلمہ توحید ہی پر نظر کرلی جائے اس میں ایسی بات کا اقرار ہے کہ انسان صرف خدا کا غلام ہے اس کے علاوہ دنیا کی کسی طاقت کو اس کے اوپر تسلط واقتدار کا کوئی حق نہیں ہے۔

مسلمان کو غلام بنانے کا حق کسی کو نہیں ہے اس دعویٰ کے ثبوت میں جناب سلمان محمدی کے اظہار اسلام کا واقعہ کافی ہے آپ زر خرید غلام ہی تو تھے رسولؐ نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس میں عزت وبزرگی کا مستحق صرف اس شخص کو قرار دیا گیا جو متقی و پرہیزگار ہو جو جتنا احکامات اسلامی کا پابند ہوگا اتنا ہی زیادہ با عزت سمجھا جائے گا خواہ وہ زر خرید غلام ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ عرض کیا گیا سلمان غلام تھے مگر داہ رے سلمانؓ کی فرض شناسی جس پر ہماری جانیں قربان۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایمان کے دس درجے ہیں اور سلمانؓ ان سب پر فائز ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایمان کے دس درجے ہیں مقدادؓ آٹھ درجوں پر ابوذرؓ نو درجوں پر اور سلمانؓ دس درجوں پر فائز ہیں۔

بارگاہ نبوی میں آپ کو وہ تقرب حاصل تھا جس پر اکثر لوگوں کو رشک ہوتا تھا آپ صحابہ کرام کے اس مخصوص زمرہ میں تھے جس کو پیغمبر اسلامؐ سے خاص قربت حاصل تھی۔ (اہل کتاب صحابہ و تابعین) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت سلمانؓ کی شب کی تنہائی کی صحبت آنحضرتؐ کے پاس اتنی طولانی ہوتی تھی کہ ہم لوگ (ازواج) کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں ہماری باری کی رات بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی نشست میں نہ گذر جائے ۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ ص۴۵ ۱، اہل کتاب صحابہ وتابعین ص۵۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری طینت علیین سے خلق ہوئی اور ہمارے شیعوں کی طینت کو اس سے ایک درجہ پست کر کے پیدا کیا گیا سلمانؓ ہمارے شیعوں میں سے ہے اور سلمانؓ لقمانؑ سے بہتر ہیں ۔

ایک دن جناب سلمانؓ خدمت پیغمبر میں حاضر تھے کہ ایک یہودی عالم عبداللہ بن صوریا بھی وہاں آ گیا اور باتوں باتوں میں بگڑ کر کہنے لگا ملائکہ میں جبرئیل ہمارا دشمن ہے آپ نے فرمایا جو جبرائیل کا دشمن ہے وہ میکائیل کا دشمن ہے اور جو ان دونوں کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے خدا نے اس قول کی تصدیق میں دو آیتیں نازل فرمائیں۔

(۱) قل من کان عدو اً لجبرائیل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشری للمؤمنین ۔ اے رسول کہدو کہ جو جبرائیل کا دشمن ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے اس قرآن کو تمھارے دل پر اتارتا ہے جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور مومنوں کو ہدایت کرنے والا اور بشارت دینے والا ہے ۔

(۲) من کان عدواً للہ وملائکتہ ورسلہ وجبرائیل ومیکائیل فان اللہ عدو للکافرین جو شخص اللہ اور اس کے ملائکہ اور مرسلین اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب حضرتؐ پر یہ آیتیں نازل ہوئیں تو جناب سلمانؓ سے فرمایا اے سلمانؓ خدا نے تمہارے قول کی تصدیق کی اور تمہاری رائے کو صائب قرار دیا۔ اے سلمانؓ جبرائیل نے مجھکو خبر دی ہے کہ سلمانؓ و مقدادؓ دوست ہیں اس شخص کے جو تم کو اور علیؑ کو دوست رکھتا ہے اور دشمن ہیں اس کے جو ان کو دشمن رکھتا ہے۔ اگر سلمانؓ و مقدادؓ کو اہل زمین اتنا دوست رکھیں جتنا ملائکہ وکرسی وعرش دوست رکھتے ہیں تو خدا اہل زمین میں سے کسی کو معذب نہ کرے۔ (تفسیر امام حسن عسکریؑ برحاشیہ تفسیر قمی صنہ ۱۶)

آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر دین ثریا پر بھی ہوگا تب بھی سلمانؓ اس کو پالیں گے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میرے خدا نے مجھے چار شخصوں کے دوست رکھنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے وہ حضرت علیؑ ابوذرؓ مقدادؓ و سلمانؓ ہیں (صواعق محرقہ صنہ ۷۲)

حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ سلمان مثل لقمان حکیم کے ہیں آنحضرتؐ فرماتے ہیں جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے اور وہ علیؑ، عمارؓ، سلمانؓ ہیں۔

(صواعق محرقہ صنہ ۷۳)

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جنت چار شخصوں کی مشتاق ہے علیؑ، مقدادؓ، عمارؓ اور سلمانؓ (حلیۃ الاولیا، جزو اول صنہ ۱۹)

مذہب اسلام ہی فقط وہ مذہب ہے جو کسی کے دنیاوی جاہ و حشم سے مرعوب نہیں ہوتا ہاں اگر کوئی ایمان کی دولت اور عمل کا سرمایہ دار ہے تو وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کی نظر میں عزت و بزرگی کا زیادہ حقدار ہے جناب سلمانؑ کا یہ واقعہ اس کا بین ثبوت ہے حضرت سلمان جو بڑے معزز و مقرب بارگاہ صحابی تھے ان کے پاس ایک اونی چادر تھی اسی سے سب کام لیتے تھے ضرورت کے وقت اسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اسی کو اوڑھتے بھی تھے ایک دن یہی چادر اوڑھے ہوئے آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے گرمی کے دن تھے پسینہ سے چادر تر تھی ایک یہودی عتیبہ بن حصین آپ سے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمان کی چادر کی بو بری معلوم ہوئی بیساختہ بول اٹھا جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے۔ اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہٗ ولا تعد عینٰک عنھم ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھوٰہ وکان امرہٗ فرطا (الکھف ع ۱۶)

اے رسول جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں ہیں ان کے ساتھ تم خود بھی اپنے نفس پر صبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیر لو کہ تم دنیا میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔

مشارق الانوار میں یہ حدیث مرسل بیان کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سب سے زیادہ اللہ کی معرفت سلمانؑ کو حاصل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے سچ کہا ہے کسی نے ؎

اسی سے ہوگی تیرے غم کدہ کی آبادی
تیری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا جابر کہتے تھے کہ میں نے رسول خداؐ سے سلمانؓ کے مراتب کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ سلمان کا علم وہ دریا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔ سلمانؓ علم اول و آخر کے لیے مخصوص ہیں جس نے سلمان کو راضی رکھا اس نے اللہ کو راضی رکھا میں نے عرض کیا ابوذرؓ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی ایسے ہی ہیں ان کا دشمن خدا کا دشمن ان کا دوست خدا کا دوست میں نے پھر مقدادؓ کے بارے میں پوچھا تو وہی جواب فرمایا پھر میں نے عمارؓ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے وہی جواب دیا پھر میں ان لوگوں کو خوشخبری دینے کے لیے نکلا جب دوبارہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے جابرؓ تو ہم سے ہے جو تجھے دشمن رکھے وہ خدا کا دشمن جو۔ تجھ سے محبت کرے وہ خدا کا دوست ہے میں نے امیر المومنینؑ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا وہ میرا نفس ہے میں نے حسنؑ و حسینؑ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ دونوں میری روح ہیں میں نے سیدہ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کی ماں ہیں جس نے ان کے ساتھ برائی کی اس نے میرے ساتھ برائی کی میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ جس نے ان سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سے صلح کی اس نے مجھے صلح کی اسے جابرؓ جب تو اللہ کی بارگاہ میں دعا کا ارادہ کرے تو ان اسما کا واسطہ دے کر دعا کر اس لیے کہ اللہ کو یہ نام زیادہ محبوب ہیں
(نفس الرحمٰن فی فضائل سلمان)

آزاد کردہ پیغمبر اسلام حضرت سلمان فارسی کے بارگاہ رسالت میں تقرب اور مراتب عالیہ کا اپنی نوعیت کے اعتبار سے مندرجہ ذیل واقعہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔

ایک دن ابو سفیان اس مقام سے ہو کر گزرے جہاں اصحاب رسولؐ تشریف فرما تھے ابوسفیان کے ساتھ عتیق بھی تھے اصحاب نے افسوس ظاہر کیا کہ ہماری تلواروں نے اس دشمن خدا (ابوسفیان) کی گردن کیوں نہیں کاٹی ان کہنے والوں میں جناب سلمان فارسی صہیب رومی اور بلال حبشی تھے عبدالحمید نے شرح نہج البلاغہ جزو ثانی میں روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اس پر یہ کہا کہ تم سید بطحی (ابوسفیان) کی شان میں ایسا کہتے ہو جب حضرت ابوبکر نے (فخریہ) رسولؐ کو یہ خبر سنائی تو آپ ناراض ہوئے اور آپ کا یہ قول ناپسند فرما کر ارشاد کیا کہ تم نے اس جماعت کو غضبناک نہیں کیا بلکہ اپنے پروردگار کو غضبناک کیا۔ (تاریخ اصحاب قلمی رضا لائبریری رامپور ص ۲۸۹)
(ترجمہ اسد الغابہ ج ۲ حالات سلمان)

اس روایت سے ایک طرف تو اصحاب پیغمبر سلمانؓ اور صہیبؓ رومی کے جوش ایمانی اور شوق جہاد ربانی کا پتہ چلتا ہے اور دوسری طرف حضرت ابوبکر کے ایمان کی حقیقت سامنے آجاتی ہے جو اس وقت تک حضرت رسول خدا کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سید البطحا نہیں جانتے تھے بلکہ ان کی نظر میں ابو سفیان سید البطحا تھے جن کے دین وایمان کا اب تک کوئی ٹھکانا نہیں ملتا۔ حضرت ابوبکر ان کو سید بطحا کہتے تھے۔ حضرت ابوبکر کی منزلت، وقعت اور وقار بھی سرکار رسالت کی نظر میں اس روایت سے ظاہر ہے۔ آپ نے صاف صاف فرمادیا کہ یہ وہ جماعت ہے سلمان وغیرہ جس کی ناراضگی سے خداوند عالم حضرت ابوبکر سے ناراض ہوا اور کوئی پاس وحرمت ان کی سابق الاسلامی ومعیت غار ہجرت وبدریت واحدیت و رضوانیت وغیرہ وغیرہ نہیں کیا اور آپ کی صدیقین صحابہ کی اس جماعت کے مقابلہ میں بالکل ملحوظ نہیں ہوئی۔

تاریخ اصحاب میں ہے کہ سلمان سردار صحابہ تھے۔

(تاریخ اصحاب قلمی صفحہ ۳۵۶)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام میں عمل کی اہمیت

اور آپ کی خاندان اہلبیتؑ میں شمولیت

مذہب اسلام جو دنیا کے لیے پیغام امن و سلامتی لیکر آیا تھا آج خود اس کے ماننے والوں میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا ہے ایک خاندان دوسرے خاندان کو تباہ کردینے پر آمادہ ہے ایک ملک دوسرے ملک کے مال و دولت پر نظریں جمائے بیٹھا ہے آخر کوئی بتا سکتا ہے کہ اسلام جس بیماری کو دور کرنے کے لیے معالج کی حیثیت سے ظاہر ہوا تھا اب وہ خود اس مرض میں مبتلا کیوں ہوا!

اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ بدامنی اور فتنہ و فساد کا اصل سبب جذبہ منافرت ہے اور نفرت پیدا ہوتی ہے امتیاز باہمی سے اسلام جس امتیاز باہمی کا خاتمہ کر رہا تھا آج مسلمانوں نے پھر اس کو اپنا لیا ہے نتیجہ میں وہ دنیا کی پست سے پست قوم بن کر رہ گئے ہیں

امتیاز اگر انفرادی ہوگا تو افراد میں جذبہ منافرت پیدا ہوگا اور اگر اجتماعی ہوگا تو جماعتوں سے نفرت پیدا ہو جائے گی جس کے باعث جماعتیں آپس میں برسرپیکار ہوں گی جو دو ملکوں کے آپس میں جنگ کا سبب بنے گی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے فخر کیا اس بات پر کہ میں سید ہوں آل رسول ہوں لہذا میں غیر سادات سے بہتر ہوں بس امتیازی جذبہ کے جنم لیتے ہی دوسرے کی پستی اور پھر اس سے نفرت کا خیال پیدا ہوگا جو آپس میں ٹکراؤ کا سبب بنے گا عرب قوم کو فخر ہے کہ ہم دنیا کی معزز ترین قوم ہیں صرف اس لئے کہ آنحضرتؐ ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور خانہ کعبہ ہمارے ملک میں ہے جو دنیا کے مسلمانوں کا قبلہ ہے لہذا ہمارے مقابلہ میں سب مسلمان پست ہیں اب مسلمان ملکوں میں نفرت پیدا ہوگی جس کا لازمی نتیجہ تصادم ہے اور جنگ کا لازمی نتیجہ بے عملی ہے چونکہ جو دماغ جنگی تدابیر میں صرف ہورہا ہے وہ کسی دوسری طرف غور کر ہی نہیں سکتا۔

قرآن اس امتیاز باہمی سے انسانی معاشرہ کو بچانے کے لیے یہ پیغام لیکر آیا تھا انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ہم نے تم کو مرد اور عورت کی صورت میں پیدا کیا اور مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں اس لیے قرار دیا ہے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو یعنی ناموں کے مشترک ہونے کی وجہ سے شبہ نہ ہو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم لیکن تم میں سب سے زیادہ بزرگ اور باعزت وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ فرض شناس ہو۔ مسلمانوں نے اس پیغام کو بھلا دیا اور پھر ایام جاہلیت کی اس عصبیت کی طرف پلٹ گئے جو ان کی پستی اور ذلت کا سبب تھی اس طرح انھوں نے بذات خود عملی ترقی کے راستوں کو بند کر لیا ہے اور عملی حیثیت سے بے حس بنتے چلے جا رہے ہیں۔

سلمان فارسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر اسلامؐ نے ملکی اور خاندانی امتیاز کو یہ کہکر باطل کر دیا تھا کہ عرب کے رہنے والے کو عجم والے پر اور قریشی کو غیر قریشی پر کوئی تفخر نہیں ہے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً بھی۔

جناب سلمان ملک فارس کے رہنے والے تھے لیکن اتنا قریب کیا کہ سلمان منا اھل البیت (سلمان ہم اہلبیتؑ سے ہیں) کہدیا آپ ایمان لانے کے بعد انما المومنون اخوۃ کے رشتہ میں منسلک ہوئے اور علمی سبقت حاصل کر کے مشیر مقصد رسالت اور شریک خاندان ہو گئے ۔

سلمان منا خاص ہے فرمان احمدی
داخل ہیں اہلبیتؑ میں سلمان فارسی

جناب سلمان نے اگرچہ ڈھلی عمر میں اظہار اسلام کیا تھا لیکن پھر بھی وہ اسلامی فوج کے ایک نامور سپاہی تھے ہجرت کے بعد جب غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ ہر معرکہ میں پیش پیش رہے کبھی اپنے کو میدان کارزار میں جانے سے بچایا نہیں، کبھی دشمنوں کی کثرت کو دیکھ کر گھبرائے نہیں، جب اسلامی فوج کوچ کرتی اور سواریوں کی کمی ہوتی تو یہ بوڑھا مگر جواں ہمت مجاہد میلوں پا پیادہ چلنے کے لیے تیار ہو جاتا نہ بھوک کی شکایت نہ پیاس کا گلا نہ تھکاوٹ کا احساس نہ تعب کا غم، ایمانی جوش میں جو قدم اٹھتا آگے ہی کو اٹھتا۔

چونکہ بہت سی سلطنتوں کے تجربے آپ کے سامنے تھے لہذا جنگی معاملات میں آپ کی رائے نہایت صائب ہوتی تھی چنانچہ ۵ ھ کے ابتدائی ماہ صیام میں کفار قریش مع یہودیوں کے دس ہزار افراد پر مشتمل لشکر لیکر مسلمانوں کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقابلہ کی غرض سے جانب مدینہ روانہ ہوئے تو خداوند عالم نے جبرائیل کے ذریعہ اس لشکر کے آنے کی خبر اپنے رسولؐ کو دی اور اس امر میں اپنے اصحاب سے مشورہ کرنے کا حکم دیا۔ آنحضرتؐ نے اصحاب کو جمع کر کے کفار قریش اور یہودیوں کے دس ہزار لشکر آنے کی خبر دی اور اس امر میں مشورہ فرمایا اصحاب یہ سن کر دم بخود رہ گئے لیکن جناب سلمانؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل فارس کا دستور یہ ہے کہ اگر دشمن قوی ہمارے ملک پر حملہ کرے تو ہم شہر کے چاروں طرف خندق کھود کر اپنی حفاظت کرتے ہیں لہذا اگر آپ بھی مدینہ کے چاروں طرف خندق کھدوا لیں تو زیادہ بہتر ہے جبرئیل نے بھی یہ رائے آپ کی پسند کی رسول نے اپنے اصحاب کو شہر مدینہ کے چاروں طرف خندق کھودنے کا حکم دیا اور خود نفس نفیس بھی خندق کھودنے میں مشغول ہوئے ہر قبیلہ اور جماعت کو زمین ناپ کر دی گئی اور خندق کھودنے کی تاکید کی۔

مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ سلمان ایرانی ہونے کی وجہ سے خندق کے طریقہ سے واقف تھے انھوں نے رائے دی کہ کھلے میدان میں نکل کر مقابلہ کرنے میں مصلحت نہیں ایک محفوظ مقام میں لشکر جمع کیا جائے اور گرد خندق کھودی جائے خندق دراصل فارسی کندہ کا معرب ہے جس کے معنی کھودے گئے کے ہیں کاف رخ اے اور ہائے ہوز (قاف اسے بدل گئی ہے جس طرح پیادہ بیدق ہو گیا ہے تمام لوگوں نے اس رائے کو پسند کیا اور خندق کھودنے کے آلات مہیا کیے گئے۔ (سیرۃ النبی ج ۲ صفحہ ۲) ہر دس آدمیوں پر چالیس گز خندق مقرر تھی مگر یہ سلمان تھے جو اکیلے دس آدمیوں کے برابر کام کر رہے تھے آپ کی یہ ہمت نظر انداز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے کے قابل نہیں کہ خندق کھد رہا تھا تو اس کے کھودنے میں آپ نے بہت زیادہ حصہ لیا مزید برآں جب کوئی سپاہی کھودتے کھودتے تھک جاتا تو آپ اس سے فرماتے تم ذرا دیر دم لے لو میں تمھارے بدلے کھودتا ہوں بہت کم لوگ ایسے تھے جن کو آپ نے مدد نہیں دی اس محنت و مشقت اور عالم پیری کے ساتھ اتنا اضافہ اور کر لیجئے کہ آپ روزہ سے تھے لیکن کیا ممکن جو حرف شکایت زبان پر آجاتا یہ تھے اسلام کے سچے غازی اور سرفروش سپاہی جن کی حمایت پر اسلام کو ناز ہے۔

ہر جماعت کو سلمان کی جرأت و ہمت اور محنت و مشقت دیکھ کر خواہش ہوئی کہ آپ کو اپنے میں داخل کرلے مگر آنحضرتؐ کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا سلمان منا اہل البیت سلمان تم میں سے نہیں بلکہ ہمارے اہلبیتؑ سے ہیں۔

خندق کھد کر تیار ہو گئی لشکر قریش و یہود جن کے سردار عمرو ابن عبدود، ابوسفیان، نوفل، عکرمہ اور ابولہب وغیرہ تھے دس ہزار لشکر کے ساتھ وارد ہوئے اور چاروں طرف خندق دیکھ کر متعجب ہوئے اور کہتے تھے کہ یہ عربوں کا کام نہیں بلکہ اسی بوڑھے سلمانؓ فارسی کا کام ہے عرب کے لوگ اس سے بالکل ناواقف ہیں۔ یہ طریقہ عرب میں آج تک جاری نہ تھا بالآخر لشکر اسلام کو کفار و مشرکین پر کامیابی حاصل ہوئی اگر آپ کی رائے پر عمل نہ کیا جاتا تو اسلام کو ناقابل برداشت نقصان کا اندیشہ تھا۔

وہ تھی سلمان کی اصابت رائے ان کا جوش ایمانی اور ہمت و جرأت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ تھی سرکار رسالت کی قدردانی کہ ہے اہل بیت میں شامل فرما لیا کاش مسلمانوں میں وہ جذبۂ عمل پیدا ہو جائے جو سلمان رضؓ میں تھا اور وہ اس بلند اخلاق اور ہمدردی کو اپنا لیں اور اس پر عمل کرنے کی سعی فرمائیں جو رسولؐ نے بتیں کی تو دنیا بجائے فتنہ و فساد کے امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔

آپ کی مدح و ثنا میں ایک عربی شاعر کہتا ہے ؎

کانت مودۃ سلمان لہ نسبا

ولم یکن بین نوح وابنہ رحما

جناب سلمان رضؓ کی محبت کی وجہ سے ان کو نسب حاصل ہو گیا اور حضرت نوح اور ان کے فرزند کے درمیان کوئی رشتہ نہیں رہا یعنی حضرت سلمانؓ نے خدا و رسولؐ سے محبت کر کے ان کی اطاعت کی تو اسلام میں آپ کا یہ درجہ ہو گیا کہ حضرت رسولؐ خدا نے اپنے خاندان میں شامل کر کے فرمایا سلمان منا اھل البیت اور فرزند نوح نے خدا و رسولؐ کی مخالفت کی تو اس رشتہ سے الگ کر کے نکال دیا گیا

(مجالس المومنین صفحہ)

پیغمبر اسلام کا فرمان سلمان منا اھل البیت نہ صرف آپ کا دل رکھنے کے لیے وقتی طور پر تھا بلکہ مستقل طور پر اس پر عمل کر کے دکھایا گیا وہ اہلبیتؑ کے ساتھ اسی طرح زندگی گذارتے تھے جس طرح ایک خاندان کے افراد گذارتے ہیں وہ شمع رسالت کے پروانے اور خدمت گار آنحضرتؐ ہونے کے ساتھ اہلبیت کے سچے محب اور آل رسولؐ کے مونس و غم خوار بھی تھے وہ معصومہ عالمیان کے گھر آتے حسنین علیہم السلام کا جھولا جھلاتے سیدہ کی چکی پیستے فرزندان رسولؐ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے بستر بچھاتے ان کی انگلی پکڑ کر بڑے فخر و مباہات کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں لیے پھرتے تھے خاندان اہلبیتؑ کے ساتھ آپ کی یہ محبت آخر دم تک باقی رہی آپ کو عمر بھر اس پر ناز رہا کہ وہ آزاد کردہ رسولؐ ہیں۔

(دینی کہانیاں حصہ ۹)

اسی طرح خاندان اہلبیتؑ کو بھی آپ سے اس قدر محبت و الفت تھی کہ اگر کوئی شخص سلمان فارسی کہدیتا تو بار خاطر ہو جاتا تھا شیخ اجل ابو جعفر طوسی نور اللہ مرقدہ نے کتاب امالی میں منصور بن روح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا میں آپ سے سلمان فارسی کا تذکرہ زیادہ سنتا ہوں اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سلمان فارسی نہ کہو بلکہ سلمان محمدی کہو اور سلمان کا ذکر کثرت سے کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ تین فضیلتیں رکھتے ہیں اول یہ کہ انھوں نے اپنا نفس امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے اختیار میں دے دیا تھا دوسرے یہ کہ وہ مالداروں اور صاحبان دولت و ثروت کے مقابلہ میں فقرا اور مساکین کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور خود کو انھوں نے ان کے سپرد کر دیا تھا تیسرے یہ کہ وہ علم اور علماء سے محبت کرتے تھے سلمان خدا کے صالح بندے تھے اور سچے مسلمان تھے۔ (مجالس المومنین ص۸۵)

ایک دن امام جعفر صادقؑ کے سامنے آپ کا ذکر آگیا کچھ لوگ حضرت جعفر طیار پر سلمانؓ کو ترجیح دینے لگے ابو بصیر بھی موجود تھے۔ انھوں نے کہا بھلا سلمانؓ کو جعفر طیار پر کیسے فضیلت حاصل ہو سکتی ہے وہ پہلے مجوسی تھے پھر مسلمان ہوئے یہ سنتے ہی امامؑ کو غصہ آگیا فرمایا اے ابو بصیر چپ رہو تم اس بات کو نہیں جانتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیشک جعفرؑ کو خدا نے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ وہ ملائکہ کے ساتھ بہشت میں پرواز کرتے ہیں لیکن سلمانؓ بھی وہ شخص ہیں جن کو خدا نے مجوسی ہونے کے باوجود علوی اور فارسی ہونے کے باوجود قریشی بنا دیا ہیں سلمانؓ پر خدا کی رحمت نازل ہو۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱)

فضل بن عیسیٰ الہاشمی سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ کیا سلمان منا اہل البیت رسول خدا کا فرمان ہے؟ آپ نے جواب دیا بیشک! میں نے پوچھا کیا وہ عبد المطلب کی اولاد سے ہیں آپ نے فرمایا سلمان ہم اہلبیتؑ سے ہیں میں نے معلوم کیا کیا اولاد ابی طالبؑ سے ہیں آپ نے پھر فرمایا سلمان ہم اہلبیتؑ سے ہیں میں نے عرض کیا مولا میں سمجھا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عیسیٰ میں خوب سمجھتا ہوں بس وہ ہم اہلبیتؑ سے ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ اللہ نے ہماری طینت کو علیین (بہشت) سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کی طینت کو بھی اسی سے بنایا ہے اور ہمارے دشمنوں کی طینت سجین (وہ مقام جہاں گنہگاروں پر عذاب ہوتا ہے) سے ہے اور ان کے متبعین کی طینت کو بھی اسی سجین سے خلق کیا ہے اور وہ ان سے ہیں پھر فرمایا کہ سلمانؓ لقمانؓ سے بہتر ہیں (نفس الرحمٰن)

عہد نامہ رسول۔ جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ آپ سے آنحضرتؐ کو کمال درجہ محبت تھی اور اس کمال محبت کا اقرار آپ نے اپنے خاندان میں شمولیت کا اعلان فرما کر کیا اور اسی کمال محبت کا یہ اثر تھا کہ آنحضرتؐ نے قبیلہ سلمانؓ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکے لیے ایک خاص عہد نامہ لکھکر آپ کو عطا فرمایا تھا تاکہ وہ اپنے قبیلہ کو دیدیں وہ عہد نامہ یہ ہے۔

کتب رسول اللہ عہد الحی سلمان بگازرون ھذا کتاب من محمد بن عبد اللہ سئلہٗ الفارسی سلمان وصیتہ باخیہ مہاد بن فروخ بن مہیار واقاربہ واھلبیتہم وعقبہم ماتناسلوا من اسلم منھم واقام علی دینہ سلام اللہ احمد اللہ الیکم ان اللہ امرنی ان اقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ اقولھا وامر الناس بھا والامر کلہ للہ خلقھم واماتھم وھو ینشرھم والیہ المصیر ثم ذکر فیہ احترام سلمان الی ان قال وقد رفعت عنھم جز الناصیۃ والجزیۃ والخمس والعشر وسائر المون والکلف فان سئلوکم فاعطوھم وان استغاثوا کم فاغیثوا ھم وان استجاروا بکم فاجیروا ھم وان اساؤا فاغفروا لھم وان اساء الیھم فامنعوا عنھم ولیعطوا من بیت مال المسلمین فی کل سنۃ مائتے حلۃ ومن الاواقی مائۃ فقد استحق سلمان ذالک من رسول اللہ ثم دعا لمن عمل بہ ودعا علی من اذاھم وکتب علی ابن ابی طالب۔

(نفس الرحمٰن)

ایک بار جناب سلمان کو یہ خواہش ہوئی کہ ان کے قبیلہ کے متعلق جو گازرون میں مقیم تھا آنحضرت ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں چنانچہ اس خواہش کو بخوشی منظور کیا گیا اور وہ عہد نامہ اس صورت سے تحریر ہوا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ۔ یہ عہد نامہ محمدؐ بن عبداللہ کی طرف سے اس لیے لکھا گیا ہے کہ ایک روز سلمانؓ نے یہ درخواست کی کہ میرے بھائی مہاد بن فروح بن مہیالو اور دیگر رشتہ داروں کے لیے ایک فرمان بطور سفارش لکھ دیا جائے پس جو شخص ان میں سے اسلام لائے اور اس دین پر قائم رہے اس پر ہمارا سلام ہو میں نے سلمانؓ اور قبیلہ سلمانؓ سے حسب ذیل تکالیف کو اٹھا لیا۔ (۱) موئے پیشانی کا ترشوانا (۲) جزیہ دینا (۳) خمس یا عشرؔ اپنے اموال سے ادا کرنا۔
اے مسلمانو! وہ اگر تم سے کسی چیز کا سوال کریں تو عطا کرو اگر امان چاہیں تو امان دو اگر قصور کریں تو بخش دو، بیت المال سے ہر سال دو سو حلے اور دو سو اوقیہ نقرہ (چاندی) ان کو دیتے رہو کیوں کہ سلمانؓ خدا کی جانب سے ان رعائیتوں کے مستحق ہیں آخر میں اس عہد نامہ پر عمل کرتے والوں کے لیے دعا کی اور خلاف ورزی کرنے والوں پر نفرین۔
ابن شہر آشوب فرماتے ہیں کہ یہ عہد نامہ آج تک اولاد سلمانؓ کے پاس موجود ہے اور اس پر وہ لوگ عمل کرتے ہیں اس عہد نامہ کا تذکرہ درج درر میں بالتفصیل موجود ہے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۰)
علامہ نوری فرماتے ہیں کہ فارس آنحضرت صلعم کے بعد فتح ہوا! اہل ایران آپ کی حیات تک مشرک تھے اور مطیع و فرماں بردار بھی نہیں تھے چونکہ مسلمانوں کا اس وقت تک اس ملک پر تسلط و تصرف بھی نہیں ہوا تھا پھر

عہ عشر نصاب و زکوٰۃ اس غلہ کا جو بارش سے پیدا ہوا ہو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیت المال کہاں تھا؟ لیکن اس کے باوجود بھی آپ نے تحریر فرمایا کہ بیت المال سے دو سو حلے اور دو سو اوقیہ نقرہ ان کو دیتے رہو۔ یہ خط آپ نے اپنے علم کی بنا پر لکھا تھا اس لیے کہ آپ جانتے تھے کہ عنقریب یہ ملک مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ جو آپ کی لائی ہوئی کتاب اور احکام پر عمل کرتے ہوں گے اور نواہی کے پابند ہوں گے یہ عہد نامہ آنحضرتؐ کے معجزات (پیشین گوئی) میں سے ہے آغار بذہ کی ضمیر سلمان کی طرف ہے آپ اکابر فارس سے ہیں۔

تاریخ گزیدہ میں ہم نے اس عہد نامہ کو مزید اضافہ کے ساتھ دیکھا ہے اس عہدنامہ کو امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ نے سفید چرمی ٹکڑے پر تحریر فرمایا اور رسولؐ نے اس پر مہر کی اور وہ عہد نامہ اس طرح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم هذا کتاب من محمد بن عبد اللہ سألہ سلمان وصیۃ باخیہ ماھادین فرخ واھل بیتہ وعقبہ من بعدہ ما تناسلوا من اسلم منھم واقام علی دینہ سلام اللہ احمد اللہ الیک الذی امرنی ان اقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اقولھا وامر الناس بھا وان الخلق خلق اللہ والامر حکم اللہ خلقھم واماتھم وھو ینشرھم والیہ المصیر وان کان کل امر یزول وکل شی یفنی وکل نفس ذائقۃ الموت من امن باللہ ورسولہ کان لہ فی الاخرۃ دعۃ الفائزین ومن اقام علی دینہ ترکناہ فلا اکراہ فی الدین فھذا الکتاب لاھل بیت سلمان ان لھم ذمۃ اللہ وذمتی علی دمائھم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وامو لهم فی الارض التی یقیمون فیها سهلها وجبلها ومرعها وعیونها غیر مظلومین ولا مضیقا علیهم فمن قرئ علیه کتابی هذا من المومنین والمومنات فعلیه ان یحفظهم ویکرمهم ولا یتعرض لهم الا ذی والمکروه ورفعت عنهم جز الناصیة والجزیة والخمس والعشر الی سائر المون والکلف ثم ان سئلوا کم فاعطوهم وان استغاثوا بکم فاغیثوا هم وان استجاروا بکم فاجیروا هم وان اساؤا فاغفروا لهم وان اسئ الیهم فامنعوا عنهم ولهم ان یعطوا من بیت المال فی کل سنة مائة حلة فی شهر رجب ومائة فی الاضحیة فقد استحق سلمان ذالک منا ولان فضل سلمان علی کثیر من المومنین وانزل فی الوحی علی ان الجنة الی سلمان اشوق من سلمان الی الجنة وهو ثقتی وامینی وتقی، نقی وناصح لرسول الله والمومنین وسلمان منا اهل البیت فلا یخالف احد هذه الوصیة الله ورسوله وعلیه لعنة الله الی یوم الدین ومن اکرمهم فقد اکرمنی وله عند الله الثواب ومن اذاهم فقد اذانی وانا خصمه یوم القیامة جزائه نار جهنم وبرئت منه ذمتی والسلام علیکم وکتب علی ابن ابی طالب بامر رسول الله فی رجب تسع من الهجرة سلمان وابو ذر وعمار وبلال والمقداد وجماعة اخری من المومنین انتهی۔

ترجمہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر محمد بن عبداللہ صلعم کی ہے جس کی درخواست سلمان نے اپنے بھائی ماہاد بن فرخ بن مہیار اور اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقارب و اہل بیت اور ان لوگوں کے لیے کی ہے جو ان کی نسل میں ہوں اور اسلام لائیں اور اپنے دین پر قائم رہیں، کی ہے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہوں میں لوگوں کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ تمام مخلوق اللہ کی مخلوق ہے اور تمام امور اللہ کے حکم کے زیر نگیں ہیں جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو مارے گا اور پھر زندہ کرے گا اور اسی کی طرف بازگشت ہوگی اور ہر امر زائل ہو جائے گا (سوائے امر الٰہی کے) اور ہر چیز فنا ہو جائے گی اور ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آئے گا اور آخرت میں راحت و آرام پائے گا اور جو اپنے پرانے دین پر قائم رہے گا تو اس کو ہم نے آخرت کے دن کے لیے چھوڑ دیا ہے وہ خود اس کی سزا پائے گا۔ اس لیے کہ دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے پس یہ تحریر ہے سلمان کے اہلبیت کے لیے وہ چاہے ہموار زمین میں آباد ہوں یا چٹانی علاقوں میں اور چاہے چراگاہوں میں بسے ہوئے ہوں یا چشموں کے کناروں پر ان کے اموال اور ان کی جانیں میری اور خدا کی پناہ میں ہیں ان کے اوپر ظلم نہ کیا جائے اور نہ زمین ان کے لیے تنگ کی جائے پس جو شخص بھی مومنین و مومنات میں سے میری اس تحریر کو پڑھے اس پر لازم ہے کہ ان (قبیلہ سلمان) کی حفاظت اور ان کا اکرام کرے اور ان کو اذیت و تکلیف نہ ہونے دے اور میں نے ان سے موئے پیشانی کا ترشوانا اور جزیہ اٹھا لیا ہے اور خمس و عشر اور تمام ٹیکس معاف کر دیے ہیں اگر یہ لوگ تم سے کچھ مانگیں تو اے مسلمانو! تم ان کو دو اور اگر وہ مدد چاہیں تو ان کی مدد کرو اور اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پناہ چاہیں تو ان کو پناہ دو اگر کوئی خطا کریں تو بخش دو اور اگر کوئی ان پر حملہ کرے تو اس کو رد کرو اور مسلمانوں کے بیت المال سے ہر سال ان کو سو تھان کپڑے کے ماہ رجب میں اور سو ماہ ذی الحجہ میں دو کیونکہ سلمانؓ ہماری طرف سے ان رعایتوں کے مستحق ہیں اور سلمان کے فضائل دوسرے مومنین کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہیں مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ جنت سلمان کی مشتاق ہے وہ میرے معتمد اور امین ہیں وہ پاک و پاکیزہ اور متقی و پرہیزگار ہیں وہ اللہ کے رسولؐ اور مومنین کے خیر خواہ ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں پس جو شخص اس وصیت نامہ خدا اور رسولؐ کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن خدا کی لعنت کا مستحق ہوگا اور جس شخص نے ان لوگوں کی عزت کی اس نے میری عزت کی اور وہ اللہ کی طرف سے ثواب کا مستحق ہوگا اور جس شخص نے ان کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی قیامت کے دن میں اس شخص کا دشمن ہوں گا اور اس شخص کی جزا آتش جہنم ہوگی پس میں اپنے عہد سے بری ہو گیا۔ والسلام علیکم۔

اس عہد نامہ کو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بحکم رسول ص خدا ماہ رجب ۹ھ میں سلمانؓ، ابوذرؓ، عمارؓ، بلالؓ، مقدادؓ اور ان کے علاوہ دوسرے مومنین کی موجودگی میں تحریر فرمایا۔ (تاریخ گزیدہ ص ۲۲۷)

سلمان منا اھل البیتؑ سے ان کی عصمت و طہارت پر استدلال

علامہ شیخ الموحدین محی الدین محمد العربی نے حدیث سلمان منا الخ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سلمان محمدی کی عصمت و طہارت پر استدلال کیا ہے اور کتاب فتوحات میں ایک مقام پر فرمایا ہے کہ چونکہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد خالص تھے اور اللہ نے آپ اور آپ کے اہل بیت کو ایسا پاک کیا جیسا کہ پاکیزگی کا حق تھا اور ان سے ہر برائی کو دور کیا پس ان اہلبیتؑ کی طرف پاک و پاکیزہ چیز ہی منسوب کی جا سکتی ہے اور ایسا ہونا بھی ضروری تھا اس لیے کہ جو چیز بھی ان کی طرف منسوب ہوگی اگر عیب دار ہوگی تو وہ ان کے لیے باعث نقص و عیب ہوگی اس لیے اہل بیتؑ اپنی طرف ایسی ہی چیز کو منسوب کر سکتے ہیں جس کے بارے میں حکم طہارت و تقدیس ہو پس یہ نبی صلعم کی طرف سے سلمان کے لیے ان کی طہارت و حفاظت الہٰی اور عصمت پر شہادت و گواہی ہے اس لیے کہ آپ نے ان کے لیے فرمایا ہے، سلمان منا اھل البیت اور اللہ نے اہل بیت کی طہارت اور ان سے ہر طرح کی نجاست دور ہونے پر شہادت دی ہے اس لیے اہل بیت کی طرف مطہر و مقدس چیز ہی منسوب ہو سکتی ہے جب جناب سلمان فارسی کا یہ حال ہے تو تمہارا اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا خیال ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ وہ کہیں بہتر و افضل ہیں)۔

(مجالس المومنین صفحہ ۲۸۷)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمانؓ محمدی آیات قرآنی کی روشنی میں

وہ آیات جو حضرت سلمان محمدیؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں یا جن سے آپ کی مدح و ثنا کا اظہار ہوتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہٗ ولا تعد عینٰک عنھم ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہٗ عن ذکرنا واتبع ھوٰہ وکان امرہٗ فرطا

(الکھف ع ۱۶)

ترجمہ: اے رسولؐ جو لوگ اپنے پروردگار کو صبح سویرے اور شام کے وقت یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں ان کے ساتھ تم خود بھی اپنے نفس پر صبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرلو کہ تم دنیا میں زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا۔

اصحاب رسولؐ اکثر پریشان ہی رہا کرتے تھے حضرت سلمانؓ جو بڑے معزز اور مقرب بارگاہ صحابی تھے ان کے پاس ایک اونی چادر تھی اسی سے سب کام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیتے ضرورت کے وقت اسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اسی کو اوڑھ بھی لیتے ایک دن یہی چادر اوڑھے ہوئے آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے گرمی کے دن تھے پسینہ سے چادر تر تھی ایک یہودی عینیہ بن حصین آپ سے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمان کی چادر کی بُو بری معلوم ہوئی بیساختہ بول اُٹھا کہ جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجئے اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(حاشیہ ترجمہ قرآن مجید حافظ فرمان علی)

(۲) وبشر المخبتین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم والصابرین علی ما اصابھم والمقیمی الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون

ترجمہ۔ اے رسول گڑگڑانے والے بندوں کو بہشت کی خوشخبری دیدو یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں (سورہ الحج ع ۱۲)

اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز آئمہؑ اور مخصوص چند لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسی وجہ سے ایک حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد علیؑ و سلمانؓ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(حاشیہ و ترجمہ قرآن مجید مولانا فرمان علی اللہ مقامہ)

(۳) والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا وانابوا الی اللہ لھما لبشریٰ فبشر الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہٗ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولئک الذین ھدا ھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب (سورۃ الزمر ع ۲)

ترجمہ۔ اور جو لوگ بتوں کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی طرف رجوع کی ان کے لیے جنت کی خوش خبری ہے اے رسولؐ تم میرے خاص بندوں کو خوشخبری دیدو جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں۔ اور پھر اس میں سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کو خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔

ابن جریر اور ابن حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ آئتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئیں زیدؓ بن عمرو بن نفیل، ابوذر غفاریؓ اور سلمانؓ فارسیؓ اور ابن مردویہ نے اس روایت میں زید بن عمر کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے کیونکہ یہ حضرات حضرت رسول خدا کی بعثت کے قبل بھی لا الہ الا اللہ کے مقر اور بتوں کے پوجنے سے متنفر تھے۔

(تفسیر در منثور ج ۵ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ مصر)

لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب الرحیم (سورۃ الحجرات ع ۱۴)

ترجمہ۔ اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے نفرت کرو گے اور خدا سے ڈرو بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ایک دفعہ سفر میں حضرت رسول خدا کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمانؓ وغیرہ کی غیبت کی اس کے بعد کھانے کے وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی آدمی کو حضرتؐ کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا وہ دونوں تو گوشت سے تو پیٹ بھر چکے ہیں اب سالن کیا ہوگا اس نے جا کر ان دونوں سے بیان کیا تو ان کو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرتؐ کے پاس پہونچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے ایک عرصہ سے گوشت دیکھا تک نہیں کھانا کیسا آپ نے فرمایا ابھی تک تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کر کے اس کا گوشت نہیں کھایا، اس پر یہ لوگ شرمائے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر درمنثور جلد ۶ ص ۹۵)

(۵) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

ترجمہ۔ وقت عصر کی قسم کہ تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ (پارہ عم ۳۰)

ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سورہ میں انسان سے مراد ابو جہل ہے اور الذین آمنوا سے حضرت علیؑ اور سلمانؓ مراد ہیں (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۳۹۲)

(۶) قولہ تعالیٰ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار الآیہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ لوگ نقبا، و انصار ابوذرؓ، مقدادؓ، سلمانؓ اور عمارؓ یاسر ہیں جو ایمان لائے اور تصدیق رسالت کی اور علیؑ کی ولایت پر ثابت قدم رہے۔ (نفس الرحمٰن)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٧) ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم جنات الفردوس نزلا (سورۃ کہف)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے، ان کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے۔

ابوبصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت ابوذرؓ، مقدادؓ، سلمانؓ فارسی اور عمار یاسرؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ خدا نے ان لوگوں کے لئے جنت الفردوس کو منزل و ماوٰی قرار دیا ہے۔

(٨) اصول کافی میں قول وھدوا الی الطیب من القول وھدوا الی صراط الحمید کے بارے میں عبداللہ بن کثیر نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ حمزہؓ، جعفر طیارؓ، عبیدہؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور عمارؓ ہیں جنہوں نے امیرالمومنین کی طرف ہدایت پائی اس لئے کہ صراط حمید علی ابن ابیطالبؑ ہیں۔ جمع کی ضمیر ان اکابرین کے لئے آئی ہے اور طیب من القول سے مراد توحید و اخلاص ہے اور تفسیر قمی میں ہے کہ عبیدہ سے مراد عبیدہ بن الحرث بن المطلب الشہید ہیں جنہوں نے بدر کبریٰ میں شہادت پائی جب ان کو آنحضرت کی خدمت میں لائے۔ تو آپ نے ان کو دیکھا تو عبیدہ نے پوچھا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں شہید ہیں ہوں، تو آپ نے فرمایا: انت اول شھید من اھل بیتی۔ تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے شہید ہو۔

(٩) والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی محمد (سورہ محمدؐ) وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام بجا لائے اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا۔

تفسیر قمی میں اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بما نزل علی محمد سے مراد علیؑ ہیں یعنی جو کچھ علیؑ کے حق میں نازل ہوا، یہ آیت سلمان، ابوذر، عمار اور مقداد کی شان میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے عہد کو نہیں توڑا اور ولایت امیر المومنین پر قائم رہے۔

(۱۰) ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا وکان اللہ علیما۔

ترجمہ اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو ایسے لوگ ان مقبول لوگوں کے ساتھ ہوں گے، جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین اور صالحین وہ ایک دوسرے کے اچھے ساتھی ہوں گے، اور اللہ بڑا واقف کار ہے۔ (قرآن کریم)

تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں نبیین سے مراد حضرت محمد مصطفٰےؐ اور صدیقین سے علی ابن ابیطالبؑ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے تصدیق رسالت کی، اور شہداء سے مراد علی ابن ابیطالبؑ و جعفر طیار حمزہ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں جو شہیدوں کے سردار ہیں والصالحین سے مراد سلمانؓ، ابوذرؓ و صہیبؓ رومیؓ و بلالؓ حبشیؓ اور جناب عمار یاسرؓ ہیں اور حسن اولئک رفیقا کے معنی یہ ہیں کہ جنت میں یہ لوگ ساتھ ہوں گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کان اللہ علیھا یعنی خدا منزل علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو جانتا ہے۔
(تفسیر قمی)

(۱۱) اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا (الآیۃ)

ترجمہ:۔ یعنی جب منافقین سلمانؓ و ابوذرؓ، مقدادؓ و عمارؓ وغیرہ سے ملتے تھے، تو ان سے کہتے تھے۔ آمنا ہم ایمان لے آئے (سورہ بقر تفسیر قمی)

(۱۲) انھم یقولون انما یعلمہٗ بشر لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وھذا لسان عربی مبین

ترجمہ:۔ وہ لوگ (کفار) کہتے ہیں کہ سکھاتا ہے اس (رسولؐ) کو ایک شخص (سلمان) درآنحالیکہ جس شخص (سلمان) کی طرف وہ اپنے کفر کی وجہ سے نسبت دیتے ہیں، اس کی زبان عجمی (فارسی) ہے اور اس قرآن کی زبان بالکل عربی ہے۔ پس کسطرح ان کا قول درست ہو سکتا ہے۔

طبرسیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ضحاک نے روایت کی ہے کہ مراد ان کی سلمان فارسی سے ہے، وہ مشرکین سے کہتے تھے کہ قصص کی تعلیم رسول خدا کو معاذ اللہ سلمانؓ نے دی ہے۔ امام رازی اور دوسرے مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ جناب سلمانؓ بعثت سے پہلے مکہ آگئے تھے، اسی وجہ سے کفار آنحضرتؐ پر اتہام لگاتے تھے، کہ جو کچھ جو بھی آپ ماضی کی خبریں اور کلام الٰہی سناتے ہیں، وہ سلمان سے سیکھتے ہیں۔ پس خدا نے اس کی رد اس قول سے کی ہے: لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی و ھذا لسان عربی مبین۔

(۱۳) والذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم (الآیۃ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے قول باری تعٰ
کے بارے میں شیخ جلیل علی ابراہیم قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد
امیرالمومنین علی ابن ابیطالبؑ، سلمانؓ اور ابوذرؓ ہیں جن کو نکالا گیا اور عمارؓ
وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں اذیت دی گئی۔

(۱۴) (ل) قل من کان عدوًا لجبریل فانہ نزلہٗ علیٰ قلبک باذن اللہ
مصدقًا لما بین یدیہ وھدی وبشریٰ للمومنین

(ب) من کان عدوًا اللہ وملائکتہٖ ورسلہٖ وجبریل
میکائیل فان اللہ عدوٌ للکافرین۔

ایک دن حضرت سلمانؓ خدمت آنحضرتؐ میں حاضر تھے کہ ایک یہودی
وہاں آیا اور باتوں باتوں میں بگڑ کر کہنے لگا کہ ملائکہ میں جبرائیل ہمارا دشمن
ہے۔ جناب سلمانؓ نے کہا جو جبرائیل کا دشمن ہے وہ میکائیل کا دشمن ہے اور
جو ان دونوں کا دشمن ہے، وہ خدا کا دشمن ہے۔ خدا نے اس قول کی تصدیق
میں یہ دونوں آیتیں نازل فرمائیں۔ جب آنحضرتؐ پر یہ دونوں آیتیں
نازل ہوئیں، تو جناب سلمانؓ سے فرمایا۔ اے سلمان، خدا نے تمہارے
قول کی تصدیق کی اور تمہاری رائے کو صائب قرار دیا۔

(تفسیر امام حسن عسکریؑ برحاشیہ تفسیر قمی صفحہ ۱۹۰)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علمی مرکزیت

نخل بحرِ علم و کانِ احسان
چراغ محفلِ اصحاب، سلمانؓ

" حضرت سلمان محمدی علم اوّلین و آخرین کے امین تھے۔ آپ کی کوششوں سے حدیث کا کافی حصہ اشاعت پذیر ہوا حضرت معاذ بن جبل جو خود بھی بڑے عالم اور صاحب کمال صحابی تھے ان کے علم کے معترف تھے چنانچہ ایک مرتبہ اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ چار آدمیوں سے علم حاصل کرنا ان میں ایک سلمانؓ کا نام بھی تھا۔"

(طبقات ابن سعد قسم اول ۱۷ اہل کتاب صحابہ و تابعین)

مصنف اہل کتاب صحابہ و تابعین نے اس بات کا اعتراف بھی کر لیا ہے کہ حدیث کا کافی حصہ آپ کی کوششوں سے اشاعت پذیر ہوا وہ آپ کے کمال علمی کے بھی معترف ہیں اور اس کا بھی انھیں اقرار ہے کہ بارگاہ نبوی میں آپ سے زیادہ کسی کو تقرب حاصل نہیں تھا چنانچہ ام المومنین جناب عائشہ والی روایت کو نقل بھی فرمایا ہے جس میں وہ کہتی ہیں کہ سلمانؓ فارسی کی شب کی تنہائی کی صحبت آنحضرتؐ کے پاس اتنی لمبی ہوتی تھی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم لوگ (ازواج) کو خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں ہماری باری کی رات بھی اسی نشست میں نہ گذر جائے۔ (اہل کتاب صحابہ وتابعین حالات سلمان)

لیکن اس کے بعد بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جناب سلمانؓ کی مرویات کی تعداد ساٹھ سے متجاوز نہ ہوئی اسی کو کہتے ہیں دروغ گو را حافظہ نباشد

جناب سلمان فارسی نہ صرف قرآن مجید بلکہ تمام آسمانی کتب کا علم رکھتے تھے چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سلمان دو کتابوں کے عالم تھے کلام اللہ (قرآن مجید) اور انجیل کے۔ انھوں نے مذہب عیسوی کے مسائل محض پادری کی زبانی نہیں سنے تھے بلکہ خود انجیل کا مطالعہ کیا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میں نے توراۃ میں دیکھا ہے کہ کھانے کے بعد وضو کرنے سے برکت ہوتی ہے۔ (مسند ج ۵ ص ۴۴۱ اہل کتاب صحابہ وتابعین ص ۵۰)

کعب الاخبار کہتے ہیں کہ سلمانؓ علم وحکمت سے بھرے ہوئے تھے۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۲)

آپ نہایت معتبر ومعتمد اور موثق صحابی تھے یہی وجہ ہے کہ ایک نہیں سیکڑوں احادیث کتب شیعہ میں آپ سے نقل کی گئی ہیں زمرہ صحابہ میں کوئی ایک صحابی بھی اس مرتبہ پر فائز نہ تھا جس پر جناب سلمانؓ تھے آنحضرتؐ اور آئمہ طاہرین کے بیشمار ارشادات ہیں جن میں آپ کے علمی کمالات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آنحضرتؐ کی مشہور ومعروف حدیث ہے کہ سلمان علم کا وہ دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا اور وہ خزانہ ہیں جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ آپ کو علم اولین و آخرین حاصل ہے وہ ایسے دریا ہیں جو خشک نہیں ہوتا وہ ہم اہلبیت سے ہیں۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۱۴۴)

کسی شخص نے امیر المومنینؑ سے آپ کے فضائل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس کامل الایمان کا کیا کہنا اس کی طینت ہماری طینت سے ہے اور اس کی روح ہماری روح سے ہے خدا نے اس کو اول و آخر اور ظاہر و باطن کے علم سے مخصوص فرمایا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سلمان لقمان سے بہتر ہیں۔ (حیات القلوب ج ۲ صفحہ ۶۱۱)

مشارق الانوار میں یہ حدیث مرسل بیان کی گئی ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کی معرفت سلمان کو حاصل ہے امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جابر کو کہتے سنا کہ پیغمبر خدا سے سلمانؓ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا سلمانؓ علم کا وہ دریا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا سلمانؓ مخصوص ہے علم اول و آخر کے لئے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا اور جس نے سلمان کو دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔

ابوالبختری سے مروی ہے کہ سلمان کے بارے میں امیر المومنینؑ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ عالم علم اول و آخر ہے وہ ایسا دریا ہے جو خشک نہیں ہوتا آپ ہی کا ارشاد ہے سلمان معرفت الٰہی کا دروازہ ہے جس نے اس کا اقرار کیا وہ مومن ہے اور جس نے اس سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمان ہم اہل بیت سے ہے۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک محدّث ہوتا ہے میری امت میں سلمانؓ محدّث ہے۔ لوگوں نے پوچھا محدّث کے کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ واقف ہے ہر اس چیز سے جو دوسرے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہے درآنحالیکہ اس چیز کی ان کو ضرورت ہے جب آپ سے پوچھا گیا کہ سلمانؓ کس طرح واقف ہوئے؟ تو آپ نے فرمایا اس نے میرے اس علم سے حاصل کیا جو میرے سینہ میں ہے ہر اس چیز کے بارے میں جو ہو چکی اور ہر اس چیز کے بارے میں جو ہونے والی ہے (نفس الرحمٰن)

حضرت جعفر صادق سے سوال کیا گیا کہ وہ چار شخص کون ہیں جن کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جنت ان کی مشتاق ہے فرمایا سلمانؓ ابوذرؓ مقدادؓ اور عمارؓ راوی نے پوچھا ان میں کون سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا سلمانؓ! پس تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر فرمایا کہ سلمانؓ کے پاس وہ علم ہے کہ اگر ابوذر کو معلوم ہو جائے تو وہ کافر ہو جائیں۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۵۹۹)

آنحضرتؐ نے سلمانؓ سے فرمایا اگر تمہارا علم مقدادؓ کی طرف پلٹا دیا جائے تو وہ کافر ہو جائے (حیات القلوب ج ۲ حالات سلمان)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ لوعلم ابو ذر ما فی قلب سلمان تقتلہ اگر ابوذرؓ کو وہ علم حاصل ہو جائے جو قلب سلمانؓ میں ہے تو وہ ان کو قتل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر ڈالیں۔ (نفس الرحمٰن)

شیخ کشیؒ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ سلمان متوسمین میں سے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سلمانؓ کنز اسرار الٰہی ہے۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۶۰۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سلمانؓ علم کا وہ دریا ہیں جس کی انتہا نہیں ان کے علم کا حال یہ ہے کہ ایک دن ایک مجمع کی طرف سے ہو کر گزرے دیکھا ایک شخص کھڑا ہوا کچھ بیان کر رہا ہے انھوں نے قریب جا کر اس سے کہا اے بندہ خدا جو کچھ تو نے کل رات اپنے گھر میں کیا ہے اس کے لیے خدا سے توبہ کر یہ کہکر سلمان تو آگے بڑھ گئے لوگوں نے اس شخص سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ سلمانؓ نے تجھے بدی کی طرف نسبت دی اور تو نے زبان سے کچھ نہ کہا اس نے جواب دیا بخدا سلمانؓ نے مجھے اس بات کی خبر دی ہے جس کو میرے اور خدا کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ مرد حضرت ابو بکرؓ بن ابی قحافہ تھے امام جعفر صادقؑ نے یہ بھی فرمایا کہ سلمانؓ اسم اعظم جانتے تھے۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۰۹)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن طالبؑ محدث تھے اور سلمانؓ بھی محدث تھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سلمان محدث تھے اپنے امام سے جو کہ اپنے رب سے یعنی امام ان سے حدیث بیان کرتے تھے اور اپنے اسرار ان کو تعلیم فرماتے تھے۔

(رجال کشی ص ۹۵)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لیے کہ سوائے حجت خدا کسی دوسرے کی طرف اللہ کی جانب سے حدیث نہیں پہونچتی۔ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے اللہ کے کلام نہ کرنے کی نفی سے مراد یہ ہو کہ بواسطہ ملک سلمانؓ ان باتیں کرتے ہوں جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق آل محمدؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ سے سلمان کے محدث ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ملک کان میں بات کرتا تھا اور حدیث معتبر میں ہے ایک فرشتہ بزرگ گفتگو کرتا تھا۔ راوی نے کہا کہ جب سلمان کی یہ صفت ہے تو امیرالمومنینؑ کی صفات کیا ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنی حدود میں رہو اور ان باتوں کو معلوم نہ کرو جو تمھاری عقل و فہم سے بالاتر ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ فرشتہ دل پر نقش کر دیتا تھا۔

(حیات القلوب ج ۲ صفحہ ۶۵)

افسوس ہے کہ صحابہ پرست پارٹی نے اس مقدس صحابی سے محض اس بنا پر روایات نقل نہیں کیں کہ وہ محب اہلبیتؑ تھے ان حضرات کو آپ سے کوئی محبت و الفت بھی نہیں ہے وہ لوگ اپنے اصحاب کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے جن کو صحابیت سے دور کا بھی لگاؤ نہیں تھا اور سلمانؓ جیسے کامل الایمان مخزن علم و فضل صحابی کا نام بھول کر بھی ان کی زبان پر نہیں آتا حالانکہ وہ صحابیت کی صف اوّل کے صدر میں جگہ پانے والے ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ ارباب علم کے بڑے قدردان تھے جب کوئی رقم ہاتھ آجاتی تو حدیث نبوی کے شائقین کو بلا کر کھلا دیتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جزد ۴ ص۶۴)

ابوسعید خدری، ابوالطفیل، ابن عباس، اوس بن مالک اور ابن عجرہ وغیرہ آپ کے زمرہ تلامذہ میں ہیں

(اہل کتاب صحابہ و تابعین)

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیعت حضرت ابوبکرؓ سے انحراف

جناب سلمان محمدی کی نظر میں علاوہ علی بن ابیطالبؑ کے کسی اور شخص میں وصی رسولؐ بننے کی صلاحیت نہ تھی وہ مسلمانوں کی بھلائی اسی میں سمجھتے تھے کہ آنحضرتؐ کے بعد ان کے جانشین علی ابن ابیطالبؑ ہوں چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے۔

ایانا بعنا النبی علی الصلح المسلمین والائتمام بعلی بن ابی طالب۔

میں نے رسولؐ کی بیعت اس بات پر کی تھی کہ مسلمانوں کی بھلائی کروں گا اور حضرت علی علیہ السلام کو اپنا امام سمجھوں گا۔

آپ نے ہر امر میں امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ کی پیروی کرنا اور ہر حالت میں آپ سے مخصوص رہنا اپنا شعار بنا لیا تھا اور یہ محبت نہ صرف اپنی ذات تک محدود تھی بلکہ دوسروں کو بھی برابر آپ کی پیروی و اتباع کا حکم دیتے تھے۔

ایک دن ایک مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ادھر سے گذر ہوا، آپ نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا یاایھا الناس تم اٹھ کر اس شخص (علیؑ) کا دامن کیوں نہیں پکڑتے اور اپنی مشکلوں کو حل کیوں نہیں کرتے۔ بخدا اس کے علاوہ اور کوئی تم کو حقائق قرآن و حدیث سے باخبر نہیں کر سکتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ تمام روئے زمین کا حال جانتے ہیں۔ زمین انہی کی وجہ سے ساکن ہے اگر ان کا وجود نہ ہوتا تو علم کی روشنی معدوم ہو جاتی۔ یہی سرچشمۂ ہدایت اور بحرِ کرامت ہیں۔

سید عارف میر مخدوم نے اپنے بعض رسائل میں امیر المومنینؑ سے محبت سلمانؓ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سلمانؓ نے ظاہر و باطن میں ہرگز میری مخالفت نہیں کی جو کچھ میں نے پسند کیا، وہی سلمانؓ نے پسند کیا۔ (مجالس المومنین ص۸۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سلمانؓ نے اپنا نفس امیر المومنینؑ کے حوالے کر دیا تھا۔

اس راہ محبت و مودت میں آپ کو سخت سے سخت اذیتیں اٹھانا پڑیں لیکن ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ وفاتِ پیغمبر اسلامؐ کے بعد بیعت حضرت ابوبکر کے لئے آپ کو مجبور کیا گیا اور اس قدر مارا گیا کہ آپ کی گردن ٹیڑھی ہو گئی جو آپ کی وفات تک ویسی ہی رہی

کتاب کامل بہائی میں ہے کہ جب جناب سلمانؓ نے آل پیغمبرؐ کی پیروی میں خلیفۂ اول کی بیعت سے انکار کر دیا تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ بنی ہاشم نے تو اس وجہ سے بیعت نہیں کی کہ وہ لوگ اپنے آپ کو ہم لوگوں سے افضل کہتے ہیں مگر تم کو کیا ہوا کہ بیعت سے انکار کرتے ہو جناب سلمانؓ نے جواب دیا: انا شیعۃ لھم فی الدنیا والآخرۃ اتخلف بتخلفھم وابایع ببیعتھم۔ میں ان حضرات کا شیعہ ہوں دنیا میں بھی اور آخرت

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں بھی یہ حضرات بیعت سے مخالفت کریں گے تو میں بھی کروں گا۔ اور یہ حضرات بیعت کریں گے تو میں بھی بیعت کروں گا۔

علامہ ابو محمد عبداللہ ابن مسلم ابن قتیبہ متوفی ۲۷۰ھ نے جو مشاہیر علماء مخالفین میں سے ہیں۔ کہا ہے کہ اٹھارہ صحابہ رافضی تھے جن میں ایک سلمانؓ بھی تھے۔ (مجالس المومنین ص۸۸)

آپ ایسے پُرخلوص و پُرجوش شیعہ تھے کہ جب بارہ اصحاب پیغمبرؐ نے یہ طے کیا کہ حضرت ابوبکر کو منبر سے اتار لیں تو ان میں سلمانؓ بھی تھے۔ ابان ابن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا اصحاب پیغمبر میں سے کسی نے ابوبکر کے پیغمبر اسلام کی جگہ پہ بیٹھ جانے کو ناپسند بھی کیا حضرت نے فرمایا ہاں بارہ افراد نے اسے ناپسند کیا۔ ان میں مہاجرین کے حسب ذیل افراد تھے: مقداد بن اسود، ابوذر غفاریؓ سلمان فارسیؓ، بریدہ اسلمی، خالد بن سعید، عمار یاسر اور انصار سے حسب ذیل افراد نے اسے ناپسند نظروں سے دیکھا: ابوالہیثم بن تیہان عثمان بن حنیف سہیل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو ایوب انصاری رض ان لوگوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ جب حضرت ابوبکر منبر رسولؐ پر آکر بیٹھیں تو انہیں منبر سے نیچے اتار لیا جائے۔ بعض نے کہا یہ اس وقت نہ کرنا چاہیئے۔ جب تک امیرالمومنینؑ سے مشورہ نہ کر لیا جائے۔ یہ سب لوگ ایک ساتھ حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے، اور عرض کیا کہ اے مولا، آپ نے اپنا حق چھوڑ دیا، اور اپنے دست تصرف کو خلافت سے علیحدہ کر لیا حالانکہ پیغمبرؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ مع الحق والحق مع علیؑ یمیل کیف ما مال
علیؑ حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ حق ادھر مڑتا ہے جدھر علیؑ مڑتے
ہیں اے آقا ہم لوگ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو منبر رسولؐ سے
نیچے اتار لیں ہم اس وقت اس کے متعلق آپ سے مشورہ کرنے آئے ہیں۔ حضرت
نے فرمایا خدا کی قسم اگر تم لوگ ایسا کروگے تو یہ لوگ تلوار کھینچے ہوئے میرے
پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ چل کر حضرت ابوبکر کی بیعت کیجیے ورنہ ہم
آپ کو قتل کر دیں گے اور جب لوگ یہ کریں گے تو مجھے ان کو دور کرنا ضروری
ہوگا حالانکہ پیغمبر نے مجھ سے فرمایا ہے کہ یہ امت میرے بعد تم سے غداری
کرے گی اور میرے عہد و پیمان کو توڑ دے گی اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی
نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ و ہارونؑ
کو چھوڑ دیا تھا اور گئوسالہ کی پرستش کرنے لگے تھے اسی طرح یہ امت تم کو چھوڑ
دے گی اور کسی دوسرے کو خلافت کے لیے چن لے گی میں نے عرض کیا اے خدا
کے رسول میں ان لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کروں حضرت نے فرمایا اگر ناصر و
مددگار پانا تو جنگ کرنا اور اگر ناصر و یاور نہ پانا تو میرے پاس آنے کے
وقت تک صبر کرنا۔ (مجالس المومنین ص۸۰)

صاحب ناسخ التواریخ جلد ۲ ص۲۵ پر حالات سقیفہ میں تحریر کرتے ہیں
کہ جناب سلمان فارسی سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت حضرت ابوبکر کے وقت
موجود تھے چونکہ انھیں یہ بیعت ناگوار و ناپسند تھی اس لیے انھوں نے اپنی
مادری زبان میں کہا کہ "کردید و نکردید" تم نے بیعت کی اور نہیں کی جناب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمانؓ نے ان کلمات سے اس امر کی طرف کنایہ تھا کہ اے مہاجرین وانصار بیعت کرنا درست تھا لیکن علی ابن ابی طالبؑ کی بیعت کرنا چاہیئے تھا مگر تم نے ان سے بیعت نہیں کی گویا تمھاری یہ بیعت بیعت ہی نہیں ہے اسی مطلب کو جناب سلمانؓ نے عربی میں کہا اصبتم الخیر ولکن اخطاتم المعدن بیعت کرکے تم نے نیکی پائی لیکن معدن (علیؑ ابن ابی طالب) کی بیعت ترک کرکے تم نے غلطی کی ہے اس موقع پر جناب سلمان فارسیؓ کے اس قول کو بھی نقل کیا ہے اصبتم ذالسن منکم واخطاتم اہلبیت نبیکم مالو جعلتموا ھافیھم ما اختلف منکم اثنان ولا کلتموھا رغداً بیعت کرکے سن (بوڑھے) آدمی کو تم نے پا لیا لیکن اہلبیت نبیؐ کی بیعت نہ کرکے تم نے غلطی کی ہے اگر تم خلافت کو اہلبیت نبیؐ میں قرار دیتے اور ان کی بیعت کر لیتے تو تم میں سے دو آدمی بھی آپس میں اختلاف نہ کرتے اور تم لوگ خوشی اور فراخ دلی کے ساتھ دنیا میں کھاتے پیتے جناب سلمان فارسی کے پہلے قول کو علامہ ابن ابی الحدید معتزلی نے بھی شرح نہج البلاغہ میں نقل کیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ یہ بارہ افراد منبر رسول کو گھیر کر بیٹھے جب خالد بن سعید احتجاج کر چکے تو جناب سلمان محمدی کھڑے ہوئے اور کہا کہ کردید ونکردید تم نے کیا اور نہ کیا یہ کہکر بیعت سے انکار کر دیا بس یہ سننا تھا کہ ان کی گردن مروڑ دی گئی جناب سلمان محمدی نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ موت جسے تم نہیں جانتے ہو کب آئے گی جب آ جائے گی تو کس کے پاس جاکر پناہ لوگے وہ شخص جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے رسولؐ سے تم سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ قریبی قرابت رکھتا ہے تاویل کتاب وسنت نبی کو تم سے زیادہ جانتا ہے اس سے مقدم ہونے کے بارے میں تمہارے پاس کیا جواب ہے جس کو اللہ کے رسولؐ نے اپنی حیات میں مقدم کیا ہے اور وفات کے وقت تم کو اس کے حقوق کی مراعات کرنے کی وصیت کی ہے۔ لیکن تم نے اس کے بارے میں حضرت کے قول کو ترک کر دیا وصیت کو بھلا دیا حضرت سے جو وعدہ کیا تھا اس کی مخالفت کی عہد کو توڑا تم لوگوں کو اسامہ بن زید کے علم کے ساتھ ہو جانے کے لیے حضرت نے جو گرہ باندھی تھی اس کے بعد جس طرح کے امور تم لوگ بجا لاتے ہو اس سے ڈرتے رہو حضرت کی مخالفت میں جن بڑے اور عظیم امور کو تم بجا لائے ہو ان سے بچو! حضرت نے امت کو ان پر متنبہ کرنے کے لیے جو گرہ باندھی تھی تم نے اس کو کھول دیا اے ابوبکر عنقریب تمہارے ہاتھوں نے جو کچھ کمایا ہے اسے اٹھا کر لے جاؤ گے کاش تم جلدی حق کی طرف پلٹ جاتے اور اپنے کیے کی تلافی کرتے تو یہ اس دن تمہاری نجات کا سبب بن جاتی جب تم قبر کے گڑھے میں تنہا رہو گے اور تمہارے مددگار تم کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اس لیے یہ سب کچھ اسی طرح تم نے بھی سنا ہے جس طرح ہم نے سنا ہے تم نے بھی دیکھا ہے جس طرح ہم نے دیکھا ہے لیکن پھر بھی تم نے خلافت کو اپنے ہاتھ میں لینے سے انکار نہیں کیا جس کو اختیار کرنے کی تمہارے پاس کوئی دلیل و عذر نہیں ہے اس لیے تم خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، کان کھول کر سن لو جو خدا سے ڈرا اس نے حجت تمام کر دی تمام عذر دور کر دئے اور تم ان لوگوں میں ہو جاؤ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو پشت پھیر لیتے ہیں اور تکبر اختیار کر لیتے ہیں۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ یہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ جب چھ مہاجرین خالد بن سعید، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود، عمار یاسر، بریدہ اسلمی اور چھ انصار ابوالہیثم بن تیہان، سہیل اور عثمان فرزندان حنیف، خزیمہ بن ثابت، ذوالشہادتین، ابی بن کعب، ابوایوب انصاری جمعہ کے دن منبر رسول کو گھیر کر بیٹھے اور حضرت علیؑ کے حق خلافت کو چھین لینے کے خلاف احتجاج کیا تو حضرت ابوبکر سے جواب نہ بن پڑا اور کہنے لگے ولیتکم ولست بخیرکم اقیلونی اقیلونی میں تمہارا خلیفہ تو ہو گیا ہوں لیکن میں تم میں کا بہتر آدمی نہیں ہوں مجھے چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو اور اس کے بعد ذمہ داران خلافت تین دن تک گھر میں بیٹھے رہے اور باہر ہی نہیں نکلے چوتھے دن خالد بن ولید ہزار آدمیوں کے ساتھ سالم غلام حذیفہ ہزار آدمیوں کے ساتھ اور معاذ بن جبل ہزار آدمیوں کے ساتھ برہنہ تلواریں لیے مدینہ میں آئے اور ایک ایک کر کے اور آدمی جمع ہونے لگے یہاں تک کہ چار ہزار ہو گئے۔ برہنہ تلواریں لیے باہر آئے آگے آگے حضرت عمر تھے یہ سب مسجد نبوی میں آئے اور کہہ رہے تھے کہ اے اصحاب علیؑ تم نے جو گفتگو چند روز قبل کی تھی اگر اب کرو گے تو سر تن سے جدا کر دیں گے یہ سن کر جناب خالد بن سعید نے کہا صہاک حبشیہ کے بیٹے تو مجھے اپنی تلواروں سے ڈراتا ہے چونکہ حجت خدا ہمارے ساتھ ہے ہماری تلواریں تمہاری تلواروں سے زیادہ تیز ہیں اس لیے ہم ان سے خوفزدہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں ہو سکتے اگرچہ تعداد میں تم سے بہت کم ہیں خدا کی قسم اگر امام کی اطاعت مقدم و اولیٰ نہ ہوتی تو ہم ابھی ابھی اپنی تلواریں نیام سے نکال کر تم سے جہاد کرتے اور مخالفت کا مزہ چکھاتے اور حجت تمام کر دیتے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے جب خالد بن سعید بن عاص کی یہ تقریر سنی تو ارشاد فرمایا کہ خالد بیٹھ جاؤ! خداوند عالم تمہاری منزل کو خوب جانتا ہے اور اس نے اسے مشکور قرار دیا ہے۔ جناب خالد تو حضرت کا یہ کلام سنکر بیٹھ گئے لیکن جناب سلمان محمدی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر سمعت رسول اللہ والا صمتا یقول بین اخی وابن عمی جالس فی مسجدی مع نفر من اصحابہ اذ یکبسہ جماعۃ من کلاب اھل النار یریدون قتلہ وقتل من معہ ولست اشک الا وانکم ھم فھم بہ عمر بن خطاب فوثب الیہ امیر المومنین واخذ بمجامع ثوبہ ثم جلد بہ الارض ثم قال یا ابن صھاک الحبشیہ لولا کتاب اللہ سبق وعھد من رسول اللہ تقدم لاریتک ایھا اضعف ناصرا واقل عددا ثم التفت الی اصحابہ فقال انصرفوا رحمکم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے اور اگر نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں حضرت نے فرمایا کہ ایک دن مسجد میں میرا بھائی اور ابن عم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوگا اس پر ایک جماعت سختی کرے گی جو جہنمی کتے ہوں گے اور وہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنا چاہیں گے کوئی شک نہیں وہ جماعت تم ہی لوگ ہو یہ سنتا تھا کہ حضرت عمر نے جناب سلمانؓ کے قتل کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارادہ کیا یہ دیکھ کر حضرت امیر المومنین نے حضرت عمر کا گریبان پکڑ کر انھیں زمین پہ دے مارا اور فرمایا صہاک حبشیہ کے بیٹے اگر پہلے سے کتاب خدا و رسول کا عہد نہ ہوتا تو میں دکھا دیتا کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں کم ہیں اور اپنے اصحاب سے کہا واپس جاؤ خدا تم پہ رحمت نازل فرمائے۔

(بحار الانوار ج ۸ ص۵۳)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وفات پیغمبر کے بعد تمام اصحاب مرتد ہو گئے تھے سوائے تین کے لوگوں نے کہا وہ تین کون ہیں آپ نے فرمایا وہ مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی ہیں بعد میں جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ ان تینوں نے بیعت ابوبکر نہیں کی ہے تو ابوسنان، عمار یاسر شتیرہ، ابو عمرہ آکر ملحق ہو گئے تھے (ناسخ التواریخ جلد ۴ ص۶۶)

یہی امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

---

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درویش صفت گورنر

آنحضرت کی وفات کے بعد جناب سلمان محمدی عرصہ تک مدینہ میں رہے عہد صدیقی کے آخر یا عہد فاروقی کی ابتدا میں انھوں نے عراق کی سکونت اختیار کی۔ (اہل کتاب صحابہ و تابعین ص۵۲)

غالباً مدینہ چھوڑ دینے کے بعد ہی کا یہ قول ہوگا جس کو ابن بابویہ رح نے نقل فرمایا ہے کہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ تین چیزیں مجھے رلاتی ہیں جن میں ایک محمد مصطفیٰؐ اور ان کے دوستوں کی مفارقت ہے۔

اس لیے کہ وفات پیغمبرؐ کے بعد ان کے اہلبیتؑ موجود تھے قیام مدینہ میں ان کو دیکھکر ان کے جذبہ محبت کی تسکین ہو سکتی تھی پھر مدینہ کی مدت حیات میں یہ فرمانا بے محل معلوم ہوتا ہے آپ کے اس قول سے پتہ یہ چلتا ہے کہ وہ بجبر مدینہ سے نکالے گئے تھے وہ امیر المومنین معصومہ عالمیان اور ان کے دونوں فرزند دلبند کی مفارقت برضا و رغبت کیسے اختیار کرتے جب کہ اس کا انھیں اتنا افسوس رہا کہ زندگی بھر اس کا تذکرہ کر کے روتے رہے۔

عہد فاروقی میں وہ مدائن کے گورنر بنا کر بھیجے گئے تھے ان کو دنیا وی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منصب کی کوئی خواہش نہ تھی پھر انھوں نے گورنری کے عہدہ کو کیوں قبول کیا اس کا جواب ان کے اس خط سے مل جاتا ہے جو حضرت عمر کے خط کے جواب میں انھوں نے مدائن سے لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ میں نے اس حکومت کو صرف اس لیے منظور کیا ہے کہ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاؤں اور ضلالت و گمراہی سے بچاؤں۔

وہ خود ہی فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسولؐ کی بیعت مسلمانوں کی خیر خواہی اور علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا امام قرار دینے پر کی تھی اور مسلمانوں کی بھلائی علیؑ کی پیروی میں مضمر تھی لہذا امیر المومنینؑ ہی نے آپ کو اس عہدہ کو قبول کر لینے پر آمادہ کیا تھا۔

دنیا جانتی ہے کہ ایک گورنر کس شان سے اپنے عہدہ گورنری کے لیے جاتا ہے۔ ساتھ میں نگران ہوتے ہیں باڈی گارڈ ہوتے ہیں پہلے سے اپنی آمد کے وقت اور تاریخ کا تعین کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگ استقبال کے لیے بیرون شہر جمع ہو جائیں اور شہر کی شاہراہوں کو آراستہ کر دیا جائے جگہ جگہ حفاظتی اقدامات کر دیئے جائیں اور گورنر ہاؤس کو سجا دیا جائے لیکن اگر اسلامی گورنر بھی اسی شان و اہتمام کے ساتھ جائے تو پھر دنیاوی حاکم اور اسلامی حاکم میں فرق ہی کیا رہ جائے سلمانؓ جب مدائن کے گورنر بنا کر بھیجے گئے تو وہ بہت ہی سیدھے سادھے طریقہ سے گئے ان سے پہلے جو لوگ مدائن کے گورنر ہو کر گئے تھے انھوں نے اہل مدائن کو بڑی شان و شوکت دکھائی تھی اور بہت کچھ لوٹ مار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مچا کر سونے، چاندی سے صندوق بھرتے تھے (یہ بھی اسلامی حکومت کے گورنر تھے) لیکن دنیاوی گورنروں میں اور ان میں کوئی فرق نہ تھا جب اہل مدائن کو معلوم ہوا کہ سلمانؓ حاکم بن کر آرہے ہیں تو وہ گروہ درگروہ ان کے استقبال کے لئے مدائن سے باہر آئے، لیکن جب دیکھا کہ گورنر صاحب بغل میں بوریا دبائے مٹی کا ایک لوٹا ہاتھ میں لئے پھٹی ہوئی عبا پہنے اونٹ سے تنہا اتر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ نہ کوئی حاجب ہے نہ پہرے دار، تو ایک دوسرے کو حسرت سے تکنے لگے کسی نے کہا لاؤ پتہ تو لگائیں کہ یہ شخص کون ہے، ہو سکتا ہے گورنر صاحب کا کوئی خبر رساں ہو لوگوں نے پوچھا اے شخص آج اسی وقت میں ہمارے گورنر صاحب کے آنے کی خبر تھی تمہیں کہیں ان کی سواری ملی ہو تو بتاؤ؟ انھیں کیا معلوم کہ یہی گورنر صاحب ہیں جواب دیا وہ جس کا تم انتظار کر رہے ہو میں ہی ہوں۔ لوگوں نے جب یہ سنا تو بڑے شرمندہ ہوئے لیکن دل ہی دل میں کہتے تھے یہ بیچارے یہاں کیا حکومت کریں گے۔ بالآخر شہر میں لیجا کر پوچھا حضور کا قیام کس دارالامارۃ میں رہے گا۔ فرمایا فقیروں کو دارالامارۃ سے کیا تعلق۔ ایک مسجد میں پہنچا دو میں وہیں رہونگا۔ یہ سن کر ان لوگوں کو اور زیادہ مایوسی ہوئی پھر انہوں نے پوچھا، حضور کے طعام (کھانے) کیا بندوبست کیا جائے، فرمایا تم اس کی فکر نہ کرو میں اس کا انتظام خود کر لوں گا۔ میں مسلمانوں کے بیت المال سے ایک حبہ (دانہ) بھی لینا نہیں چاہتا۔ اپنے ہاتھ سے روزی پیدا کروں گا، اور کھاؤں گا۔ خدا نے مجھے اتنی قدرت دی ہے کہ اپنی روزی آپ پیدا کر سکوں۔ لوگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

الغرض آپ اس منصب پر فائز ہونے کے باوجود زنبیل بنتے تھے۔ اور اسی کی مزدوری سے کھانے اور پینے کا بندوبست کرتے تھے طبقات ابن سعد میں ہے کہ آپ چٹائی بنتے تھے، اور اس سے جو آمدنی ہوتی تھی۔ اس کا ایک تہائی اصل سرمایہ کے لئے رکھ لیتے تھے۔ ایک تہائی اہل و عیال پر خرچ فرماتے اور ایک تہائی غریبوں پر خرچ کر دیتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جز ۴ ص ۶۴)

وہ تیس ہزار آدمیوں پر حکومت کرتے تھے اور پانچ ہزار روپے وظیفہ پاتے تھے جو سب کا سب غریبوں اور مسکینوں پر خیرات کر دیتے تھے، اور مزدوری کر کے اپنی غذا اور لباس مہیا فرماتے تھے۔ آپ کے پاس ایک چادر تھی جس کے آدھے حصے کو پہنتے اور آدھی کو بطور فرش بچھاتے تھے۔ لوگوں نے کہا بھی کہ آپ حاکم ہیں۔ اور تنخواہ پاتے ہیں پھر کیوں مزدوری کرتے ہیں جواب دیا میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ کی مزدوری سے اپنی غذا کا سامان مہیا کروں۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ حالات سلمان رضؓ)

ابو درداء کی والدہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سلمان مدائن سے شام آئے۔ جبکہ وہ وہاں کے حاکم تھے مگر اپنی سادگی کی وجہ سے معمولی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان سے پوچھا گیا، کہ آپنے اپنے کو اس حالت میں کیوں بنا رکھا ہے۔ آپنے فرمایا آرام اور راحت تو صرف آخرت کے لئے ہے۔ (طبقات ابن سعد جز ۴)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ گورنری کے عہدہ پہ فائز ہونے کے باوجود کبھی کسی معمولی سے معمولی کام کرنے میں عیب نہ سمجھتے تھے۔ وہ اس حالت میں بھی گائیں اور بکریاں چراتے تھے۔ رحم دل ایسے غلاموں سے دو کام ایک ساتھ کبھی نہیں لیتے تھے۔ اگر کسی غلام کو کام کے لئے بھیجتے، تو اس کا کام خود کرنے لگتے تھے۔ ابو قلابہ راوی ہیں کہ ایک شخص سلمان کے یہاں گیا دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے آٹا گوندھ رہے ہیں، پوچھا خادم کہاں ہے، فرمایا کام سے بھیجا ہے مجھ کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ دو دو کاموں کا بار اس پہ ڈالوں۔

(طبقات ابن سعد جزء ۴ ص ۶۴)

وہ حلم و انکساری کا مکمل نمونہ تھے۔ اسی گورنری کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص بانس کا بوجھ لئے جا رہا تھا آپ اس کے قریب سے ہو کر گذرے جس سے آپ کے بدن میں خراش آگئی۔ آپ نے اس کے پاس آکر اس کا بازو ہلا کر کہا جب تک جوانی کا لطف نہ اٹھا لو خدا تم کو زندہ رکھے۔ ایک شخص ایک گٹھا لئے آتا تھا، تو اس نے آپ کو دیکھا کہ جسم پر ایک چھوٹی سی عبا تھی اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ مدائن کے حاکم ہیں۔ اس نے بلا کر کہا یہاں آؤ یہ بوجھ اٹھا لے چلو جب لوگوں نے آپ کو بوجھ لیجاتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا کہ تو نے یہ کیا غضب کیا یہ تو یہاں کے حاکم ہیں اس نے کہا مجھے کیا معلوم تھا، آپ نے فرمایا جب تک میں اس کو تمہارے گھر تک پہنچا نہ آؤں گا ہرگز نہ اتاروں گا۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے گھاس خریدی اس کو مزدور کی ضرورت ہوئی، وہ آپ سے واقف نہ تھا جب اس نے آپ کو دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مزدور سمجھکر آواز دی آپ جب اس کے قریب آئے تو اس نے ان کے سر پر گھاس لاد دی جب وہ راستے پر گذر رہے تھے تو ان کو دیکھ کر لوگوں نے کہا اس کو ہم آپ کے بدلے اٹھا لیتے ہیں ہمیں دید یجئے اس شخص نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ رسولؐ کے صحابی اور ہمارے امیر ہیں اس نے معذرت چاہی مگر انہوں نے کہا کہ میں نے تو نیت کر لی ہے کہ اس کو تمہارے گھر تک پہنچا کر دم لوں گا۔

لیکن نیکی کی دنیا کب رہی ہے اور اللہ کے بھلے بندوں کی قدردانی کس زمانہ میں ہوئی ہے اگر دنیا سچائی کی قدردان ہوتی تو اللہ کے پیغمبروں کو قتل ہی کیوں کیا جاتا بدمعاش اور بدطینت انسان نیک آدمی کی نیکی سے ناجائز فائدہ اٹھانے لگتے ہیں چنانچہ یہی ہوا بجائے قدر کرنے کے بدمعاشوں نے جب دیکھا کہ یہ تو حد درجہ سیدھے آدمی ہیں کسی سے سختی روا نہیں رکھتے تو تمام مدائن میں شورش پھیل گئی جا بجا ڈاکے پڑنے لگے لوگوں نے آپ کو خبر کی فرمایا اچھا اس کا بندوبست آج کر دیا جائے گا۔ ایک منادی کو بلا کر شہر میں اعلان کرا دیا کہ نصف شب کے بعد جو کوئی گھر سے باہر نکلے گا اس کی جان کی ذمہ داری نہیں۔ اس پر لوگوں نے قہقہے لگائے بدمعاشوں کے دل پر کوئی خوف طاری نہ ہوا اور دل میں ٹھان لی کہ آج رات کو ضرور نکلیں گے بھلا دیکھیں یہ ہمارا کیا بگاڑتے ہیں ادھر اس مقرب بارگاہ صمدی نے نماز مغربین پڑھکر یہ انتظام کیا کہ مسجد سے اٹھ کر ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں کتوں کا ایک گروہ جمع تھا ان سے فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے مخلوق خدا آج کی رات انتظام تمہارے سپرد ہے جو شخص آدھی رات کے بعد گھر سے نکلے اس کا کام تمام کر دو یہ کہکر اپنے مقام پر واپس آ گئے رات کو لوگ بے دھڑک بغرض امتحان نکلے وہاں کتوں کا لشکر بہرے پر موجود تھا ہی دم کے دم میں چیر پھاڑ کر کام تمام کر دیا صبح کو لوگ روتے پیٹتے باحال پریشان آپ کی خدمت میں آئے اور رات کا ماجرا بیان کیا فرمایا تم سمجھتے تھے کہ میں یہاں کا انتظام نہیں کر سکتا۔ ارے بیوقوفو یہ دنیا تو وہ مقام ہے جس کا بندوبست انسان تو انسان کتے تک کر سکتے ہیں۔ مگر میں اس طرح کا انتظام پسند نہیں کرتا جس سے مخلوق خدا پر ظلم ہو میں عدل کرنے اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلانے کے لیے آیا ہوں نہ عیش کرنے اور خلق خدا کو ستانے کے لیے تم لوگوں نے میری قدر نہ کی اس کا انجام دیکھ لیا اگر اب بھی باز نہ آئے تو اس سے زیادہ ذلیل ہو گے الغرض اس کے بعد وہاں کوئی چوری نہ ہوئی (حیات القلوب، نفس الرحمٰن) اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ اس بے مثال مدبر کی قدر حضرت عمر بن خطاب کی سرکار میں ذرہ برابر نہ ہوئی بلکہ بجائے قدر کے الٹا الزام عائد کیا گیا چند روز بعد ہی دربار خلافت سے ایک فرمان سلمان رض کے نام صادر ہوا جس میں ان کے اصول سیاست پر اعتراضات کیے گئے تھے شیخ احمد بن ابی طالب نے کتاب احتجاج میں روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر نے پسر حذیفہ بن یمان کے بعد والی مدائن بنایا اور سلمان رض نے امیر المومنین ؑ کی اجازت پر قبول کر لیا تو حضرت عمر نے یہ خط لکھا تھا جس کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب جناب سلمانؓ نے اس طرح دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط سلمان آزاد کردہ رسول خدا کا عمر بن خطاب کے نام۔ اما بعد اے عمر! میں نے آپ کے خط کو اوّل سے آخر تک پڑھا جہاں تک مجھکو ملامت اور سرزنش کی گئی ہے وہ سب مقامات میرے پیش نظر ہیں آپ کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں پسر حذیفہ کے اعمال کی پیروی کروں اور مخلوق خدا کو ناخوش کر کے نفس راضی و خوشنود کر دوں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھے اس حکومت کی پرواہ نہیں ہے اگر خدا نے یا ایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن الآلیہ کے ذریعہ بدگمانی اور پردہ دری کی ممانعت نہ کی ہوتی تو پسر خطاب کے حالات آپ سے بیان کرتا۔ آپ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ میں زنبیل بُنتا اور نان جو کھاتا ہوں تو جناب والا یہ کونسی قابل ملامت بات ہے اور اس کو امور سلطنت سے کیا واسطہ؟ اے پسر خطاب میرے نزدیک جو کھانا اور زنبیل بُننا کسی بندہ مومن کا حق غضب کرتے اور لذیذ کھانا کھانے سے کہیں بہتر ہے میں نے بخدا اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت رسول خدا نان جو کھا کر بہت خوش ہوتے تھے میں نے اس عہدہ کو اس لیے قبول نہیں کیا ہے کہ عیش و عشرت میں بسر کروں۔

آپ کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جو کچھ میں جمع کرتا ہوں فقیروں اور محتاجوں کو دیدیتا ہوں آپ کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے بیشک میں فقیروں اور محتاجوں کی فقر و فاقہ میں خبر لیتا ہوں اور بقدر امکان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی حاجت براری کرتا ہوں آپ روکنے والے کون ؟ بخدا مجھے مطلق اس کی پرواہ نہیں کہ میرے حلق سے گیہوں کی روٹی اترے یا جو کی بھوسی بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خلق خدا تو بھوکوں مرے اور میں مسند حکومت پر بیٹھ کر مزے اڑاؤں۔ آپ ہی بتائیے قیامت میں خدا کو کیا جواب دیتے بنے گا؟ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ میں نے حکومت کو سست وضعیف اور اپنے نفس کو ذلیل بنا رکھا ہے کہ اہل مدائن مجھے امیر نہیں سمجھتے اور انھوں نے مجھے بمنزلہ پل کے سمجھ لیا ہے کہ جس کے اوپر سے وہ عبور کرتے ہیں اور اپنے بوجھ میرے کاندھوں پر رکھ دیتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکش و بدکار جن کو میری حکومت میں راحت نصیب نہیں مجھ سے ناخوش ہو کر بے جا الزام میرے اوپر لگا رہے ہیں میں ہوا پرستوں کی خواہشات نفسانی کو پورا نہیں کر سکتا ظالموں کا ظلم مظلوموں پر نہیں دیکھ سکتا آپ کہتے ہیں یہ بات سلطنت میں ضعف پیدا کرتی ہے میں سمجھتا ہوں حکومت کا حقیقی نشا یہی ہے میں اطاعت الٰہی میں ذلیل ہونے کو معصیت کی عزت سے زیادہ محبوب جانتا ہوں غریبوں سے ملنا اور ناداروں سے تواضع پیش آنا انسان کو ذلیل نہیں بناتا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول خدا کس طرح لوگوں کا دل ہاتھوں میں لیتے تھے اور کیسی تالیف قلب فرماتے تھے کہ انھیں جیسے ایک شخص معلوم ہوتے تھے اگرچہ آپ بادشاہ دین و دنیا تھے مگر بدمزہ کھانے نوش فرماتے تھے۔ موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے تھے اور تمام لوگ خواہ امیر ہوں یا غریب ہوں یا عجم ان کی نظر میں برابر تھے میں نے خود حضرتؐ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے بعد کم سے کم سات مسلمانوں کا حاکم ہوگا اور ان کے درمیان عدل قائم نہ رکھے گا خداوند عالم روز جزا اس پر غضبناک ہوگا۔

پس اے عمر! میری تمنا یہ ہے کہ جلد از جلد امارت مدائن سے دست کش ہو جاؤں اور اپنے اس نفس کو جس پر آپ نے الزام لگایا ہے آزادی سے خدمت خلق میں مصروف کروں۔ اے عمر غور کرو اس شخص کا پیش خدا کیا حال ہوگا جو حاکم ہو کر رعایا کے درمیان عدل کو قائم نہ رکھے گا آگاہ ہو کہ میں نے اس حکومت کو صرف اس لیے قبول کیا تھا کہ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلاؤں اور ضلالت و گمراہی سے بچاؤں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ان اہل مدائن میں کچھ بھی صلاحیت و قابلیت ہوتی اور احکام خدا کی پابندی کرتے ہوتے تو خدا ضرور ان میں سے کسی مرد صالح و عاقل کو حاکم مقرر کرتا میرے یہاں حاکم بن کر آنے کی نوبت ہی نہ آتی اور اگر ان کے دلوں میں خوف خدا ہوتا اور اپنے پیغمبرؐ کے حکم کو مانتے ہوتے تو آپ کی خلافت کو تسلیم ہی نہ کرتے اور آپ کو امیر المومنین ہی نہ کہتے پس اب جو آپ کا دل چاہے وہ کیجئے مجھے اس کی قطعًا پرواہ نہیں میں جانتا ہوں کہ آپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر آپ کچھ کریں بھی تو آپ کی حکومت بس اسی دنیا تک محدود ہے اے عمر اس مہلت پر جو خدا نے دے رکھی ہے مغرور نہ ہونا چاہیے اس سخت مزاجی کا بدلہ ایک دن ضرور ملے گا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص۹۰۳ کتاب احتجاج ص۶۵)

کاش آج سوشلزم اور کمیونزم نظام کے حامی حکام صرف غریبی ہٹاؤ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبانی نعرہ لگانے کے بجائے اس طرز حکومت کا جو جناب سلمان رضؓ نے پیش کیا عشر عشیر ہی اپنا لیں تو دنیا میں ہر شخص کو سکون و اطمینان کی سانس لینے کا موقع مل جائے۔ آج ایک طرف تو سرمایہ داری کو ختم کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ سرمایہ حکام وقت کے عیش و عشرت کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔ درحقیقت دنیا کی حکومتوں نے سرمایہ داروں سے چھین کر غریبوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں کی بلکہ سرمایہ داروں کو بھی غریب بنا کر ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا اور خود سرمایہ داری کے مخالف سرمایہ دار بن بیٹھے لاکھوں اور کروڑوں انسان ان پُر فریب ڈاکوؤں کے پنجہ ظلم کا شکار ہو کر مردہ بدست زندہ کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔

حیدرآباد، لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔ C۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرامات

یوں تو جس کو چاہے صحابی رسولؐ کہہ دیجیے آپ کو اختیار ہے لیکن اس لفظ کا صحیح مصداق صرف چند ہی افراد ہیں صحابی صحبت سے مشتق ہے صحابی رسولؐ وہ جس نے رسولؐ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو نہ کہ ہر وہ شخص جس نے رسول کو دیکھ لیا ہو یا رسول کا زمانہ دیکھا ہو۔

صحبت کا اثر انسان کی زندگی کے ہر شعبہ پر پڑتا ہے اور صحبت نہ صرف انسان میں اثر انداز ہوتی ہے بلکہ حیوانات و نباتات اور جمادات بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں آپ چند خوشبو دار پھول لیکر تھوڑی دیر اپنے رومال میں رکھ لیں اور ان پھولوں کو رومال سے علیحدہ کر دیں پھول اب رومال میں نہیں ہیں لیکن ان کی خوشبو رومال میں ضرور باقی رہے گی یہ ہے صحبت کا اثر۔ اسی طرح جلتی ہوئی آگ میں اگر لوہا ڈال دیا جائے تو وہ بھی سرخ ہو کر آگ جیسا ہو جاتا ہے اور اس کے تمام اثرات کو جذب کر لیتا ہے جو صفات آگ کے ہیں وہی اس کے ہو جاتے ہیں بلکہ آگ سے بھی زیادہ آگ سے جلا ہوا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا آگ میں تپائے ہوئے لوہے سے جلا ہوا خطرناک ہوتا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو اب صحابیت کا مسئلہ حل ہو گیا صحابی صرف وہ شخص کہے جا نے کا
مستحق ہو گا جس میں صحبت رسول ؐ نے اپنے اثرات چھوڑے ہوں صحابی
صرف وہ شخص ہو گا جس کی عبادت، عبادت رسول ؐ کو یاد دلا دے جس کا زہد
و تقوی پیغمبر اسلام کا زہد و تقوی ہو جس کا علم پیغمبر اسلام کا علم ہو مختصر یہ کہ
اس نے پیغمبر اسلام کے تمام کمالات وصفات کو اپنا لیا ہو، اپنے اندر سمو لیا
ہو اور جس طرح پیغمبر کی ہر چیز مطیع و فرما نبردار تھی اسی طرح صحابی رسول کی بھی
ہر چیز اطاعت کرتی ہو اور اگر رسول ؐ کے کمالات وصفات نہیں ہیں اور مشرکین
کے عادات و اطوار ہیں تو وہ صحابی رسول نہیں ہے وہ اصحابی کفار و مشرکین
ہے بس اب صحابیت کا ایک معیار معلوم ہو گیا اس پر پرکھتے لیجئے امتحان کرتے
چلے جائیے۔ سیرت سے سیرت ملاتے جائیے اور اصحابی کالنجوم فبایھم
اقتدیتم اھتدیتم (میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے
جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤگے) پر عمل کرتے جائیے۔
انھیں اصحاب میں سر فہرست جناب سلمان محمدی ہیں جن کی کمال صحابیت
پر حدیث سلمان منا اہل البیت ایک بہترین اور اعلی ترین سند ہے۔
آپ کی ہر شے مطیع تھی پیغمبر اسلام نے آپ کے بارے میں فرمایا کہ سلمان
نے اللہ اور اس کے رسول ؐ اور امیر المومنین ؑ کی اطاعت کی تو اس کی ہر شے
مطیع ہو گئی اور کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہونچائے گی ؎

جمال ہمنشیں در من اثر کرد

چنانچہ جب آنحضرت ؐ نے سلمان ؓ اور مقداد میں بھائی چارہ کرا دیا تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدادؓ سلمانؓ کے پاس آئے انھوں نے دیکھا ایک ہانڈی چولھے پر رکھی ہے اور بغیر آگ کے جوش کھا رہی ہے مقداد کو یہ دیکھکر تعجب ہوا انھوں نے آپ سے پوچھا اے ابوعبداللہ یہ ہانڈی بغیر آگ کے پک رہی ہے سلمان نے دو پتھر اٹھائے اور دونوں کو ہانڈی کے نیچے چولھے میں ڈال دیا وہ پتھر شعلہ فشاں ہوئے مقدادؓ کو اور زیادہ تعجب ہوا متحیر ہوکر کہنے لگے اے ابو عبداللہ پتھر بجائے ایندھن کے کام دے رہے ہیں یہ تو تعجب خیز بات ہے آپ نے فرمایا اے مقداد تعجب نہ کرو کیا خدا نہیں فرماتا ہے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ (سورہ بقرہ)

پھر آپ نے مقدادؓ سے کہا کہ اے مقدادؓ اس ہانڈی کو چلا دو اور اس کے جوش کو ساکت کردو مقدادؓ نے کہا کہ میں یہاں کوئی چیز نہیں دیکھتا (مثل کفگیر وغیرہ) جس سے اس کو چلا دوں آپ نے اپنا ہاتھ ہانڈی کے اندر ڈالا اور جو چیز اس میں تھی اس کا ایک چلو بھرا اور پی لیا جناب مقدادؓ یہ سب دیکھکر رسول خدا کے پاس گئے اور تمام حالات بیان کئے آپ نے فرمایا اے مقداد تعجب نہ کرو سلمان وہ ہیں جنھوں نے اللہ و رسول اور امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی اطاعت کی ہے پس ہر چیز ان کی مطیع و فرمانبردار ہوگئی ہے اور کوئی چیز ان کو ضرر نہیں پہونچاتی جب جناب سلمانؓ رسولؐ کے پاس پہونچے تو آپ نے فرمایا اے سلمان اپنے بھائی مقدادؓ کو اپنا رفیق بنا لو اللہ نے ان کو تمھارا رفیق بنایا ہے یہ واقعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس روایت کے بالکل مخالف ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ابوالدرداء کو آپ کا بھائی بنایا تھا۔ (نفس الرحمٰن)

شیخ کشی اللہ شیخ مفیدؒ نے بہ سند ہائے معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جناب ابوذرؓ ایک دن آپ سے ملنے گئے دیکھا ایک پیالہ شوربہ کا بھرا ہوا رکھا ہے اتفاقاً وہ پیالہ اوندھا ہو گیا سلمانؓ نے اسے سیدھا کر دیا۔ جناب ابوذرؓ نے دیکھا کہ شوربا بدستور اس میں موجود ہے تعجب تو بہت ہوا لیکن دریافت نہ کر سکے گفتگو کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا دوسری بار وہ پیالہ اوندھا ہو گیا آپ نے پھر اس کو سیدھا کر دیا اور شوربا اس میں باقی رہا اب تو حضرت ابوذرؓ کو تعجب اور زیادہ ہوا اور خوف کھا کر خانہ سلمان سے باہر نکل آئے اور جا کر جناب امیرؑ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابوذر سلمانؓ کو تم نے کیا سمجھا ہے وہ کنز اسرار الٰہی ہے جس نے ان کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے نہ پہچانا وہ کافر ہے آگاہ ہو کہ سلمان ہم اہلبیت سے ہیں بروایت شیخ مفید آپ حضرت سلمانؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنے بھائی کے حال پر رحم کرو اور ایسی چیز نہ دکھاؤ جس کی وہ تاب نہ لا سکے۔ (حیات القلوب ج ۲ صفحہ)

آپ عسکر نامی اونٹ کو جس پر جناب عائشہ جنگ جمل میں سوار ہو کر گئی تھیں جب دیکھتے تھے تو تازیانے سے مارا کرتے تھے لوگوں نے کہا اے سلمانؓ آپ اس چوپایہ کو کیوں مارتے ہیں فرمایا یہ چوپایہ نہیں ہے عسکر پسر کنعان جن ہے خدا نے اس کو اونٹ کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک دن اس اونٹ کے مالک سے کہنے لگے اس کو فلاں مقام پر لیجا حسب منشاء قیمت مل جائے گی چنانچہ جب وہ اعرابی لے گیا تو حضرت عائشہ نے اس کو سات سو درہم میں خرید لیا علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ جناب سلمان کی کرامات سے ہے کہ کئی سال پہلے واقعہ جمل کی خبر دی اور اونٹ کا تعین فرمایا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۱)

شیخ مفید اور کشی نے بسند ہائے صحیح و موثق حضرت صادق آل محمدؐ سے روایت کی ہے کہ ایک روز سلمان کوفہ میں لوہاروں کے بازار کی طرف سے گزرے ایک نوجوان کو بیہوش پڑے ہوئے اور لوگوں کو اس کے گرد حلقہ کیے ہوئے دیکھا کسی نے کہا اس کو صرع کا عارضہ ہے آپ اس پر کوئی دعا دم کیجئے آپ اس کے قریب آئے اور دعا دم کی وہ فوراً ہوش میں آگیا اور کہنے لگا اے ابا عبداللہ میں صرع کا بیمار نہیں میری بیہوشی کی وجہ یہ ہوئی کہ جب میں ادھر سے جا رہا تھا تو لہاروں کے بازار کی طرف سے گزرا لہار اپنے ہتھوڑوں سے لوہا کوٹ رہے تھے میرے دل میں خیال آیا خدا کا فرمان ہے ولھم مقامع من حدید یعنی دوزخ والوں کے لیے آہنی گرز ہیں پس خوف الٰہی سے میں غش کھا کر گر پڑا۔ آپ نے اس کی خدا پرستی اور دینداری دیکھی تو اس کو اپنا بھائی بنا لیا اور اس حد تک اس سے محبت کرنے لگے کہ دم بھر اس کی جدائی گوارا نہ تھی اتفاقاً وہ جوان بیمار ہو گیا آپ اس کی عیادت کو گئے دیکھا کہ وہ دم توڑ رہا ہے آپ نے ملک الموت سے خطاب کر کے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو چنانچہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمام حاضرین نے سنا ملک الموت نے جواب دیا اے ابو عبد اللہ ہم ہر مومن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۱)

کشی نے بسند معتبر مسیب بن نجبہ سے روایت کی ہے کہ ہم ایک مرتبہ مدائن سے واپس ہوتے ہوئے جناب سلمان کے ساتھ کربلا سے ہو کر گزرے آپ فرمانے لگے یہ وہ مقام ہے جہاں نبی زادے (امام حسینؑ) قتل کیے جائیں گے پھر انگلی کے اشارہ سے ایک ایک مقام کو بتانا شروع کیا جب وہاں چل کر مقام حروریہ میں پہونچے جو افواج نہروان کا محل اجتماع تھا تو فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں بدترین اولین نے خروج کیا ہے اور بدترین آخرین خروج کریں گے جب کوفہ پہونچے تو فرمایا یہ قبہ اسلام ہے۔
(حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۱)

"آپ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد دس دن میں گھر سے نکلا تو راستے میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ اے سلمانؓ جناب فاطمہؑ کے لیے بہشت سے کچھ تحفے آئے ہیں اور وہ کچھ تمھیں بھی دینا چاہتی ہیں۔ تم وہاں ہو آؤ میں روانہ ہوا ان حضرت کی خدمت میں پہونچا مجھ سے ارشاد فرمانے لگیں کہ اے سلمان رضؓ کل میں یہاں بیٹھی ہوئی تھی جہاں اس وقت بیٹھی ہوں گھر کا دروازہ بند تھا وفات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم تو میرے دم کے ساتھ ہے مگر کل ساتھ ہی اس کے یہ بھی فکر تھی کہ اب فرشتوں کا آنا اور وحی الہٰی کا لانا بھی اس گھر سے جاتا رہا یکایک دروازہ کھلا اور تین کنواری لڑکیاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اندر آئیں ان کا حسن و جمال ان کی نفاست و نزاکت، ان کی خوشبو احاطۂ بیان سے باہر ہے میں انھیں دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی اور ان سے دریافت کیا کہ تم اہل زمین سے ہو؟ انھوں نے بعد ادب عرض کیا ہم اہل زمین سے نہیں بلکہ پروردگار عالم نے بہشت سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور ہمیں آپ کی ملاقات کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا اس کے بعد میں نے ان میں جو سب سے بڑی معلوم ہوتی تھی اس سے سوال کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے عرض کی مقدودہ میں نے کہا تیرا نام کیوں رکھا گیا ہے؟ اس نے کہا کہ اس وجہ سے کہ مجھکو خدا نے مقداد ابن اسود کے لیے پیدا کیا ہے پھر میں نے دوسری سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے عرض کی باذرہ میں نے اس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا میں ابوذر کے لیے ہوں پھر تیسری سے میں نے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے عرض کی کہ سلمیٰ اس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ مجھے سلمان فارسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے جسے آپ کے والد ماجد نے آزاد کیا ہے یہ قصہ بیان فرما کر حضرت فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہا نے فرمایا کہ وہ میرے لیے کچھ چھوہارے بھی لائی تھیں جو قد میں بڑی سے بڑی روٹیوں سے بڑے ہیں اور رنگ میں برف سے زیادہ سفید اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبودار۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد فرما کر جناب مخدومہ نے ایک مجھے بھی عنایت فرمایا اور یہ حکم دیا کہ آج رات کو اسی سے افطار کرنا اور صبح کو گٹھلی مجھے دے جانا۔ میں وہ چھوہارا لے کر چلا اب اصحاب رسول خدا میں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس گروہ کے پاس سے ہو کر گزرتا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ سلمانؓ کیا تم بغل میں مشک لیے جاتے ہو میں ان سے صاف کہہ دیتا تھا کہ مشک نہیں مگر یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہے حاصل کلام جب افطار کا وقت آیا تو میں نے وہ چھوہارا سب کھا لیا مگر گٹھلی کا نشان بھی نہ تھا دوسرے دن مخدومۂ کونین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اس میں گٹھلی تو نام کو نہ تھی فرمایا گٹھلی کہاں سے ہوتی یہ تو اس درخت کا پھل تھا جو خدا نے میری دعا کے سبب سے لگایا ہے جو میرے والد نے مجھے تعلیم فرمائی ہے اور میں اسے صبح و شام پڑھتی ہوں سلمانؓ نے عرض کی اے سیدہ عالمیان وہ دعا مجھے بھی تعلیم فرما دیجیے فرمایا اچھا اگر تم چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو بخار میں کبھی مبتلا نہ ہو تو یہ دعا روز پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بسم اللہ النور بسم اللہ النور بسم اللہ النور علی نور بسم اللہ الذی ھو مدبر الامور بسم اللہ الذی خلق النور من النور الحمد اللہ الذی خلق النور من النور وانزل النور علی الطور فی کتاب مسطور فی رق منشور بقدر مقدور علی نبی محبور الحمد اللہ الذی ھو بالعز مذکور و بالفخر مشہور و علی السراء والضراء مشکور وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاھرین

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دعا مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو تعلیم کی جن کو بخار تھا سب نے اس کی برکت سے نجات پائی۔ (ناسخ التواریخ جلد ۴ صفحہ ۳۱)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنحضرت نے سلمان کو ایک انگشتری دی کہ اس پر لا الہ الا اللہ نقش کرا لاؤ۔ آپ گئے اور لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی نقش کرا کے لے آئے آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ سلمان یہ کیا ہے آپ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے لا الہ الا اللہ لکھوانے کا حکم دیا تھا میری خواہش ہوئی کہ محمد رسول اللہ بھی ضم کرا دوں آنحضرت نے دریافت فرمایا اور یہ خط کیسا ہے جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدا اسلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ لا الہ الا اللہ آپ کے کہنے پر محمد رسول اللہ سلمان کے چاہنے پر اور علی ولی اللہ میری منشاء پر نقش ہوا ہے اس لیے کہ کلمۂ شہادت بغیر ولایت علیؑ کامل نہیں ہوتا۔

(فتوحات القدس قلمی رضا لائبریری رامپور صنم)

ازیں قبیل بہت سے واقعات ہیں جن سے آپ کا صاحب کرامات ہونا ثابت ہے مثلاً جنات سے پہلے مردوں سے باتیں کرنا۔ جو جنات کے ذکر میں آئے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمانؓ نوحِ امت محمدیؐ

تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ جناب سلمانؓ ایک دن یہودیوں کی ایک جماعت سے گذرے تو ان یہودیوں نے آپ سے کہا کہ آپ ان کے پاس بیٹھ کہ وہ سب کچھ بیان کریں جو آپ نے اس دن حضرت رسولِ خداؐ سے سنا ہے پس آپ ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! کیا ایسا نہیں ہے کہ ایک گروہ تم سے حاجتیں رکھتا ہو، اور تم اس کو پورا نہ کر پاتے ہو مگر یہ کہ تم محبوب ترین خلق کو اپنا شفیع ملتے ہو اور اس کے وسیلہ سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہو۔ پس تمہیں معلوم ہونا چاہیئے، کہ معزز ترین خلق۔ نیک اور صاحب فضیلت میرے نزدیک محمدؐ اور اس کا بھائی علیؑ اور ان کے آئمہ علیہم السلام جو وسیلہ خلائق ہیں۔ پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ میں اس کی حاجت کو پورا کروں یا کسی بلا کو دفع کروں تو وہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وسیلہ سے دُعا کرے جو پاک و پاکیزہ اور ہر گناہ سے منزہ ہیں۔

جناب سلمانؓ کا یہ کلام سن کر یہودی ہنسنے لگے اور مذاق اُڑایا اور کہنے لگے کہ اے سلمان تم کیوں ان کے وسیلہ سے دُعا نہیں کرتے کہ مدینہ والوں میں خدا تم کو سب سے زیادہ بے نیاز کر دے۔ سلمانؓ نے جواب

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیا کہ میں نے خداوندِ عالم سے ان کے وسیلے سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جو ملکِ دنیا سے زیادہ نفع بخش ہے اور وہ یہ کہ ایسی زبان جو اس کی حمد و ثنا کرے اور ایسا دل جو اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے، اور بڑی سے بڑی مصیبت پر صبر کرنیوالا ہو، اور خداوندِ عالم نے میری یہ دُعا قبول کر لی ہے۔ اور یہ میرے نزدیک تمام دنیا کی بادشاہی اور دُنیا کی تمام نعمتوں سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ یہ سن کر یہودیوں نے جناب سلمانؓ کا خوب مضحکہ اڑایا، اور کہنے لگے، اے سلمانؓ تم نے ایسے رتبۂ عظیم و شرف کا دعوٰے کیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارا امتحان لیں تاکہ معلوم ہو کہ تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو یا جھوٹے؟ پس پہلا امتحان تو یہ ہے کہ ہم کھڑے ہوتے ہیں اور تمہیں تازیانے مارتے ہیں، اور تم اپنے پروردگار سے سوال کرو کہ ہمارے ہاتھوں کو روک دے اور تمہیں ہم سے بچالے۔ سلمانؓ نے دُعا کی۔ خداوندا! تو مجھے مصیبت پر صبر کرنیوالا قرار دے اور پھر اس دعا کی تکرار کی۔ یہودیوں نے آپ کو اتنے تازیانے مارے کہ مارتے مارتے خود تھک گئے۔ اور سلمانؓ نے سوائے اس دعا کے زبان سے کچھ نہ کہا۔ یہودی کہنے لگے کہ ہمیں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ تمہارے جسم میں روح باقی ہے پھر تم نے کیوں اپنے پروردگار سے دُعا نہیں کی کہ اس سختی سے تمہیں نجات دیتا۔ آپ نے جواب دیا، اس لئے کہ یہ سوال خلافِ صبر تھا بلکہ میں نے تسلیم کیا اور راضی ہوا اس مہلت پر جو خداوند عالم نے تمہیں دی اور سوال کیا کہ مجھے صبر دے اس بلا پر۔ پس وہ یہودی آرام کر کے پھر اُٹھے اور کہا اس مرتبہ اتنا ماریں گے کہ تمہارے بدن سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روح مفارقت کر جائے یا تم کافر ہو جاؤ، اور محمدؐ سے روگرداں ہو جاؤ۔ آپ نے فرمایا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہرگز نہ کروں گا۔ چونکہ خدا نے اپنے پیغمبرؐ پر خود آیت نازل کی ہے: "الذین یؤمنون بالغیب" الخ یعنی وہ لوگ جو غیب پر ایمان لائے۔ تمہارے مظالم پر میرا صبر کرنا اور ان لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا میرے لئے آسان ہے جن کی خدا نے اس آیت میں مدح کی ہے۔ پس ان یہودیوں نے پھر آپ کو تازیانے مارنا شروع کر دیئے۔ یہاں تک کہ مارتے مارتے ہار تھک کر بیٹھ گئے، اور کہنے لگے، اے سلمان، اگر خدا کے نزدیک حضرت محمدؐ پر ایمان لانے کی وجہ سے تمہاری کوئی قدر و منزلت ہوتی تو وہ تمہاری دعا کو مستجاب کرتا۔ اور ہمیں ہماری حرکت سے باز رکھتا۔ آپ نے فرمایا تم کیسے جاہل ہو بھلا وہ کیسے اس دعا کو مستجاب کرے گا جو اس بات کے خلاف ہے جو میں نے اس سے طلب کیا ہے اس لئے کہ میں نے تو اس سے صبر کی دعا کی ہے جو اس نے مستجاب کر لی ہے، اور مجھے صبر عطا فرما دیا ہے۔ میں نے طاقت کا سوال ہی نہیں کیا اور نہ تمہیں باز رکھنے کا سوال کیا ہے۔ اس لئے کہ تمہارا باز رہنا میری دعا کے خلاف ہے۔ یہودیوں نے پھر تازیانے شروع کر دیئے۔ اور سلمانؓ نے سوائے اس کے کچھ نہ کہا کہ خداوندا تو مجھے اپنے حبیب محمدؐ کی محبت میں اس بلا پر صبر عطا فرما۔ پس ان کافروں نے آپ سے کہا اے سلمان، ہو لائے ہو تم پر۔ کیا تمہارے پیغمبر حضرت محمدؐ نے اس موقع پر تقیہ کی اجازت نہیں دی۔ سلمانؓ نے کہا، خدا نے مجھے تقیہ کی اجازت دی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کہ اس امر میں تقیہ کر لوں مگر تقیہ کرنا واجب نہیں کیا ہے بلکہ جائز کیا ہے کہ وہ کہوں جو تم کہتے ہو یا صبر کروں تمہارے مظالم پر، اور صبر کرنا تقیہ سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس لئے میں نے تقیہ نہیں کیا۔ ان کافروں نے آپ کو پھر مارنا شروع کیا اور اتنا مارا کہ آپ کے بدن سے خون جاری ہو گیا اور بطور استہزاء آپ سے کہتے تھے کہ اپنے خدا سے سوال نہیں کرو گے کہ ہمارے مظالم سے تمہیں بچالے اور جو ہم تم سے چاہتے ہیں ہمیں اس سے باز رکھے۔ پس تم نفرین کرو کہ ہم ہلاک ہو جائیں۔ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو کہ خدا تمہاری دعا کو رد نہیں کرتا ہے۔ اگر تم محمدؐ و آلِ محمدؐ کے وسیلہ سے اس سے دعا کرتے ہو۔

سلمانؓ نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہاری ہلاکت کے لئے بددعا کروں درآنحالیکہ تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہو جو بعد میں ایمان لائے، اور خدا اس کو جانتا ہو کہ وہ ایمان لائے گا تو میری دعا کا اسی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ میں دعا کروں کہ اس کو ایمان سے منقطع کر دے، وہ کافر دشمن کہنے لگے اگر اس کا خوف ہے تو اس طرح دعا کرو کہ خدا اس کو ہلاک کر دے جو کفر پہ باقی رہے۔ اگر اس طرح دعا کرو گے تو جس بات سے تم ڈرتے ہو وہ نہ ہوگی۔ پس جس مکان میں وہ قوم یہود تھی اس کی دیوار شگافتہ ہوئی۔ اور سلمانؓ نے حضرت رسولِ خداؐ کو مشاہدہ کیا کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ اے سلمانؓ ان کی ہلاکت کے لئے دعا کرو، ان میں کوئی ایسا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں جو ایمان لائے۔ اس لئے حضرت نوحؑ نے بھی جب اُن کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی قوم میں اب کوئی ایمان نہ لائے گا تو بددُعا کی تھی۔ پس سلمانؓ نے ان یہودیوں سے پوچھا کہ تمہاری ہلاکت کے بارے میں کسطرح سے خدا سے بددُعا کروں یعنی تم کسطرح کا عذاب چاہتے ہو کہ خدا تمہارے اوپر نازل کرے۔ انہوں نے کہا کہ بددُعا کرو کہ ہم میں سے ہر ایک کا تازیانہ اژدھا بن کر اپنے مالک کے بدن کی ہڈیاں چبا جائے۔ پس سلمانؓ نے اسی طرح بددُعا کی۔ آپ کا بددُعا کرنا تھا کہ ہر ایک یہودی کا تازیانہ اژدھا بن گیا جس کے دو سر تھے، پس ایک سر سے اپنے مالک کا سر اور دوسرے سر سے اس کا وہ ہاتھ جس میں تازیانہ تھا پکڑ لیا اور تمام ہڈیوں کو شکستہ کر کے چبا گیا۔ پس رسول خداؐ جس مجلس میں تشریف فرما تھے، فرمایا اے گروہ مسلمین خداوند عالم نے تمہارے دوست سلمانؓ کی اس وقت ملیں یہودیوں کے مقابلہ میں بددعا کی اور ان کے ان تازیانوں کو جن سے وہ سلمانؓ کو مار رہے تھے، اژدھا بنا دیا جنہوں نے ان کی ہڈیوں کو چبا ڈالا اور ہلاک کر دیا۔ اُٹھو اور چلو، اور ان سانپوں کو دیکھو جن سے خدا نے سلمانؓ کی مدد و نصرت کی ہے۔ پس رسول خداؐ اپنے اصحاب کے ساتھ اس مقام پر اس وقت پہنچے جب ان یہودیوں کو اژدھے پھاڑ رہے تھے اور یہودیوں کے چیخنے کی آواز سن کر ان کے ہمسایہ جمع ہو گئے تھے اور ان کی حالت دیکھ کر ان سے نفرت کر رہے تھے اور اژدہوں سے خوف زدہ تھے۔ جب رسول خداؐ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشریف لائے تو سانپ ان یہودیوں کے گھر سے مدینہ کے راستہ پر باہر نکل آئے اور وہ راستہ بہت تنگ تھا۔ خدا نے اس راستہ کو دس گنا کشادہ کر دیا۔ ان اژدہوں نے حکم خدا سے پیغمبر اسلامؐ کو سلام کیا۔ السلام علیك یا محمدؐ السلام علیك یا سید الوصیین۔ پھر آپ کی ذریت کو سلام کیا، اور کہا السلام علیك علی ذریتك الطیبین الطاھرین الذین جعلوا علی الخلائق قوامین۔ یعنی سلام ہو آپ کی پاک اور طاہر ذریت پر جن کو خدا نے اپنی مخلوق پر امر کے قائم کرنیوالے قرار دیا ہے ہم جو ان منافقوں کے نانا نے تھے خدا نے اس مومن سلمانؓ کی دعا سے اژدہا بنا دیا ہے۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا شکر ہے اس خدا کا جس نے میری امت میں حضرت نوحؑ کے مانند صبر کرنیوالا اور آخر وقت تک بددعا نہ کرنیوالا قرار دیا۔ پس ان اژدہوں نے نداء دی۔ یا رسول اللہ مملکت خداوندی میں ہمارا غیظ و غضب شدید ہے، آپ کے اور آپ کے وصی کے حکم سے ان کافروں پر۔ پس آپ خدا سے دعا کریں کہ ہمیں جہنم کے سانپوں میں قرار دے تاکہ وہاں بھی ان پر مسلط ہوں اور ان پر جہنم کا عذاب کرنیوالوں میں ہمارا شمار ہو جسطرح دنیا میں ہم نے ان کو عذاب میں مبتلا کیا ہے۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا تم نے جس چیز کا سوال کیا ہے وہ تم کو مل گئی پس تم ملحق ہو جاؤ درکات جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں۔ اب تم جو اجزائے بدن ان کے تمہارے شکموں میں ہیں۔ ان کو باہر نکالو تاکہ ان کافروں کی زمانہ میں ذلت و رسوائی ہو، اور مومنین کی عبرت کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باعث ہو، لوگ ان کو دفن کریں اور جو ان کی قبر کی طرف سے گذرے وہ پکار اٹھے کہ یہ وہ ملعون (یہودی) ہیں جو غضب الٰہی میں سلمان محمدیؓ کی دعا سے جو محمدؐ کا دوست ہے، گرفتار ہوئے۔ پس سانپوں نے آنحضرتؐ کے حکم سے ان کافروں کے بدنوں کو اگل دیا۔ اور ان کافروں کے عزیزوں اور رشتہ داروں نے آکر دفن کیا۔ اس معجزہ کو دیکھ کر بہت سے کافروں نے اسلام قبول کیا۔ اور خالص مومن ہو گئے، اور بہت سے منافقوں اور کافروں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

پس جناب رسول خدا جناب سلمانؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اے ابوعبداللہ تو میرے اوپر خالص ایمان لانے والوں میں سے ہے اے ملائکہ مقربین کا دوست اور تو آسمانوں، حجب الٰہی، کرسی و عرش اعظم الٰہی اور جو کچھ عرش و تحت الثریٰ کے درمیان ہوا میں ہے۔ ان کے اہل کے نزدیک فضیلت و کرامت میں مشہور ترین ہے، اس آفتاب سے جو اس دن طالع ہوا ہو جو ہوا میں کوئی ابر و غبار اور تیرگی نہ ہو، اور اے سلمانؓ تو نیکو ترین شخص ہے، ان لوگوں میں جن کی آیت کریمہ میں مدح کی گئی ہے۔ (ان الذین یومنون بالغیب)

(حیات القلوب ج ۲ ص ۶۴۴ تا ص ۶۴۷)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخلاق و اوصاف

جناب سلمان محمدی نے اپنے اخلاق و اوصاف کی تکمیل پیغمبر اسلام اور ان کے خاندان والوں سے انھیں ہیں کا ایک فرد بن کر کی تھی اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ ان کے اخلاق و عادات زندگی کے ہر شعبہ میں معیاری حیثیت کے مالک تھے خاص خاص اخلاق و اوصاف جن کے متعلق مورخین نے مخصوص طور پر واقعات نقل کیے ہیں وہ آپ کی سادگی، روا داری، مساوات مہمان نوازی، غربا و مساکین کی امداد، اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی، شجاعت جرأت و ہمت صاف گوئی اور حق گوئی عبادت و ریاضت، زہد و ورع اور تقویٰ و پرہیزگاری وغیرہ ہیں جن میں سے بعض صفات کا بیان ہو چکا ہے اور بعض کو یہاں لکھا جا رہا ہے۔

سادگی آپ کی تصویر حیات میں تکلف کے آب و رنگ کے بجائے سادگی بہت زیادہ غالب تھی جو ہر زمانہ میں قائم رہی مجبوری اور بے بسی کا نام قناعت یا درویشی "عصمت بی بی از بے چادری" کے مقولہ کے موافق اکثر ابنائے دنیا کا شعار رہتا ہے مگر حکومت و اقتدار کے ساتھ فقیرانہ زندگی اختیار کرنا بلند مرتبہ خاصان خدا کا حصہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدائن کی امارت کے زمانے میں جبکہ شان و شوکت اور خدم و حشم وغیرہ تمام لوازم آپ کے لیے مہیا تھے اور پانچ ہزار وظیفہ پاتے تھے اس وقت بھی آپ کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا ایک چادر تھی جس کے نصف حصہ کو پہنتے اور نصف کو بچھاتے تھے۔ زندگی بھر گھر نہیں بنایا دیوار دل اور درختوں کے سایہ میں زندگی گذار دی ایک مرتبہ حذیفہ نے آپ سے کہا ہم تمہارے لیے گھر نہ بنوا دیں؟ آپ نے پوچھا کیوں؟ کیا اس لیے کہ مجھکو بادشاہ بنا دو اور میرے واسطے ایسا گھر تعمیر کرد جیسا کہ تمہارا مدائن میں ہے انھوں نے جواب دیا نہیں بلکہ پھوس کا اور اس کی چھت چٹائی کی ہوگی اور صرف اتنا بلند ہو کہ جب تم کھڑے ہو تو تمہارا سر چھت سے جا کر لگے اور تمہارے سر پونے کے لیے تیار ہو اور جب سو رہو تو تمہارے پیر دیوار سے ٹکرائیں اور چھت تمہاری آنکھوں پر گرنے کے قریب ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ گویا تم میرے دل میں تھے اور جو میری خواہش تھی اسی کو تم نے بیان کیا۔ (اسد الغابہ ج ۲)

ایک مرتبہ ایک فوجی دستے کی سرداری آپ کے سپرد ہوئی تو جی شان و شوکت کا تو ذکر ہی کیا یہاں معمولی سپاہی کی بھی وضع نہ تھی چنانچہ فوجی نوجوان دیکھ کر ہنستے اور کہتے یہی ہمارے امیر ہیں وفات کے وقت بیس بائیس درہم سے زیادہ کا اثاثہ نہ تھا بستر میں معمولی سا بچھونا اور دو اینٹیں جن کا تکیہ بناتے تھے اس پر بھی روتے تھے اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ انسان کا ساز و سامان ایک مسافر سے زیادہ نہ ہو اور میرا یہ حال ہے۔ (اہل کتاب صحابہ و تابعین ص۵۸)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مساوات کبھی غلام سے دو کام ایک وقت میں نہ لیتے تھے آپ کے یہاں فرائض کی تقسیم بھی تھی اور اسی طرح حقوق میں بھی حقیقی مساوات تھی۔ آپ کا اپنے غلاموں کے ساتھ وہ حسن سلوک تھا جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ خادم کو گوشت کی بوٹیاں گن کر دیا کرتے تھے، کہ کہیں اس کی طرف سے سوء ظن پیدا نہ ہو جائے (صحابہ وتابعین ص ۵۸)

ضیافت جو شخص بھی بحیثیت مہمان آتا بے تکلفی سے جو کچھ ہوتا اس کے سامنے لا کر رکھ دیتے اور فرما دیا کرتے تھے، اگر خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے تکلف کو منع نہ فرما دیا ہوتا تو میں تمہارے لئے ضرور تکلف کرتا۔ اور تکلف کے معنی یہ ہیں کہ جو چیز موجود نہ ہو اسکو بہ تکلف حاضر کیا جائے۔

ابو وائل سے مروی ہے کہ ایک بار میں اپنے ایک دوست کے ساتھ آپ کا مہمان ہوا۔ آپ نے بے تکلفی سے جو کی روٹی اور نمک ہمارے سامنے لا کر رکھ دیا۔ میرے ساتھی نے کہا۔ اگر اس کے ساتھ پودینہ ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ یہ سن کر آپ اپنا لوٹا لئے ہوئے باہر گئے۔ اور چند منٹ بعد پودینہ لے کر واپس آ گئے ہمیں دیکھ کر کہا۔ لو کھاؤ۔ میرے دوست نے کھانا کھانے کے بعد کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو ہماری روزی پر قانع بنایا۔ آپ نے فرمایا اگر قناعت کرنے والے ہوتے تو اس وقت میرا لوٹا رہن ہو کر یہ پودینہ نہ آتا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۴)

امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن سلمان نے حضرت ابوذر کی دعوت کی۔ دو روٹیاں ان کے سامنے لا کر رکھ دیں۔ ابوذر نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان روٹیوں کو ہاتھ میں اُٹھا کر بغور دیکھنا شروع کیا۔ آپ نے پوچھا اے ابوذر، کیا دیکھ رہے ہو۔ جناب ابوذر نے جواب دیا، میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کہیں سے کچی تو نہیں رہ گئی ہے۔ یہ سن کر آپ کو غصہ آ گیا۔ فرمایا اے ابوذر، کیا تمہاری یہ جرأت ہے کہ اس روٹی کو ہاتھ میں پھیر اُدھر اور اس کے عیوب پر نظر کرو۔ بخدا اس کے لئے بہت سے کارکنان قدرت نے کام کیا ہے۔ پانی، ہوا، برق اور نہ معلوم کس کس کا ہاتھ اس کی تیاری میں ہے۔ اے ابوذر کیا تم سے ممکن ہے کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکو۔ ابوذر یہ سنکر بہت نادم ہوئے۔ اور کہا اے سلمان میں اپنے اس قول پر خدا سے توبہ اور تم سے معذرت چاہتا ہوں۔

کلینی نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے سلمان و ابوذر کے درمیان اخوت قرار دی، اور ابوذر کو یہ تاکید کی کہ کبھی سلمان کی مخالفت نہ کریں۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۶)

حق گوئی اور حاضر جوابی

روضۃ الواعظین میں ہے کہ آنحضرت نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں کون ہے جو صائم النہار (دن میں روزہ رکھنے والا) اور قائم اللیل (راتوں کو عبادت میں بسر کرنیوالا) ہو اور قرآن کو رات میں ختم کرتا ہے۔ سلمان نے کہا، میں ہوں یا رسول اللہ۔ یہ سنکر کچھ لوگوں کو غصہ آیا۔ اور کہنے لگے، ایک مرد فارسی اے گروہ قریش ہم پر فخر کرتا ہے۔ وہ اپنے ان دعووں میں جھوٹا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا خاموش رہو (اے فلاں) سلمان کی مثل تم میں کون ہے۔ وہ لقمان حکمت ہے، اس سے پوچھو وہ بتائے گا۔ اس نے کہا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے سلمان میں اکثر ایام میں تم کو کھاتے اور راتوں کو سوتے دیکھا ہے۔ اور اکثر ایام میں خاموش دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں جیسا تم نے سمجھا ہے بلکہ صورت یہ ہے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں اور اللہ فرماتا ہے: من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا جو ایک نیکی کرے گا۔ اس کو دس گنا ثواب ملے گا، اور میں رجب و شعبان کو ماہ رمضان سے ملاتا ہوں پس یہ صوم الدہر ہے اور میں نے رسولؐ سے سنا ہے جو شخص رات کو باطہارت سویا گیا، گویا اس نے تمام رات عبادت کی میں ایسا ہی کرتا ہوں، اور میں نے رسولؐ سے سنا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ تمہاری مثال میری امت میں قل ھو اللہ احد کی سی ہے کہ جس نے اسے ایک بار پڑھا تو گویا تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے دو بار پڑھا اس نے دو تہائی قرآن ختم کر لیا اور جس نے تین بار پڑھا اس نے پورا قرآن مجید ختم کر لیا۔ اسی طرح اے علیؑ جس نے تمہیں زبان سے دوست رکھا اس کا ایک ثلث ایمان کامل ہوا اور جس نے زبان و دل سے دوست رکھا اس کا دو ثلث ایمان کامل ہوا، اور جس نے زبان و دل سے دوست رکھا اور ہاتھوں سے تمہاری مدد کی، اس کا ایمان کامل ہوا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبیؐ بنا کر بھیجا ہے۔ اے علیؑ اگر اہل زمین تمہیں اتنا ہی دوست رکھیں جتنا اہل آسمان تو خدا کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اور میں سورہ قل ھو اللہ تین بار پڑھتا ہوں۔

(مناقب ابن شہر آشوب حیات القلوب ج ۲ ص ۶۱۵)

کتاب ابن بابویہ و ابوالقاسم البستی و قاضی ابو عمرو ابن احمد میں جابر اور انس سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عمر کے سامنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علیؑ کی منقبت کی جناب سلمانؓ نے کہا اے عمر تم کو کیا وہ دن یاد نہیں جب کہ تم اور میں اور حضرت ابوبکر و ابوذر حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ہمارے لئے اپنا شملہ بچھایا ہم سب کو ایک کنارے پر بٹھایا اور علیؑ کو بیچ میں اور پھر فرمایا اے ابوبکر کھڑے ہو اور علیؑ کو سلام کرو امامت وخلافت مسلمین کی بناء پر۔ اسی طرح ہر ایک سے فرمایا۔ پھر علیؑ سے فرمایا اے علیؑ سلام کرو اس نور (آفتاب) کو انہوں نے کہا اے خدا کی چمکتی ہوئی آیت تجھ پر میرا اسلام۔ آفتاب سے آواز آئی وعلیک السلام۔ اس کے بعد حضرت رسول خدا نے فرمایا خداوند تو نے میرے بھائی سلیمانؑ کو ملک دیا اور ہوا کو مسخر کیا جو ان کا بساط (تخت) کو ایک ماہ کی راہ لیجاتی تھی اور شام کو ایک ماہ کی راہ۔ تو اس ہوا کو بھیجدیا تاکہ ان لوگوں کو اصحاب کہف تک لیجائے حضرت علیؑ فرماتے ہیں ہم کو ہوا نے اٹھایا اور جدھر حکم خدا تھا لے چلی میں نے کہا، اے ہوا اب ہم کو اصحاب کے پاس اتار جب ہم غار کے اندر پہنچے تو ہم میں سے ہر ایک نے ان کو سلام کیا مگر انہوں نے کسی کو جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا السلام علیکم یا اصحاب الکہف۔ انہوں نے کہا وعلیک السلام اے وصی محمدؐ ہم اس جگہ دقیانوس کے زمانے سے محبوس (قید) ہیں سلمان کہتے ہیں حضرت علیؑ نے ان سے کہا تم نے میرے ساتھیوں کے سلام کا جواب کیوں نہ دیا انھوں نے کہا ہم سوائے نبی یا وصی نبی اور کسی کے سوال کا جواب نہیں دیتے تم وصی خاتم النبین ہو اور خلیفہ رب العالمین ہو۔ ہم وہاں سے پھر چلے کچھ دیر کے بعد علیؑ نے ہوا سے کہا ہمیں اتار دے ہم سب نے وضو کیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ہم نماز صبح میں رسولؐ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہم نے ایک رکعت پالی۔

انس نے کہا علیؑ نے جبکہ وہ منبر کوفہ پہ تھے مجھ سے تصدیق چاہی میں نے پس و پیش کی فرمایا خدا تیرے جسم کو مبروص کر دے، تیرے پیٹ میں آگ بھر دے اور تیری آنکھیں اندھی کر دے پس میں مبروص اور اندھا بھی ہوا اور ماہ رمضان وغیرہ میں روزہ رکھنے کے قابل نہ رہا (مجمع الفضائل صہ ۱۹۵)

جناب سلمان کی حق گوئی صفائی، ہمت و جرات کے مزید واقعات پچھلے بیانات میں گزر چکے ہیں خصوصیت سے حسب و نسب اور بیعت ابوبکر کے بیانات ملاحظہ فرمالیں۔

زہد و تقویٰ

حافظ مجیب اللہ صاحب ندوی رفیق دار المصنفین اہل کتاب صحابہ و تابعین میں لکھتے ہیں کہ آپ کا زہد و ورع اس حد تک پہونچ گیا تھا کہ جس کے بعد رہبانیت کی حد شروع ہو جاتی ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف رہبانیت کی طرف مائل تھے مذہبی تشدد کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کا بھی پورا پورا لحاظ رکھتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے (اہل کتاب صحابہ و تابعین صہ ۵۸)

آپ احکام خدا کے ہر گوشہ پر نظر رکھتے تھے ایک دفعہ ابو درداء کے گھر ان سے ملنے کے لیے گئے تو دیکھا ابو درداء کی بیوی میلا لباس پہنے میلی صورت بنائے ہوئے ہے پوچھا ایسا کیوں ہے اس نے کہا تمھارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو مجھ سے کوئی کام ہے پھر کیوں زینت کروں اتنے میں ابو درداء آ گئے اور جناب سلمان کے لیے کھانا پیش کیا آپ نے کہا تم بھی کھاؤ انھوں نے جواب دیا میں روزہ سے ہوں کہا جب تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہ کھاؤں گا اس روز رات کو بھی جناب سلمان وہیں رہے دیکھا کہ ابودرداء نے رات کو بھی عبادت شروع کی تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور کہا جس طرح تم پر خدا کا حق ہے تمہارے اہل کا بھی ہے اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے ہر حقدار کو اس کا حق پہونچنا چاہئے یعنی عبادت بھی کرو، بیوی سے مباشرت بھی کرو اور آرام بھی کرو دوسرے دن دونوں شخص رسول کی خدمت میں گئے اور یہ سب واقعہ بیان کیا تو حضرت نے فرمایا سلمانؓ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔

(استیعاب ج ۲ ص ۵۵۸)

صدقات سے اجتناب صدقات سے سخت پرہیز کرتے تھے اگر کسی چیز میں صدقہ کا ادنیٰ شائبہ ہوتا تو اس سے بھی احتراز کرتے ایک غلام نے خواہش کی کہ مجھکو مکاتب بنا دیجئے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میں لوگوں سے مانگ کر ادا کردوں گا فرمایا تم مجھکو لوگوں کے ہاتھ کا دھودن کھلانا چاہتے ہو (ابن سعد جزو ۴ ص ۶۷)

رعب وجلال چونکہ آپ حق بات کہنے میں کسی کی رعایت نہیں فرماتے تھے اس لیے باوجود فقیرانہ زندگی کے اصحاب رسول آپ سے خوف کھاتے تھے ایک مرتبہ آپ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اس وقت وہ ایک گدے پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ کو دیکھ کر وہ گدا (گاؤ تکیہ) آپ کی طرف بڑھا دیا۔ (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۵۹۹)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چند جواہر ریزے

آپ کے بہت سے حکیمانہ جملے اور زریں اقوال کتب احادیث میں موجود ہیں ان میں سے چند یہاں نقل کئے جارہے ہیں۔

(۱) آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کو فرماتے سنا ہے کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ (مستدرک حاکم ج ۳ صفحہ ۶۱۴)

(۲) ابو درداء نے آپ کو شام سے خط لکھا کہ تم پر سلام ہو اما بعد خدا نے مجھے تمہارے بعد مال اور لڑکے عنایت کیے اور میں پاک زمین پر فروکش ہوا سلمانؓ نے ان کو جواب لکھا تم پر سلام ہو۔ تم نے مجھے لکھا تھا کہ خدا نے تم کو مال و فرزند عطا کیے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مال و فرزند کی زیادتی خیر نہیں ہے خیر یہ ہے کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اور تمہارا علم تم کو نفع پہونچائے اور تم نے مجھے لکھا تھا کہ تم ارض مقدسہ میں وارد ہوئے ہو حالانکہ زمین کسی کے واسطے عمل نہیں کرتی تم عمل کرو تو یہ ایسا ہے گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں سے شمار کرو۔

(ترجمہ اسد الغابہ ج ۲ صفحہ ۱۴۲)

(۳) حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بیمار پڑے سعد ابن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عیادت کو گئے تو رونے لگے سعد نے کہا ابو عبداللہ رونے کا کونسا مقام ہے آنحضرتؐ تم سے خوش و مسرور دنیا سے اُٹھے تم ان سے حوض کوثر پر ملو گے بچھڑے ہوئے ساتھیوں سے ملاقات ہوگی آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں موت سے نہیں ڈرتا اور نہ دنیا کی حرص باقی ہے اور نا اس لئے کہ رسولؐ نے ہم سے فرمایا تھا اور عہد لیا تھا کہ تمہارا دنیاوی ساز و سامان ایک مسافر کے زادِ راہ سے زیادہ نہ ہو حالانکہ میرے گرد اس قدر سانپ (اسباب) جمع ہیں سعد کہتے ہیں کل سامان میں جس کو سانپ سے تعبیر کیا تھا ایک بڑا پیالہ ایک لگن اور ایک طشت سے زیادہ نہ تھا اس کے بعد سعد نے خواہش کی کہ مجھکو کچھ نصیحت کیجئے فرمایا کسی کام کا قصد کرتے وقت، فیصلہ کرتے وقت اور تقسیم کرتے وقت خدا کو یاد رکھا کرو۔ اسی بیماری کے دوران دوسرے احباب نے بھی نصیحت اور وصیت کی خواہش کی فرمایا تم میں سے جس سے ہو سکے اس کی کوشش کرے کہ وہ حج و عمرہ۔ جہاد یا قرآن پڑھتے ہوئے جان دے اور فسق و فجور اور خیانت کی حالت میں نہ مرے۔ (طبقات ابن سعد حالات سلمانؓ)

(۴) آپ کی وفات عبداللہ بن سلام سے پہلے ہو گئی تھی ایک دن عبداللہ نے خواب میں آپ کو دیکھا تو پوچھا اے سلمانؓ سب سے بہتر از روئے عمل آپ نے کس چیز کو پایا فرمایا توکل عجیب چیز ہے۔

(ابن سعد جزو ۴ ق اول ص۶۷)

(۵) علامہ نوری ماتر ندرانی نے کتاب روضۃ الواعظین کے حوالے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ میں نے سلمانؓ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا اللہ اور رسولؐ پر ایمان کے علاوہ آپ نے جنت حاصل کرنے کے لیے کس چیز کو افضل پایا۔ آپ نے فرمایا میں نے ایمان باللہ اور رسول کے بعد کسی چیز کو اس شخص سے افضل نہیں پایا جس نے علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کی اور ان کی پیروی کی۔

(نفس الرحمٰن)

(۶) ایک مرتبہ دجلہ کے قریب جانے کا اتفاق ہوا آپ کا ایک شاگرد بھی ساتھ تھا آپ نے اس سے کہا کہ گھوڑے کو پانی پلا لاؤ اس نے حکم کی تعمیل کی آپ نے فرمایا خوب اچھی طرح پلا لاؤ جب وہ سیراب ہو گیا تو شاگرد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ علم کی مثال بھی ایسی ہی ہے اس میں سے جتنا بھی خرچ کیا جائے گھٹتا نہیں تم کو چاہیے کہ علم نافع حاصل کرو۔

(۷) آپ نے فرمایا کہ علم بہت ہے اور عمر تھوڑی ہے تو بقدر علم دین اسے حاصل کرو اور ساری دنیا کے علوم کے پیچھے نہ پڑو۔

(۸) آپ نے فرمایا کہ مومن کی مثال ایک مریض کی سی ہے اس کے پاس طبیب موجود ہے جو مرض اور اس کے علاج سے بخوبی واقف ہے مریض کو جب کسی ایسی چیز کی خواہش ہوتی ہے جو اس کے لیے مضر ہو تو وہ اس کو روکتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ جنت کی تمام نعمتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے اگر وہ پہلے سے یا نہ رکھا گیا ہوتا اس کو یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعمتیں کیسے ملتیں۔

(۹) آپ فرماتے تھے کہ مجھے تین آدمیوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے ایک وہ جو دنیا کی طلب میں پڑا ہوا ہے اور موت اسے طلب کر رہی ہے دوسرا وہ جو موت سے غافل ہے تیسرا وہ جو قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور نہیں سمجھتا کہ اللہ اس سے راضی ہے یا ناراض۔ فرمایا تین چیزیں مجھے اس قدر غمگین کرتی ہیں کہ میں رو دیتا ہوں ایک آنحضرتؐ اور ان کے دوستوں کا فراق دوسرے عذاب قبر تیسرے قیامت کا خطرہ۔

(۱۰) آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ سے نصیحت کی خواہش کی آپ نے فرمایا بولو نہیں اس نے کہا لوگوں میں رہ کر یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ نے فرمایا اگر بولو تو صحیح اور مناسب بات کہو اس نے کہا کچھ اور ارشاد ہو فرمایا کہ غصہ نہ کرو۔ اس نے کہا میں غصہ میں قابو سے باہر ہو جاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھو۔ اس نے کہا کچھ اور ارشاد فرمائیے فرمایا کہ لوگوں سے ملو جلو نہیں اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ لوگوں سے ملا جلا نہ جائے آپ نے فرمایا اگر ملتے جلتے ہو تو پھر بات میں سچائی سے کام لو۔ (اہل کتاب صحابہ و تابعین ص۹۶)

(۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ کھانے کے بعد وضو باعث برکت ہے جب رسولؐ سے میں نے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ قبل اور بعد طعام باعث برکت ہے۔

(مسند ج ۵ ص ۴۴۱)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲) دو آدمی آپ کے پاس مدائن میں شام سے آئے اور انھوں نے آکر کہا آپ کے بھائی ابو درداء کے پاس سے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس نے جو ہدیہ مجھے بھیجا ہے وہ مجھے پہونچاؤ انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں کوئی ہدیہ یا تحفہ اس نے نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور امانت ادا کرو انھوں نے پھر کہا کہ ہمارے پاس کوئی مال ایسا نہیں ہے جو اس نے بطور تحفہ آپ کے لیے بھیجا ہو آپ نے فرمایا کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں ہے ان لوگوں نے کہا ہاں ہم لوگ جب وہاں سے چلے تھے تو اس نے آپ کو سلام کہا تھا آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑا بھی کوئی ہدیہ و تحفہ ہو سکتا ہے۔؟ (حلیۃ الاولیاء ج اول ص۲۰۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ازدواج و اولاد

طبقۂ جہلاء میں عام طور سے آپ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی تھی اور آپ مجبوب (یعنی عنین یا خواجہ سرا) تھے۔ یہ بالکل غلط ہے آپ نے بنی کندہ کی ایک عورت کے ساتھ شادی کی تھی۔ جس سے دو فرزند پیدا ہوئے انہیں سے آپ کو کثرت نسل کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں سے بعض اسی جگہ آباد تھے۔ اور سب کے سب صاحبان فضل و عقل تھے۔ (مجالس المومنین ص ۸۹)

اسد الغابہ میں ہے کہ آپ کی تین لڑکیاں تھیں۔ ایک لڑکی اصفہان میں اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ اہل اصفہان انہیں کی اولاد ہیں۔ اور دو لڑکیاں مصر میں تھیں۔ (اسد الغابہ ج ۴)

عبد اللہ بن سلمیٰ سے روایت ہے کہ سلمانؓ نے بنی کندہ کی ایک عورت سے شادی کی تھی جب رات کا وقت آیا آپ اس کے پاس بیٹھے اس کی پیشانی کو مس کیا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی، اور اس سے فرماتے تھے، میری اطاعت کر اس چیز میں جس کا خدا نے تجھے حکم دیا ہے، وہ کہتی تھی میں مطیع اور فرمانبردار ہوں۔ آپ فرماتے تھے کہ میرے خلیل آنحضرتؐ نے مجھے وصیت کی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب میں اپنے اہل کے ساتھ جمع ہوں تو اللہ کی اطاعت پر جمع ہوں پس آپ اور وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ دونوں نے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر اس فطری تقاضہ کی تکمیل کی جو مرد اپنی عورتوں سے کرتے ہیں، جب صبح ہوئی تو آپ کے مصاحبین نے آپ سے پوچھا، آپ نے اپنی زوجہ کو کیسے پایا۔ آپ نے ان کو بتانے سے اعراض فرمایا۔ اور کہا کہ خدا نے ستر پوشی کا حکم دیا ہے لہذا اس کے بارے میں ہرگز سوال نہ کرو۔

کتاب مہج الدعوات کی حدیث تحفۃ الجنۃ میں ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام عبداللہ تھا (اسی لئے آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہو گئی۔ (مؤلف کتاب ہذا)

وہ روایت جسمیں یہ کہا گیا ہے کہ جناب سلمانؓ نے تزویج نہیں فرمائی ضعیف ہے۔ روایات معتبرہ ومشہورہ کے مقابلہ میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس روایت کا راوی حسین بن حمدان ضعیف راوی ہے اور اس کے اوپر اعتبار جائز نہیں ہے۔ نجاشی کا قول ہے کہ حسین بن حمدان الحصینی جنبلانی ابوعبداللہ فاسد المذہب تھا۔ اور خلاصہ میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ وہ کاذب وملعون تھا۔ (نفس الرحمٰن)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدت حیات

آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ کتاب سعدالاخبار میں ڈھائی سو، تین سو، ساڑھے تین سو اور ڈیڑھ ہزار سال تک کی روایات موجود ہیں۔ اسی طرح اسد الغابہ میں ہے کہ عباس ابن یزید نے کہا ہے کہ سلمان رضؓ ساڑھے تین سو برس زندہ رہے۔ لیکن ڈھائی سو میں کسی کو شک نہیں ہے۔ ابونعیم نے کہا کہ سلمان بڑی عمر والوں میں سے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے حواریین عیسٰی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے خود عیسٰیؑ ابن مریم کو پایا تھا۔ اور دونوں کتابیں پڑھی تھیں۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۴)

مگر علامہ ذہبی لکھتے ہیں ظھرلی انہٗ ما زاد علی الثمانین

مجھے ظاہر ہوا ہے کہ ان کی عمر اسّی سال سے زیادہ نہیں تھی۔

(اصابہ ج ۳ صـ۱۱۳)

غالباً موصوف کو الہام ہوا ہوگا اس لئے کہ یہ کہنے کے بعد کوئی ثبوت اپنے دعوٰی میں پیش نہیں فرمایا۔

ہمارے نزدیک ساڑھے تین سو برس والی روایت زیادہ معتبر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لیے کہ آپ نے زیارت رسولؐ کے شوق میں وطن چھوڑا اور دس راہبوں کی صحبت حاصل کی شرف زیارت حاصل ہوا - اور پھر آنحضرتؐ کی وفات کے بعد پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ برس زندہ رہے یہ سب اسی سال کی عمر میں ناممکن ہے علاوہ ازیں جن روایات میں ساڑھے تین سو برس عمر بتائی گئی ہے وہ کتب تاریخ میں مشہور اور معتبر ہونے کے ساتھ کثرت سے ہیں -

فتوحات القدس کی اس روایت سے بھی آپ کی عمر تین سو سال سے زیادہ ہی ظاہر ہوتی ہے کہ ایک دن جناب امیرالمومنینؑ بیٹھے ہوئے خرمے کھا رہے تھے آپ نے مزاحاً ایک گٹھلی سلمانؓ کی طرف پھینکی جس پر آپ نے کہا اے علیؑ آپ مجھ سے مزاح فرما رہے ہیں حالانکہ میں سن میں آپ سے بڑا ہوں اور آپ میرے سامنے ایک کمسن بچے ہیں بچوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بڑوں سے مزاح کریں - امیرالمومنینؑ نے جواب دیا اے سلمانؓ تم اپنے آپ کو بزرگ سمجھتے ہو اور مجھے خورد حالانکہ تم یہ بھول گئے کہ جب تم صحرا میں پانی کے ایک چشمہ پر غسل کر رہے تھے تو ایک جنگلی شیر نے تم پر حملہ کیا تھا تم نے اس مصیبت سے بچنے کے لیے بارگاہ قدس میں دعا کی تھی تو ایک شخص نے جو گھوڑے پر سوار ذرع پہنے ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے تھا تمہاری مدد کی تھی جانتے ہو وہ کون تھا اے سلمانؓ ذرا غور سے دیکھو وہ شخص میں ہی تو تھا سلمانؓ نے اس کا اقرار خدمت نبوی میں آکر کیا اور امیرالمومنینؑ سے عرض کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اے علیؑ اس واقعہ کو تین سو تیس سال گزر گئے ہیں آج تک میں نے کسی سے ذکر نہیں کیا تھا آج آپ نے اس کو یاد دلا دیا۔

(فتوحات القدس قلمی ص۲۳ رضا لائبریری رام پور)

یہ واقعہ آنحضرتؐ کے زمانہ کا ہے اگر اس کو آپ کی زندگی کے آخری ایام کا بھی مانا جائے تب بھی پیغمبر کے بعد سلمانؑ ۲۵ سال زندہ رہے اس صورت سے آپ کی عمر ساڑھے تین سو سال سے کچھ زیادہ ہی قرار پاتی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات

کتاب الفضائل میں شیخ الفقیہہ ابوالفضل سدیدالملۃ والدین شاذان بن جبرائیل بن اسمٰعیل بن ابی طالب القمی اصبغ بن نباتہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں سلمان فارسی کے ساتھ تھا جبکہ وہ مدائن کے حاکم تھے اور یہ ابتداء خلافت امیرالمومنین کا زمانہ تھا حضرت عمر بن خطاب نے آپ کو مدائن کا حاکم بنایا تھا اس عہدہ پر آپ اس وقت تک قائم رہے جب امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالب والی امر ہوئے۔ اصبغ کہتے ہیں کہ میں ایک روز ان سے ملاقات کے لیے گیا وہ سخت بیمار تھے مجھے دیکھ کر فرمانے لگے اے اصبغ مجھ سے جناب رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ اے سلمانؓ جب تم سے مرنے کا زمانہ قریب ہوگا تو مردہ تم سے باتیں کرے گا اب تم لوگ مجھے تختہ پر لٹا کر قبرستان مدائن میں لے چلو جب ان کو قبرستان میں لے آئے منہ قبلہ کی طرف کر دیا آپ نے با آواز بلند اس طرح کہا اے وہ لوگو! جن کی جانیں فنا ہوگئی ہیں تم پر سلام ہو تم کو دنیا کی طرف سے کس چیز نے ناامید کر دیا ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے اسی طرح چند مرتبہ دریافت کیا جب کوئی جواب نہ پایا تو فرمایا اے اہل قبور! مجھ سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیری وفات کا زمانہ قریب آئے گا تو ایک مردہ تجھ سے باتیں کرے گا اگر میری موت کا زمانہ قریب آگیا ہے تو برائے خدا و رسولؐ مجھ سے ہم کلام ہو اس وقت ایک مردہ نے آواز دی کہ اے وہ لوگو! جو دنیا میں مکانات بناتے اور باغات لگاتے ہو اور آخر وہ سب فنا و خراب ہو جاتے ہیں تم پر سلام ہو۔

آپ نے پوچھا کہ تم اہل بہشت سے ہو یا اہل نار سے اس نے جواب دیا کہ میں اہل بہشت سے ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بیان کرو کہ تمہاری موت کس طرح ہوئی اور کیا مصیبت گذری۔ مردہ نے کہا اے سلمانؓ کچھ نہ پوچھو خدا کی قسم اگر کوئی شخص مقراض سے میرے تمام بدن کو ریزہ ریزہ کرتا اور ہڈیوں سے گوشت کو جدا جدا کرتا تو میرے نزدیک وہ موت کی اذیت سے بہت زیادہ آسان ہوتا اے سلمانؓ! میں دنیا میں ہمیشہ نیک اعمال کیا کرتا تھا برابر نماز پڑھتا قرآن مجید کی تلاوت کرتا تھا یکایک بیمار ہوا اور میری عمر کی مدت تمام ہوئی اس وقت ایک شخص طویل القامت بشکل مہیب میرے سامنے ہوا پر معلق کھڑا ہو گیا اور وہیں سے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کیا آنکھیں اندھی ہو گئیں کانوں کی طرف اشارہ کیا تو کان بہرے ہو گئے۔ زبان کی طرف اشارہ کیا تو زبان بند ہو گئی میں نے کہا تو کون ہے؟ جو میرے ساتھ یہ سلوک کر رہا ہے اس نے جواب دیا میں ملک الموت ہوں اب تیری زندگی کا زمانہ گذر گیا تجھ کو یہاں سے دوسرے مقام پر جانا ہوگا اتنے میں دو شخص اور آگئے جن میں سے ایک میرے داہنی جانب بیٹھ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دوسرا بائیں جانب اور کہنے لگے کہ ہم دونوں وہ فرشتے ہیں جو دنیا میں تیرے اعمال لکھا کرتے تھے یہ کہکر ایک نے جس کا نام رقیب تھا میرا ایک نامہ اعمال مجھے دیا جب میں نے اپنی نیکیوں کو اس میں دیکھا تو بہت خوش اور مسرور ہوا پھر دوسرے نے جس کا نام عتید تھا دوسرا نامہ اعمال مجھے دیا جب میں نے اس میں اپنے گناہوں کو دیکھا تو بہت محزون و غمگین ہوا اس کے بعد ملک الموت میرے قریب آئے اور ناک کی طرف سے میری روح قبض کر لی جس کا صدمہ مجھے ابھی تک نہیں بھولا ہے اس وقت میرے اہل و عیال عزیز و اقارب سب رونے لگے ملک الموت ان کی گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری دیکھکر کہنے لگے کہ تم لوگ کیوں روتے ہو میں نے اس پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے مجھے حکم خدا ہوا تو میں نے اس کی روح قبض کر لی ابھی تو کتنی ہی مرتبہ میں تمھارے پاس آؤں گا پھر دوسرے فرشتے نے میری روح کو ملک الموت سے لے کر پروردگار کے حضور میں پہونچا دیا اس وقت خداوند عالم نے میرے کل اعمال و افعال کے متعلق سوالات فرمائے مثلاً نماز و روزہ، زکوٰۃ و خمس، حج و جہاد تلاوت قرآن و اطاعت والدین وغیرہ کے بارے میں اور خون ناحق کرنا، مال غصب کرنا، بندگان خدا پر ظلم کرنا وغیرہ سب باتوں کے بارے میں پوچھا اس کے بعد وہ فرشتہ میری روح کو زمین پر لایا اور غسال میرے جسم سے کپڑے اتار کے غسل دینے لگا میری روح نے اس سے کہا اے بندہ خدا اس جسم ضعیف و ناتواں پر رحم کر اور آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر خدا کی قسم جس جس رگ سے میں نکلی ہوں وہ رگ اس کی ٹوٹ گئی ہے اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمام اعضاء گویا پیس پس گئے ہیں غرض اس عاجزی سے میری روح نے کہا کہ اگر غسال سنتا تو مردوں کو غسل دینا چھوڑ دیتا پھر غسل دینے کے بعد لوگوں نے مجھے کفن میں لپیٹا اور محفوظ کیا نماز جنازہ پڑھی اور جب مجھے قبر میں اتارا اس وقت کچھ ایسی وحشت میرے اوپر طاری ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے گویا ایک مرتبہ آسمان سے زمین پر آ پڑا جب لوگ قبر کو بند کر چکے اس وقت میری روح پھر میرے جسم میں داخل ہوئی اور ایک فرشتہ جس کا نام رومان تھا میرے پاس آیا اور مجھے بٹھلا کر کہنے لگا اپنے وہ اعمال جو تو نے دنیا میں کئے ہیں لکھ میں نے کہا مجھے تو یاد نہیں اس نے کہا میں بتلاتا جاتا ہوں تو لکھتا جا میں نے کہا کاغذ کہاں سے لاؤں؟ اس نے کہا یہی تیرا کفن بجائے کاغذ کام دے گا میں نے کہا قلم کہاں سے لاؤں؟ اس نے کہا تیری انگلی بمنزلہ قلم ہے میں نے کہا سیاہی کہاں سے آئے گی وہ فرشتہ بولا کہ تیرا لعاب دہن بجائے سیاہی کے کام دیگا غرض جب میں نے کل اعمال لکھ لیے تو اس نے اس نوشتہ کو بطور طوق میری گردن میں ڈال دیا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے

کل انسان الزمناه طائره فی عنقه ونخرج له یوم القیامة کتابا یلقه منشورا اقرا کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا

ترجمہ۔ ہر آدمی کا اعمال نامہ ہم نے بطور طوق اس کی گردن میں ڈال دیا ہے۔ اور قیامت کے دن جب اس نامہ اعمال کے ساتھ اس کو اٹھائیں گے تو حکم دیں گے کہ اپنا لکھا ہوا پڑھ لے آج کے دن اپنی ذات کے محاسبہ کے لیے تو خود ہی کافی ہے اس کے بعد ایک فرشتہ نہایت مہیب جس کا نام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منکر ہے ہاتھ میں ایک گرز آتشین لیے میرے پاس آیا اور کہنے لگا من ربک بتا تیرا پروردگار کون ہے؟ پیغمبر اور امام تیرے کون ہیں؟ تو کس طریقہ پر تھا، دین تیرا کیا ہے؟ یہ سنکر میں توخوف سے حواس باختہ ہو گیا میرا بند بند کانپنے لگا حیران تھا کہ کیا جواب دوں؟ اتنے میں رحمت خدا میرے شامل حال ہوئی دل مطمئن ہوا میں نے جواب دیا اللہ جل جلالہ ربی و محمد نبیی و علی ابن ابیطالب و اولادہٗ المعصومون آئمتی والاسلام دینی والقرآن کتابی خدا میرا رب (پالنے والا) ہے اور محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ اور ان کی اولاد معصومین میرے امام اور پیشوا ہیں اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن میری کتاب ہے پھر دوسرے فرشتہ نے بھی جس کا نام نکیر تھا اسی مہیب آواز سے میرے اعمال و افعال و اعتقادات کے بارے میں سوال کیا فضل خدا سے میں نے اس کا جواب بھی دیا اور کہا اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وان علیاً واولادہ المعصومین حجج اللہ وان الجنۃ حق والنار حق والصراط حق والمیزان حق وسوال منکر ونکیر فی القبر حق والبعث حق والنشور حق وتطایر الکتب حق وان الساعۃ آتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور۔ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، علیؑ اور ان کی اولاد میں سے جتنے معصوم ہیں وہ سب خدا کی حجتیں ہیں اور جنت برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے۔ پل صراط برحق ہے اور میزان برحق ہے، قبر میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منکر و نکیر کا سوال کرنا برحق ہے اور میدان حشر میں لوگوں کا پھیلنا برحق ہے اعمال ناموں کا کھلنا برحق ہے اور قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا شک نہیں ہے اور ہر وہ شخص جو قبر میں ہے پروردگار عالم ضرور اسے اٹھا کر کھڑا کرے گا۔

پھر قبر میں مجھے لٹا کر ان فرشتوں نے کہا نم نومة العروس اب تو آرام سے مثل خواب عروس کے سو جا! اور پھر ایک دروازہ بہشت کا میرے سرہانے کی طرف کھول دیا جس سے بہشت کی ہوا آنے لگی اور جہاں تک نظر کام کرتی تھی اتنی دور تک قبر کشادہ ہو گئی اور تمام زمین گلزار ہو گئی اے سلمان فارسی انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت خدا کو یاد کرے اور اسی کی عبادت میں زندگی بسر کر دے کہ مرنا برحق ہے اور ان سب باتوں کا جو میں نے بیان کیں ضرور سامنا ہو گا۔

اصبغ کہتے ہیں کہ جب قبر سے آواز آنا بند ہوئی حضرت سلمان رض فارسی نے کہا کہ اب تم مجھے گھر لے چلو جب ان کے مکان پر لائے تو آپ نے فرمایا زمین پر لٹا دو جب میں نے لٹا دیا تو آسمان کی طرف دیکھ کر ایک دعا پڑھی اور اس دار فانی سے دار باقی (آخرت) کی طرف کوچ فرمایا۔ میں متحیر تھا کہ آپ کو دفن کیونکر کروں اتنے میں دور سے ایک سوار دکھائی دیا جب قریب آیا میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ حضرتؑ نے آکر اپنے دست مبارک سے آپ کو غسل دیا کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا اور نظروں سے غائب ہو گئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(کتاب فضائل صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۸ و حیات القلوب ج ۲ صفحہ ۶۱۵
لوائج الاحزان جلد اول صفحہ ۳۶۸ تا ۳۷۷)

الشیخ محدث جلیل سعید بن ہبۃ اللہ راوندی خرائج باب چہاردہم میں روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ مسجد مدینہ میں صبح کے وقت داخل ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ سلمان نے وفات پائی ہے اور مجھے غسل و کفن، نماز اور تدفین کی وصیت کی ہے۔ (نفس الرحمٰن)

بحار الانوار میں حبیب بن حسن نے جابر الانصاری سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے صبح کی نماز ہمارے ساتھ ادا فرمائی پھر ہماری طرف رخ کرکے فرمایا ایھا الناس خدا تم کو تمہارے بھائی سلمان کی موت پر صبر کرتے ہیں اجر عطا فرمائے لوگ اس بارے میں بات چیت کرنے لگے آپ نے رسول کا عمامہ سر پر رکھا آپ کی ذرع زیب تن کی رسول کا عصا ہاتھ میں لیا اور تلوار کمر میں باندھی اور آپ کی سواری عضباء پر سوار ہوئے اور قنبر سے فرمایا دس تک گن۔ قنبر کہتے ہیں میں نے تعمیل حکم کی اور ہم نے اپنے آپ کو سلمانؓ کے دروازہ پر (مدائن میں) کھڑا ہوا پایا۔ زاذان خادم سلمان فارسی کہتا ہے کہ جب میں نے اپنے آقا کی وفات کا وقت قریب پایا تو آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ جس نے (علیؑ) نے رسول خدا کو غسل دیا تھا وہی مجھے بھی غسل دے گا۔ میں نے کہا آپ مدائن میں ہیں اور وہ مدینہ میں، آپ نے فرمایا اے زاذان جب تم میری داڑھی باندھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگے تو دروازہ پران کی آواز سنو گے۔ جب میں نے آپ کی ڈاڑھی باندھ دی تو میں نے دروازہ پر کسی کو کہتے سنا کہ میں امیر المومنینؑ ہوں میں نے دروازہ کھولا آپ اندر داخل ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے زاذان! ابوعبداللہ سلمانؓ نے قضا کی ہیں نے کہا مولا ہاں! پس آپ اندر داخل ہوئے اور سلمان کے چہرہ سے چادر ہٹائی سلمان امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھکر متبسم ہوئے۔ آپ نے فرمایا مرحبا اے اباعبداللہ جب تم رسولؐ سے ملاقات کرنا تو ان سے جو جو مظالم تمھارے بھائی پر قوم کی طرف سے ہوئے ہیں بیان کرنا پھر آپ نے سلمان کی تجہیز کی اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے کثرت سے تکبیروں کی آواز سنی میں نے آپ کے ساتھ دو مردوں کو دیکھا ان کے بارے میں سوال کیا تو امیر المومنین نے فرمایا ان میں سے ایک میرے بھائی جعفر طیارؑ اور دوسرے جناب خضر پیغمبرؑ تھے اور ہر ایک کے ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی تھیں اور ہر صف میں ہزار ملائکہ تھے اور مشارق میں ہے کہ زاذان غلام سلمان کا کہنا ہے کہ جب امیر المومنین تشریف لائے کہ سلمانؓ کو غسل دیں تو آپ نے کپڑا چہرہ سے ہٹایا تو سلمان مسکرائے اور قریب تھا کہ بیٹھ جائیں امیر المومنین نے فرمایا اپنی موت کی طرف پلٹ جاؤ کہ رجال کشی میں ہے کہ سلمانؓ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جب تمھاری موت کا وقت قریب آئے گا تو کچھ لوگ تمھارے پاس آئیں گے جو خوشبو کو پسند کریں گے اور کھانا نہیں کھائیں گے پھر آپ نے مشک کی تھیلی نکالی اور پانی میں ملایا اور زوجہ سے کہا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دروازہ پر جاکر بیٹھ جاؤ اور دروازہ بند کرلیا۔ (نفس الرحمٰن)
ان کی بیوی نے حکم کی تعمیل کی چند منٹ کے بعد انھوں نے ایک آواز سنی جو نہایت آہستہ سے تھی انھوں نے جاکر دیکھا تو آپ کی روح جنت کو پرواز کرچکی تھی۔ (ابو نعیم)

یہ اختصاص اور امتیاز بھی صرف آپ ہی کو تمام صحابہ اور تمام امت پر حاصل ہے کہ مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے دست ہائے مبارک سے غسل و کفن دیا نماز جنازہ پڑھی دفن کیا اور باعجاز مدینہ سے مدائن تشریف لائے اور پھر اسی دن مدینہ واپس ہوئے۔ بعض لوگوں کو یقین نہیں ہوا تھا جب اہل مدائن کا خط سلمان کی موت کے بارے میں آیا جس میں وقت وفات اور تمام وہ حالات درج تھے جو امیر المومنین نے بیان فرمائے تھے تب یقین ہوا۔

تاریخ وفات میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۱۲ھ کے اوائل میں ہوئی مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان کے آخری دور خلافت ۳۵ھ میں ہوئی اور علمائے شیعہ کی کثیر تعداد نے اس قول سے اتفاق کیا ہے کہ آپ نے ۳۶ھ اوائل خلافت امیر المومنین میں انتقال فرمایا۔
آپ کا مزار مقدس مدائن میں آج بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وفات کے بعد آپ کے مراتب

روضۃ الواعظین میں ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے سلمانؓ کو آپ کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا آپ سلمانؓ ہیں جواب دیا ہاں میں نے پوچھا کیا وہی سلمانؓ ہیں جو رسولؐ کے غلام تھے فرمایا ہاں میں نے دیکھا اس وقت ان کے سر پر یاقوت کا تاج تھا اور جنت کے حلے زیب تن کیے ہوئے تھے میں نے کہا اے سلمانؓ یہ بہترین منزل ہے جو خدا نے آپ کو عطا فرمائی ہے انہوں نے جواب دیا ہاں الی آخر الحدیث۔ (نفس الرحمٰن)

تفسیر عیاشی میں مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب قائم آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو ستائیس ۲۷ اشخاص کو پشت کعبہ سے باہر نکالیں گے پچیس ۲۵ قوم موسیٰ سے ان لوگوں کو جنہوں نے ہدایت پائی اور سات اصحاب کہف اور یوشع وصی موسیٰ پیغمبر و مومن آل فرعون و سلمان فارسی و ابو دجانہ الانصاری اور مالک اشتر اور شیخ مفیدؒ نے بھی اپنی کتاب ارشاد کے آخر میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور شیخ الطائفہؒ نے کتاب کشف الحق میں ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ حج بیت اللہ کیا آپ نے مدینہ میں اپنے جد حضرت رسولؐ خدا کی زیارت کی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ زیارت نبیؐ کا شرف حاصل کیا۔ بنی یقطان کے ایک شخص نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ان لوگوں نے ابو بکر و عمر کی بھی اس قبر میں زیارت کی آپ نے فرمایا کہ اے بھائی یقطان ان لوگوں نے جھوٹ کہا خدا کی قسم اگر ان دونوں کی قبروں کو کھودا جائے تو ان دونوں کی جگہ سلمانؓ و ابوذرؓ کو پاؤ گے خدا کی قسم یہ دونوں ان دو (حضرت ابو بکر و عمر) سے اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ پہلوئے رسولؐ میں جگہ پائیں ابو بصیر نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے آپ نے فرمایا اے ابو محمد اللہ نے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے ہیں جن کو نقالہ کہا جاتا ہے ان کو زمین کے مشارق و مغارب میں پھیلا دیا گیا ہے پس وہ لوگوں میں سے ہر ایک کی میت کو اس مقام پر دفن کرتے ہیں جس جگہ کا وہ مستحق ہوتا ہے اور وہ جسد میت کو نعش سے نکال لیتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اس حدیث کو فوائد الفوائد میں اور ابن طاؤس نے وصایا میں نقل فرمایا ہے۔

(نفس الرحمٰن)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیارت

تہذیب میں آپ کی یہ زیارت لکھی ہوئی ہے جس کو ہم مومنین کے فائدہ کی غرض سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

السلامُ علیک یا ابا عبد اللہ سلمان السلام علیک
یا تابع صفوۃِ الرحمٰن السلام علیک یا من لم یتمیز من
اہل بیت الایمان السلام علیک یا من خالف حزب
الشیطان السلام علیک یا من نطق بالحق ولم تخف
من صولۃ السلطانِ السلام علیک یا من نابذ عبدۃ
الاوثانِ السلام علیک یا من تبع الوصی زوج سیدۃ
النسوانِ السلام علیک یا من جاہد فی اللہ مرتین
مع النبی والوصی ابی السبطین السلام علیک یا من
صدق وکذّبہ اقوام السلام علیک یا من قال لہ
سید الخلق من الانس والجان انت منا اہل البیت
لابذ ابیک انسان السلام علیک یا من تولی امرہ
عند وفاتہ ابی الحسنین السلام علیک یا من جودیت عنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بکل احسان السلام علیک فلقد کنت خیراً دیان
السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاته اتیتک یا ابا
عبداللہ زائراً قاضیاً فیک حق الاو شاکراً لبلائک
فی الاسلام فاسئل اللہ الذی خصک لصدقه الدین
ومتابعۃ الخیرتین الفاضلین ان یحیینی حیاتک وان
یمیتنی مماتک ویحشرنی فی محشرک وعلی انکار ما
انکرت ومنابذۃ ما نابذت والرد علی ما خالفت علی لعنۃ
اللہ علی الظالمین من الاولین والآخرین فکن یا اباعبداللہ
شاھداً لی بھذہ الشھادۃ بین امام حی واما ملک و جمع
اللہ بینک و بینھم فی مستقر رحمته انه ولی ذالک و
القادر علیه انتہی

السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاته وھو قریب
مجیب وصلی اللہ خیرته من خلقه محمد وآله الطاھرین
وسلم ۔ (نفس الرحمٰن)

مقبول احمد عفی عنہ
۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۲۳ء

اپنے بچوں کیلئے scan کیا
سید تزر عباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas